کلیدِ کامیابی (درِ فارسی)

یعنی

فارسی ماڈل ٹیسٹ پیپرز مع حل

جن کو

پنجاب کے قابل اور تجربہ کار اساتذہ سے لکھوا اور حل کرا کر

برائے افادہ

اُمیدوارانِ امتحان میٹریکولیشن پنجاب یونیورسٹی چھپوائے

بھارتی بھون (رجسٹرڈ) ایجوکیشنل پبلشرز اینڈ بک سیلرز موہن لال روڈ لاہور

بار دوم

قیمت ۸ر

مصری الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام لالہ رام رکھا پرنٹر چھپا اور بھارتی بھون ایجوکیشنل پبلشرز نے شائع کیا

میٹریکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی اے

نمبرا

سوال ۱ مندرجہ ذیل اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ کے بیان کرو:۔
حاصل مصدر۔ مفرس۔ محذوف۔ مترادف۔ تابع مہمل۔

سوال ۲ ان کے حاصل مصدر بناؤ۔
کردن۔ بُریدن۔ تافتن۔ سوختن۔ کشیدن۔ گفتن۔ لغزیدن۔ نمودن
ورزیدن۔ خندیدن۔

سوال ۳ مندرجہ ذیل فقرات کی تکمیل کرو:۔
(۱) علم بیاموز تا ....
(۲) پدر طفل را زد زیرا کہ ....
(۳) نہ چنداں بخور کہ ....
(۴) بگو چہ ....
(۵) برعکس نہند نام ....

سوال ۴ فعل لازم اور متعدی میں کیا فرق ہے۔ امثلہ سے واضح کرو؟

سوال ۵ اِن جملوں کو درست کرو:۔
(۱) ایں خانہ کیست؟
(۲) لاہور بزرگتر از ہمہ شہر ہائے پنجاب است۔
(۳) احمد بہ سیاہ اسپ سوار شد۔
(۴) من پنج قلم ہا را بر میز گذاشتم۔
(۵) موہن ایں کتاب از دو روپیہ خرید۔

سوال ۱۲ ذیل کے الفاظ میں تب؟ کن کن معنوں میں استعمال ہوتی ہے؟
بوقت - برو - بشما - بگفتت -
سوال ۱۳ ترکیب نحوی کرو۔
بہر نگین ہزاری ساز برداشت -
سوال ۱۴ فارسی میں ترجمہ کرو:-
(۱) ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ امیر تیمور اپنے دشمنوں سے شکست کھا کر ایک ویرانہ میں پناہ گزین ہوا۔ چند گھنٹے وہاں ٹھہرا۔ جب وہ اپنے پریشان حال کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ تو اچانک اس کی نظر ایک چیونٹی پر پڑی۔ جو کہ اپنے سے بہت بڑا گیہوں کا دانہ اٹھا کر دیوار کے اوپر چڑھ رہی تھی۔ چیونٹی کے منہ سے دانہ کئی دفعہ زمین پر گرا۔ لیکن چیونٹی نے اس کو نہ چھوڑا۔ حتیٰ کہ وہ دانے کو دیوار پر لے گئی۔ اس حال کے دیکھنے سے تیمور نے ارادہ کیا۔ کہ جب تک میں اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوں گا۔ کوشش سے ہاتھ نہ کھینچوں گا۔ آخرکار وہ اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ گیا۔
(ب) (۱) کیا تم تیرنا جانتے ہو؟
(۲) جعفر نے کہا۔ میں اپنے وعدے پر قائم رہوں گا۔
(۳) ایک سخت آندھی نے ہمیں آ لیا۔
(۴) چپ ہو کر میری بات سن۔
(۵) یورپ کے لوگ کتے کو بہت پیار کرتے ہیں۔
(۶) یہ سکے اب نہیں چلتے۔
(۷) سب درباری بیربل کی عقلمندی پر عش عش کرنے لگے۔
(۸) لڑکے تالیاں بجا رہے ہیں۔

میٹریکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی اے

نمبر ۲

سوال ۱ مندرجہ ذیل فقرات میں فعل اور فاعل کو جمع میں تبدیل کر کے لکھو:-

(۱) چشم زاغ حریص است۔

(۲) دیوانہ در کوچۂ شہر مے گشت۔

(۳) او بیازار رفتہ بود۔

(۴) تو کتاب خود را خراب مکن۔

(۵) قلم احمد شکستہ است۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل کے الفاظ میں الف کیا ہے؟

عقّا - دانا - ساقیا - شبا روز - دریغا - گفتا - خوشا - سراپا - کناد۔

سوال ۳ الفاظ ذیل کی عربی جمع یا واحد لکھو:-

ہمت - لیالی - عارضہ - آثار - دولت - کواکب - استاذ - اطفال - بحر - انواع۔

سوال ۴ مرکب کتنے ہیں؟ ہر ایک کی مثال دو۔

سوال ۵ ذیل کے الفاظ سے اسم تصغیر بناؤ:-

زاغ - مرد - زن - پسر - بام - مشک - کرم - دریا۔

سوال ۶ مذکر کے مونث اور مونث کے مذکر لکھو:-

غلام - عروس - دیو - مادیاں - خروس - ملکہ - والد - بیگم - خان - عمہ

سوال ۷ نوشتن مصدر سے ماضی استمراری و فعل مستقبل مجہول کی گردان کرو۔

سوال ۸ ترکیب نحوی کرو:-

بندہائے رطب از نخل فرو آویزند۔ نقشبندانِ قضا و قدر شیریں کار

سوال ۹ آسان اور جدید فارسی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) ایک فقیر کسی دولتمند کے گھر گیا۔ اور جا کر سوال کیا۔ امیر نے کہا۔ بابا۔ خدا سے مانگو۔ فقیر نے جواب دیا۔ میں اُس کے پاس گیا تھا۔ اور اُس نے تیرے پاس بھیجا ہے۔ امیر شرمندہ ہوا۔ اور اُسے ایک دو پیسے دے کر رخصت کیا۔

(ب) کانپتے ہوئے ہاتھوں سے موہن نے تار کھول کر پڑھا۔ اور اُس کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔ اس کا سارا جسم کانپنے لگا۔ اور وہ گرنے کو تھا۔ کہ اُس کے دوست چمن نے اُسے سنبھال لیا۔ دُکھی آدمی جب کسی سے محبت بھرے الفاظ سن لیتا ہے۔ تو اُس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگتے ہیں۔ چمن کا مُنہ دیکھتے ہی موہن پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ اور ہچکیوں سے دم رُک گیا۔ چمن نے کہا۔ موہن! کیا بات ہے؟ موہن نے تار سامنے کر دی۔ اور منہ سے کچھ نہ بولا۔

(ج) (۱) آج کل نوکری ملنا کوئی خالہ جی کا گھر نہیں۔

(۲) میں دو تین دن کے بعد آ جاؤں گا۔ میرا انتظار کرنا۔

(۳) لڑکے ڈسکوں پر بیٹھے تھے۔ اور کچھ لکھ رہے تھے۔

(۴) اعجاز نے آگ جلائی۔ اور تاپنے لگا۔

(۵) میں چاہتا ہوں۔ کہ تم اپنا وعدہ پورا کرو۔

(۶) مزدور نے ابھی تک صرف ایک چوتھائی کام کیا۔

(۷) روضہ ممتاز محل بہت خوبصورت اور دیکھنے کے لائق ہے۔

(۸) اسی طرح ہے۔ جیسا آپ فرماتے ہیں۔

(۹) وہ کسی کا دوست نہیں ہے۔

(۱۰) جس نے ڈھونڈا۔ پایا۔

میٹرکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی اے

نمبر ۳

سوال ۱؎ جمع و اسم جمع، اسم ضمیر و اسم اشارہ میں فرق بتاؤ۔ اور مثالوں سے واضح کرو۔

سوال ۲؎ حسب ذیل سے اسم صفت بناؤ۔

جہاں۔ خشم۔ حیا۔ سپاس۔ آہن۔ شب۔ راہ۔ سما۔ رب۔ نذر۔ دُنیا۔ مادر۔ نبی۔ مرد۔

سوال ۳؎ ان کو اپنے فقروں میں استعمال کرو۔

کے۔ چند۔ چرا۔ کدام۔ بدوں۔ چندم۔

سوال ۴؎ حروفِ علت کون سے ہیں۔ اور جس جملے میں یہ استعمال ہوتے ہیں۔ اُس جملے کو کیا کہتے ہیں؟

سوال ۵؎ ایسے سوال لکھو۔ جن کے جواب یہ ہو سکتے ہیں:۔

(۱) طفل سوزن را درخانہ گم کرد۔

(۲) من انار مے خورم۔

(۳) نذیر امرت سر خواہد رفت۔

(۴) نہ خیر صاحب۔

(۵) بچشم۔

سوال ۶؎ فقراتِ ذیل حروفِ جار کی مدد سے مکمل کرو۔

(۱) پادشاہی ——— یکی ——— غلامانِ عجمی ——— کشتی نشستہ بود۔ ہمیں کہ غلام پہنائے دریا دید۔ لرزہ ——— اندامش اُفتاد۔

(ج) اونتی پور ——— خرابہ ہا خیلے شہرت دارد ؛ ——— عہدِ مہاراجہ پرتاپ سنگھ سعی کارِ حفر - کاویدن وکشفِ مناور قدیم ——— عمل آمدہ است - و ——— حیاتش بشیتر ——— دوسہ یک خرابہ ہائے مناور ——— زیرِ خاک بیروں آوردہ اند ؛

سوال ۷ بُت - گُل - عطر - کتاب - سجدہ - مے - نعل سے اسم ظرف مکان بناؤ ؛

سوال ۸ نیچے لکھے ہوئے الفاظ میں حرف "یا" کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے ؟

خواندی - گدائی - شخصے - رفتے - شیرازی - دیدنی -

سوال ۹ فارسی میں ترجمہ کرو :-

(ا) ایک آدمی کا گھوڑا چور لے گئے - اُس کے دوست پوچھنے آگئے - دیکھا کہ سجدے میں پڑا ہے - اور خدا کا شکر کر رہا ہے - اُنہوں نے پوچھا - بھائی ! یہ شکر کا کونسا موقعہ ہے - وہ کہنے لگا - شکر کیوں نہ کروں میں اُس پر سوار نہ تھا - ورنہ مجھے بھی چور لے جاتے - وہ سب ہنس پڑے - اور اُس کو اٹھا کر اپنے گھر لائے -

(ب) جب لڑکا سکول سے گھر واپس آیا - تو ماں نے دیکھا - کہ اُس کے ہاتھ میں ایک نئی گیند ہے - اُس نے لڑکے سے پوچھا - کہ تُم نے یہ گیند کہاں سے لی ہے ؟ کچھ عرصہ تو لڑکا خاموش رہا - جب ماں نے بار بار لڑکے سے یہی سوال پوچھا - تو لڑکے نے مارے شرم کے سر جھکا لیا - اور مان گیا - کہ میں نے ایک ہم جماعتی کی جیب سے نکالی تھی - یہ سنتے ہی ماں کو غصہ آیا - اُس نے لڑکے کی گالوں پر دو تھپیڑ رسید کئے - اور کہا - کہ فوراً واپس جاؤ - اور جس لڑکے کی گیند ہے - اُسے واپس کرو - اور اُس سے معافی مانگو - کہو - میں نے

سخت غلطی کی ہے۔

(ج) (۱) کیا تم نے کبھی لومڑی دیکھی ہے؟

(۲) وہ نوکر پگڑی باندھ رہا ہے۔

(۳) سارا شہر سجا ہوا ہے۔

(۴) یہ بات ہمارے تمہارے درمیان ہی رہے۔

(۵) اُسے کہو۔ کہ مجھے ابھی ملے۔

(۶) کاش کہ میں وہاں ہوتا۔

(۷) آہا! آج کیا اچھا موسم ہے۔

(۸) اُس کا بچہ جلدی بڑھ رہا ہے۔

(۹) میرے پاس روپیہ روز بروز بڑھ رہا ہے۔

(۱۰) دل کھول کر اپنا جمع کیا ہوا دھن لٹایا۔

میٹریکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی اے

نمبر ۱

سوال ۱ مصطلحات ذیل کی تعریف لکھو۔ اور امثلہ سے توضیح کرو:۔

معرّب - اشباع - امالہ - تنوین -

سوال ۲ اِن تمام فقرات کو پورا کرو:۔

(۱) گفتم چرا . . . .

(۲) ترا بخدا اگر . . . .

(۳) زود بر دوتا . . . .

(۴) چاہ کن را . . . .

(۵) ہر چہ باد اباد . . . .

سوال ۳ "را" کن کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مع امثلہ کے بیان کرو:۔

سوال ۴ یہ دستور فارسی کی رو سے کیا ہیں؟

بندہ نواز ۔ زرخیز ۔ بادزن ۔ قدمبوس ۔ دست برد۔

سوال ۵ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات فارسی میں دو۔

(۱) آیا بزبان فارسی حرف زدن مے توانی؟

(۲) چندِ تا ترب از بازار آوردی؟

(۳) بکدام کوچہ مے نشینی؟

(۴) اسماعیل چہ شد؟

(۵) شما خانہ کے خواہید رفت؟

سوال ۶ نیچے لکھے ہوئے الفاظ میں "ش" کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے؟

تلاش ۔ گفتش ۔ ستائیش ۔

سوال ۷ اِن فقرات کو درست کرو:۔

(۱) من دیروز خواہم آمد۔

(۲) من از و گفتم ۔ کہ خاموش بنشین۔

(۳) ما فردا دہلی خواہید رفتیم ۔

(۴) چہار طفلان طرف بازار مے رفتند۔

(۵) دیدم کہ بر میز سہ کتب اند ۔

سوال ۸ "رفتن" مصدر سے ماضی کی تمام اقسام لکھو۔

سوال ۹ بامحاورہ فارسی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) حضرت سلیمان نے تمام مخلوقات کی دعوت کرنی چاہی۔ کھانے کی چیزوں کے ہزار ہا ڈھیر دریا کے کنارے جمع کئے۔ اچانک ایک جانور نے پانی سے سر نکالا۔ اور کہا۔ کہ آج میں تیرا مہمان ہوں۔ اور تمام کھانے والی چیزوں کو کیا کچی کیا پکی کھا گیا۔ پھر پکارتا تھا۔ کہ ابھی میں آدھا بھی نہیں رجا۔ حضرت سلیمان نے اپنی کمزوری کو مانا۔ کہ جب میں ایک جانور کو بھی پوری طرح نہیں رجا سکا۔ تو تمام مخلوقات کی ضیافت کیسے ہو گی؟

(ب) کل شام میں بندوق لے کر نہر کی طرف گیا۔ دیکھا کہ ایک گدھ درخت کی چوٹی پہ بیٹھا ہے۔ میں نے فوراً بندوق بھر لی۔ اور مارنے ہی کو تھا۔ کہ وہ گدھ چلایا۔ او نٹے شکاری! مارنے سے پہلے میری بات سن لے۔ میں نے کہا۔ کہو کیا کہتے ہو؟ اس نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا۔ کہ اگرچہ میں دنیا میں ایک مکروہ اور حقیر پرندہ شمار کیا گیا ہوں۔ مگر اہل دنیا کے لئے مفید ترین ہوں۔ میں نے کہا۔ کس طرح؟ اس نے جواب دیا۔ کہ میں مرے ہوئے جانوروں کا گوشت کھا کر جہان میں بدبو و مہلک وبا کو پھیلنے سے روکتا ہوں۔ میں نے اس کی یہ مدلل بات سن کر اس کے مارنے سے ہاتھ اٹھایا۔ اور پھر اسے سلام علیکم کہہ کر اپنے گھر کی راہ لی۔

(ج) (۱) آؤ ذرا بازار میں ٹہلیں۔
(۲) دیکھئے کتنے بجے ہیں؟
(۳) مجھے بڑی بھوک اور پیاس لگی ہے۔
(۴) ہمارا امتحان ۹ مارچ ۱۹۴۱ء سے شروع ہو گا۔
(۵) جونہی کہ اس نے ریچھ دیکھا۔ وہ گھبرا گیا۔
(۶) اگر ... کتنے دن ہوتا ہے

(۷) شہر والوں نے اپنے لیڈر کا بڑی گرم جوشی کے ساتھ استقبال کیا۔

میٹریکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی اے
نمبر ۵

سوال ۱ الف ممدودہ - الف مقصورہ - واؤ معروف - واؤ مجہول - یاء معروف و یائے مجہول کی تعریف کرو۔ اور ہر ایک کی مثال دو۔

سوال ۲ عربی مصادر کے کون کون سے اوزان فارسی میں مستعمل ہیں۔ امثلہ سے واضح کرو۔

سوال ۳ (الف) مندرجہ ذیل الفاظ اسم علم کی کون کون سی قسمیں ہیں؟
اسد اللہ غالب - ابن مریم - اعتماد الدولہ - کلیم اللہ -
(ب) ترکیب نحوی کرو۔
ع روزی ز سرِ سنگ عقابی بہوا خاست

سوال ۴ مندرجہ ذیل سے اسم مکبر بناؤ۔
راہ - مگس - گندم - توت - گاہ - آس -

سوال ۵ ازمنہ ثلاثہ سے کیا مراد ہے۔ مثالوں سے واضح کرو۔

سوال ۶ مندرجہ ذیل کو فعل مجہول میں تبدیل کرو۔
(۱) شیر روباہ را درید۔
(۲) نذیر سیب خوردہ باشد۔
(۳) اخوند حفیظ را انعام خواہد داد۔

سوال ۷ حسب ذیل قواعد فارسی کی رو سے کیا ہیں؟

از - ناگہاں - زیرا کہ - اے - ہم - یا - وائے - و - غیر - بے -
کدام - مثل - اگر - شاید - یعنی - مرحبا - کاش - اما :-

سوال ۸: فارسی میں ذی و غیر ذی روح اسماء کی جمع کس طرح بنتی ہے۔
امثلہ سے توضیح کرو ؟

سوال ۹: فارسی میں ترجمہ کرو۔

(الف) ایک چور کسی پارسا کے گھر میں گیا۔ جتنا کہ اس نے ڈھونڈا۔ کچھ نہ پایا۔ رنجیدہ دل ہو کر واپس لوٹا۔ پارسا کو اس کے حال کی خبر ہوئی۔ جس کمبل پر کہ وہ سویا ہوا تھا۔ اٹھایا۔ اور چور کے راستے میں ڈال دیا۔ اس لئے کہ وہ خالی نہ جائے۔

(ب) ایک اندھا ایک اندھیری رات میں گھڑا کندھے پہ اور چراغ ہاتھ پہ رکھے بازار میں جا رہا تھا۔ ایک شخص نے اس سے کہا۔ کہ اے احمق! تیرے لئے تو دن رات ہی یکساں ہے۔ پھر چراغ سے تجھے کیا فائدہ۔ اندھے نے ہنس کر جواب دیا۔ کہ چراغ میرے لئے نہیں ہے بلکہ تیرے لئے ہے۔ کہ تو اندھیری رات میں میرا گھڑا نہ توڑ دے۔

(ج) (۱) انگیٹھی میں کوئلے سلگا کر لا۔

(۲) لونڈی گھر میں جھاڑو دے رہی ہے۔

(۳) چچا چھ پیئیں گے۔ یا سوڈا واٹر؟

(۴) مہندر بڑا باتونی لڑکا ہے۔

(۵) بچہ ماں کو دیکھ کر مسکرا رہا ہے۔

میٹریکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی اے

نمبر ۶

سوال ۱؎ ابیات ذیل میں سے اسم۔ فعل اور حرف علیحدہ علیحدہ کر کے لکھو۔

صبحدم بلبل خوش با گل نو خاستہ گفت ناز کم کن کہ دریں باغ بسے چوں تو شگفت
گل بخندید از راست نرنجیم ولے ہیچ عاشق سخن تلخ بہ معشوق نگفت

سوال ۲؎ ان ناتمام فقروں کو پورا کرو۔

شنیدم ——— ملک را ——— مدت دشمنی ——— رومی ——— ٭

کتاب ص ۳۔ چوں لشکر ——— رومی و رہم آور دندو ——— مبارزت کو دند٭
اوّل کسی ——— اسپ ——— میدان ——— آں ——— بود٭

سوال ۳؎ فقرات آئندہ میں جو غلطیاں نظر آئیں۔ ان کو درست کرو۔

(۱) یکے از دانایاں ہند بہ یونان پیش اسکندر رفتند و نے با خود بردند٭
(۲) پرویز بندہ ہر روز بدون تاخیر در مکتب خواہد رفت ٭
(۳) ہر چہ آمد۔ عمارتِ نو ساخت ٭

سوال ۴؎ اضافت اور اس کی قسمیں مع امثلہ کے بیان کرو۔

سوال ۵؎ مندرجہ ذیل کا استعمال اپنے فقرے بنا کر دکھاؤ۔

ہمیں کہ۔ چنداکہ۔ اکنوں۔ ہنوز۔ سپس۔ آگاہ +

سوال ۶؎ ابیات ذیل کی ترکیب نحوی کرو۔

(۱) خردمند مردے در اقصائے شام
گرفت از جہان کنج غارے مقام

———

(ب) نرگس سرمست بطرفِ چمن
عربدہ کُن باسمن و یاسمن

سوال ۸ مصادر نوشتہ ذیل کے حاصل مصدر۔ماضی مطلق ۔ واحد حاضر اور مضارع جمع متکلم تحریر کرو ۔
پوشیدن ۔ تافتن ۔خوردن ۔ جُستن ۔ دادن ۔گرفتن ۔کوفتن ۔

سوال ۸ ان الفاظ میں سے جو واحد ہیں ۔اُن کی جمع اور جو جمع ہیں ۔ ان کے واحد حوالہ قلم کرو :۔
والد ۔ظلمات ۔رسُول ۔ مصادر ۔ دیوانہ ۔ اقوال پارسا ۔ لغات ۔جسم ۔ اعداد ۔

سوال ۹ فارسی میں ترجمہ کرو :۔
(۱) ہاروں رشید کے بیٹوں میں سے ایک بیٹا باپ کے سامنے غصہ میں بھرا ہوا آیا ۔ اور کہا ۔فلاں ۔سپاہی کے لڑکے نے مجھے گالی دی ہے ۔ ہاروں الرشید نے اُمرائے دربار سے کہا ۔کہ ایسے آدمی کی جزا کیا ہونی چاہیئے ۔ ایک نے مار ڈالنے کا اشارہ کیا ۔دُوسرے نے کہا ۔ کہ زبان کاٹ لو ۔تیسرے نے جرمانہ کو کہا ۔ ہاروں نے کہا ۔اے بیٹا ! مہربانی تو یہ ہے ۔کہ تو معاف کرے ۔ اور اگر تو معاف نہیں کرسکتا ۔تو تُو بھی گالی دے لے ۔ اتنی نہیں ۔ کہ بدلا حد سے زیادہ ہو جائے ۔اُس وقت تیری طرف سے زیادتی ہوگی ۔ اور دعوے دشمن کی طرف سے ہوگا ۔
(ب) (۱) جب ملک شیر نے جھاڑی کے پیچھے چیتا دیکھا ۔تو سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگا ۔
(۲) اُس نے کھانے سے ہاتھ ہٹا لیا ۔

(۳) ہم نے متفقہ طور پر اُس کو اپنا لیڈر بنایا۔

(۴) اپنا سبق تیار کرو۔

(۵) اس کی ایک ٹکے کے برابر بھی قیمت نہیں۔

(۶) یہ کپڑا دھونے سے سکڑ جاتا ہے۔

(۷) یہ وہی گھوڑا ہے۔ جسے کرامت نے پچھلے مہینہ فروخت کیا تھا۔

میٹریکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی اے

نمبر ۷

سوال ۱: فاعل اور اسم فاعل۔ مفعول اور اسم مفعول کے درمیان فرق لکھو۔ اور مثالیں دو۔

سوال ۲: مندرجہ ذیل جملوں کو مکمل کرو:۔

(۱) اگر ما پند بزرگاں مے شنیدیم ....

(۲) ہر چند کہ اورا پند دادم ....

(۳) ہرگاہ من آنجا مے روم ....

(۴) چہ بہ تخت مُردن ....

(۵) .... مبادا کہ ناخوش شوی؛

سوال ۳: ماضی استمراری اور فعل مستقبل کے بنانے کا قاعدہ لکھو۔ اور مثالوں سے توضیح کرو۔

سوال ۴: خالی جگہوں میں مناسب حروف جار درج کرو:۔

مرد ... کامل ___ شب ... دنز ... درک مے خرند ... شب ... جانب دیگر

پشاور ______ دامن کوہ ہمالہ واقع است ______

کابل پنج روزہ راہ است ______ ادب او را تنبیہ کردم ______

در کہ ایستادہ است؟

سوال ۵ اسم صفت بناؤ۔

شاہ - غم - گل - زر - فرحت - دل - نقرہ - درد - علی - نمک

سوال ۶ مفعول مالم یسم فاعلہ - مرجع - اضمار قبل الذکر کی تعریف کرو۔ اور مثالوں سے واضح کرو

سوال ۷ اضافت کا کیا فائدہ ہے۔ فک اضافت و اضافت مقلوب کے کیا معنی ہیں۔ مثالیں دے کر سمجھاؤ؟

سوال ۸ حاصل مصدر لکھو۔

دیوانہ - شریف - اہل - روح - سعد - شجاع - علیل - قانع - ناصر - مفلس

سوال ۹ فارسی میں ترجمہ کرو۔

(ا) کسی جنگل میں ایک سادھو رہتا تھا۔ جو کہ آنکھوں سے اندھا تھا۔ ایک دفعہ ایک بادشاہ اس جنگل میں شکار کھیلنے کے لئے گیا۔ سورج ڈوب چکا تھا۔ اچانک بادشاہ وہاں جا پہنچا۔ جہاں کہ سادھو بیٹھا تھا۔ بادشاہ نے کہا۔ مہاراج! مجھے پیاس لگی ہے۔ اگر آپ تھوڑا سا پانی پلا دیں۔ تو آپ کی بڑی عنایت ہوگی۔ سادھو نے کہا۔ بادشاہ سلامت! جتنا کہ چاہیئے۔ پیجئے۔ بادشاہ حیران ہوکر بولا۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ کہ میں بادشاہ ہوں۔ سادھو نے جواب دیا۔ آپ کی طرز گفتگو سے

(ب) (۱) میرا اسٹیشن پر پہنچنا ہی تھا۔ کہ گاڑی چل دی۔

(۲) دو بجنے میں پندرہ منٹ باقی ہیں۔

(۳) بائیسکل کے اگلے پہیے میں ذرا ہوا بھر دو۔
(۴) وہ مجھے راستے میں ملا تھا۔
(۵) آپ کتنے برس کے ہیں؟
(۶) اندر آنا منع ہے۔
(۷) اُس کا بخار بالکل اُتر گیا ہے۔
(۸) مالی پودوں کی کانٹ چھانٹ کر رہا ہے۔
(۹) سائیکل کی نلی نے پٹاخہ مارا۔
(۱۰) ریل کی پٹڑی پر سے گزرنا منع ہے۔

میٹریکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی۔ اے

نمبر ۸

سوال ۱: اسم آلہ۔ اسم تصغیر اور اسم صفت کی تعریف مع امثلہ کے بیان کرو۔

سوال ۲: عربی قواعد کے مطابق ان کے واحد یا جمع لکھو۔
ملل۔ دوکان۔ ملک۔ افلاک۔ روح۔ ملوک۔ عندلیب۔ ملائک۔ حکیم۔ انوار۔

سوال ۳: ترکیب نحوی کرو۔
سگے شکایت ایام با سگے مے کرد

سوال ۴: مندرجہ ذیل الفاظ سے مذکر کے مؤنث اور مؤنث کے مذکر لکھو۔

گاؤمیش - دُختر - دُزد - ماکیاں - بندہ - کدبانو - اسب - خاتون - بیگ - شوی ؛

سوال ۵ ان فقروں کو مکمل کرو۔

(۱) اسب اکرم . . . . نذیر تیز تر است۔

(۲) این خر . . . . کیست ؟

(۳) فیل . . . . . . ہمہ جانوران دُنیا است۔

(۴) چہار دفعہ . . . . شانزدہ مے شود۔

(۵) اجازہ . . . . چرا از اُطاقِ درس بیروں رفتہ بودید ؟

سوال ۶ ذیل کے فقروں کو درست کرو۔ اور درستی کی وجہ بیان کرو:-

(۱) آوردہ است کہ سپاہِ دشمن بے قیاس بود۔

(۲) دو حقیقی برادر بہ سفر رفتند۔

(۳) طہران بزرگ تر از ہمہ شہر ہائے ایران است۔

(۴) پاپوش پائے مرا بُرید۔

(۵) مومن از بام اُفتاد و لکدش شکست۔

سوال ۷ ان کو فقروں میں استعمال کرکے دکھاؤ۔

سبحان اللہ - بلے - ناگاہ - چُوں - دریغا - ہم - تو مے۔

سوال ۸ جمع الجمع سے کیا مُراد ہے۔ مثالیں دو۔

سوال ۹ فارسی میں ترجمہ کرو:-

(۱) ایک شخص کے پاس ایک کُتا تھا۔ وہ اسے بہت پیار کرتا تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ اس کا بچہ اکیلا گھر میں سو رہا تھا۔ آقا باہر گیا۔ اور کُتے کو گھر چھوڑ گیا۔ اُس کی غیر حاضری میں اتفاق ایسا ہوا۔ کہ ایک بھیڑیا گھر میں گھس آیا۔ کُتے نے بھیڑیے کا خوب مقابلہ کیا۔ اور بچے کو کوئی نقصان نہ ہونے دیا۔ مالک

جب واپس آیا۔ تو دیکھا۔ کہ کتّے کا منہ اور پنجے لہو سے بھرے ہیں۔ اُس کے غُصّے کی آگ ایسی بھڑکی۔ کہ کتّے کو بچے کا قاتل سمجھ کر اُسی وقت ہلاک کر دیا۔ جب اندر گیا۔ تو بچے کو صحیح و سالم اور بھیڑیئے کو مرا ہوا پایا۔ بڑا افسوس ہوا۔ مگر پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت ؂

(ب) (۱) جاؤ بازار سے روپیہ بھنا لاؤ۔

(۲) میں نے اُسے تمہاری آمد کی اطلاع دے دی۔

(۳) رضا خاں پہلوی نے ایران میں ایک عظیم سلطنت قایم کی۔

(۴) وُہ مذاق سے جلدی غصے میں آجاتا ہے۔

(۵) اُس نے دیا سلائی جلائی۔ اور آگ روشن کی۔

(۶) وُہ اس کام کو کرتے رہے۔

(۷) تم نے تو مجھے اس کام کے کرنے سے روکا۔

(۸) ریل گاڑی لائن سے اُتر گئی۔

(۹) چمنی سے دھواں نکل رہا ہے۔

(۱۰) سیب کی تین پھانکیں کر دو۔

میٹریکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی اے نمبر ۹

سوال ۱ حرکاتِ ثلاثہ مُشترک۔ حذف اور ابدال کی تشریح کرو۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سطور میں خط کشیدہ الفاظ اسم معرفہ کی کونسی قسم

ہیں؟

شمس العلما محمد حسین آزاد بسفر عرب رفت۔ و در سرائے ابوالحسن منزل کرد۔ روزے در کوچہائے بغداد گردش مے کرد۔ کہ بہ جہودے برخورد۔ آں جہود۔ توریت و کلیم اللہ را خیلے توصیف کرد۔

سوال ۳ء جملات ذیل میں سے اسم اشارہ اور اُن کے مشارٌ الیہ چنو۔

(۱) احمد اسپ و خر ہر دو پیش خود نگاہ دارد۔ ایں برائے باربرداری مفید است۔ و آں برائے سواری۔

قطعہ

(ب) گفتم میاں عالم و عابد چہ فرق بود

تا اختیار کردی ازاں ایں فریق را

گفت آں گلیم خویش بروں مے برد ز موج

ویں جہد مے کند کہ بگیرد غریق را

سوال ۴ء فقراتِ ذیل سے ایک مسلسل عبارت مرتب کرو۔

(۱) ایں شتر است۔ رنگِ شتر سیاہ است۔ قیمت ایں شتر صد تومان است۔ ایں شتر از رضا خان است۔ رضا خان از عرب خرید۔

(ب) کاغذ را بردار۔ کاغذ بر فرش افتادہ است۔ کاغذ را روئے میز بگذار۔

سوال ۵ء (۱) خالی جگہوں کو مناسب اسمائے آلات سے پُر کرو۔

(۱) دلاک با۔ ۔ ۔ ۔ ریشِ محمود را تراشید۔

(۲)۔ ۔ ۔ ۔ قفل گم کردم۔

(۳) ایں حروفِ قلم آسرلی را با۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پاک کنید۔

(۴) برائے خط کشیدن۔ ۔ ۔ ۔ لازم است۔

(۵) ایں قندرا یہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وزن کن۔
(ب) ترکیب نحوی کرو۔

ع عقل حیران شود از خوشہ زرین عنب

سوال ع۶ اسم تصغیر اور اسم تکبیر کے بنانے کے قواعد لکھو۔ اور مثالیں دو۔
سوال ع۷ اسم ظرف کی کتنی قسمیں ہیں۔ مثالیں دو۔ نیز ان الفاظ سے اسم ظرف مکان بناؤ۔
سکونت ۔ آتش ۔ عبادت ۔ سبزہ ۔ شراب ۔ قیام ۔ ریگ ۔ درس۔
سوال ع۸ صفت کے کتنے درجے ہیں۔ فقروں میں ہر ایک کی مثال دو۔
سوال ع۹ فارسی میں ترجمہ کرو۔

(۱) اُس کو ایسی حالت میں دیکھ کر میرا دل بھر آیا۔
(۲) جواہر لال اپنا فرض پورا کرنے میں کبھی سستی نہیں کرتا۔
(۳) ان دونوں سیبوں میں سے بڑا مجھے دو۔
(۴) مجھے یہ سن کر بڑی حیرانی ہوئی ۔ کہ اُس کے بڑے بھائی کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا گیا ہے۔
(۵) کیا تمہارا جوتا مرمت ہو چکا ہے؟
(۶) وہ عینک کے بغیر نہیں پڑھ سکتا۔
(۷) یہ کام مجھے اور اُسے کرنے دو۔
(۸) میرا خیال ہے۔ کہ گوپال کے نوکر نے آگ لگائی ہوگی۔
(۹) اب تک بھوبخال کے فنڈ میں سے ہزاروں غریبوں کو مدد مل چکی ہوگی۔
(۱۰) تمہیں یہ کام ابھی کرنا پڑے گا۔
(۱۱) تم تاش کو ملاؤ ۔ اور میں کاٹتا ہوں۔

میٹریکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی اے

نمبر ۱

سوال ۱ۓ اسم استفہام کی کتنی قسمیں ہیں ۔ مثالیں لکھ کر سمجھاؤ۔
سوال ۲ۓ مندرجہ ذیل سے صفات نسبتی بناؤ۔
طلا ۔ حق ۔ سنگ ۔ عیسٰے ۔ کوفہ ۔ مصطفےٰ ۔ نبی ۔ ترکستان ۔ بصرہ ۔
موسیٰ ۔ غزنی ۔ پیش ۔
سوال ۳ۓ پانچ ایسے اسم قلمبند کرو ۔ جو نر اور مادہ دونوں کے لیے
استعمال ہوتے ہیں ۔
سوال ۴ۓ بساعت نہ بہ مہمان خانہ رسیدیم ۔ اُطاق ہائے متعدد داشت
شب آنجا بسر بردیم ۔ صبح دیگر بخانۂ اکبر رفتیم ۔ از آں جا برگشتہ در
مسجد جمعہ نماز گذاردیم ۔
مذکورہ بالا عبارت سے ظرف زمان اور ظرف مکان الگ کرو ۔
سوال ۵ۓ واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھو :۔
اثر ۔ اجسام ۔ ثمر ۔ احرار ۔ خُلق ۔ اشیا ۔ خلق ۔ اعداد ۔ غلط ۔
اولاد ۔
سوال ۶ۓ ضمیر کی کتنی حالتیں ہیں ۔ ہر ایک کی مثال لکھو ۔
سوال ۷ۓ فعل مثبت اور فعل منفی کی تعریف کرو ۔ اور مثالیں دو ۔
سوال ۸ۓ مصادر ذیل کے مضارع لکھو ۔
آمدن ۔ افتادن ۔ بافتن ۔ بریدن ۔ بُردن ۔ جُستن ۔ خواستن ۔ دادن
شدن ۔ یافتن ۔

سوال ۹: فارسی میں ترجمہ کرو:۔

(ا) شیر کو موت کے منہ میں دیکھ کر چوہے نے اپنے تیز دانتوں سے جال کے پھندے کاٹ دیئے۔ اور شیر کو آزاد کر دیا۔ شیر کو بہت شرم آئی۔ اور چوہے کو کہنے لگا۔ مجھے وہ دن یاد ہے۔ کہ جب تم نے مجھے کہا تھا۔ کہ اگر آپ میری جان بخشی کریں۔ تو میں بھی مصیبت میں آپ کی مدد کروں گا۔ میں یہ سن کر ہنس پڑا تھا۔ اور کہا تھا۔ کہ تیری بساط ہی کیا ہے۔ جو تو میری مدد کرے۔ مگر آج مجھے یہ سبق ملا ہے۔ کہ دنیا میں کسی کو بھی اپنی طاقت پر گھمنڈ نہیں کرنا چاہیئے۔

(ب) (۱) مجھے دروازہ کھٹکھٹانے ہوئے تقریباً دس منٹ ہو گئے ہیں۔

(۲) میں نے تمہارا کیا بگاڑا۔

(۳) اُس کی آنکھیں دُکھتی ہیں۔

(۴) زبان سنبھال کر رکھو۔

(۵) اُس نے اپنے تئیں بڑے خطرے میں ڈال لیا ہے۔

(۶) وہ ہر روز بلا ناغہ کثرت کرتا ہے۔

(۷) ڈاکوؤں نے سفر میں میرے ساتھی کے کپڑے اُتار دیئے۔

(۸) مجھے کپڑے تبدیل کر لینے دو۔

(۹) سکول کی زندگی واقعی ایک بڑی نعمت ہے۔

(۱۰) شاعروں نے بڑھاپے کو شام کے ساتھ تشبیہ کیا ہے۔

(۱۱) اُس کی باتوں میں نہ آنا۔

(۱۲) مجھے اُس کا ایک روپیہ دینا ہے

میٹرکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی اے

نمبر ۱۱

سوال ۱:- فعل معطوف اور فعل معاون کی تعریف کرو۔ اور مثالیں دو۔

سوال ۲:- نیچے لکھے ہوئے فقروں کو مکرر لکھو۔ اور الفاظ مخطط کی بجائے اُن کے حاصل مصدر استعمال کرو۔

(۱) برائے حفظِ صحت خفتن لازم است۔

(۲) برائے دیدن من عبدالروف آمدہ بود۔ امامن خانہ نبودم

(۳) از مرگ گریختن ممکن نیست۔

(۴) آزمودہ را آزمودن جہل است۔

(۵) پس از شستن پیراہن را در بر کردم۔

سوال ۳:- اسم فاعل بنانے کے قاعدے مثالوں کے ساتھ لکھو۔

سوال ۴:- مندرجہ ذیل جملوں کو مناسب حروف کے ذریعہ سے ملاؤ۔

(۱) دکتوران در معالجش پرداختند۔ سودے نہ بخشید۔

(۲) وزیر این سخن شنید۔ وزیر خشمگین شد۔

(۳) ہر کہ ــــ مرا باید۔ کہ تکلیف خود شناسد۔

سوال ۵:- مرکب تام و مرکب ناقص کی تعریف مع امثلہ کے کرو۔

سوال ۶:- مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ مناسب مضاف الیہ لگاؤ۔

مو۔ کتاب۔ دانہ۔ رقیمہ۔ عصا۔ قوت۔

سوال ۷:- مرکب اضافی و مرکب توصیفی میں کون کونسے اجزا مشتمل ہیں۔ مثالوں سے سمجھاؤ۔

سوال ۸ ترکیب نحوی کرو۔

خوش الحان طائرے دربوستانے
بشاخے ریخت طرح آشیانے

سوال ۹ فارسی میں ترجمہ کرو۔

(۱) ایک دفعہ کسی شخص کے پیٹ میں درد ہوا۔ حکیم کے پاس گیا۔ اور اپنی تکلیف بیان کی۔ حکیم نے سبب پوچھا۔ اس نے کہا۔ میں نے جلی ہوئی روٹی کھائی تھی۔ حکیم نے اپنے نوکر کو حکم دیا۔ کہ اس شخص کی آنکھ میں سرمہ ڈالے۔ بیمار یہ سن کر آپے سے باہر ہو گیا۔ بولا۔ حکیم صاحب میں تو پیٹ کے درد سے مرا جاتا ہوں۔ اور آپ آنکھ کا علاج تجویز کرتے ہیں۔ حکیم نے کہا۔ پہلے تمہاری آنکھوں کا علاج کرنا چاہیے۔ تاکہ جلی ہوئی روٹی دیکھ سکو۔ اور آئندہ اس سے پرہیز کرتے رہو۔

(ب) (۱) ماں بچے کو دودھ دے رہی ہے۔

(۲) یہاں حقہ یا سگریٹ پینا منع ہے۔

(۳) لاری کی ایک درخت سے ٹکر لگ گئی۔

(۴) خاطر جمع رکھیں۔ جو کچھ بھی میں آپ کے لئے کر سکتا ہوں۔ کروں گا

(۵) کل رات موسلا دھار مینہ برسا۔

(۶) اس کے پیٹ میں تو بات ہضم نہیں ہو سکتی۔

(۷) بادل گرج رہا ہے۔ بجلی چمک رہی ہے۔

(۸) یہ ٹوپی تمہارے سر پر ٹھیک نہیں آتی۔

(۹) شیر باز پر چوری کا الزام لگا رہے ہیں۔

(۱۰) وہ فقیر ایک آنکھ سے اندھا اور ایک ٹانگ سے لنگڑا ہے۔

(۱۱) ہلکی ہلکی بارش ہو رہی ہے۔

میٹریکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی اے

نمبر ۱۲

سوال ۱ مبین اور عطفِ بیان ۔ مسند الیہ اور مسند کی تعریف مع امثلہ کے کرو ۔

سوال ۲ مفعول کی اقسام مع امثلہ بیان کرو ۔

سوال ۳ متعلقاتِ فعل سے کیا مراد ہے ۔ ان کی کم از کم تین اقسام لکھو ۔ اور ہر ایک کی دو دو مثالیں دو ۔

سوال ۴ مرکبِ اضافی و مرکبِ توصیفی میں کیا فرق ہے ؟

سوال ۵ غلط فقرات کی درستی کرو ۔

(۱) ایں اسب از چہ قیمت خریدہ ؟

(۲) او طفل تو را چہ گفتہ بود ۔

(۳) ایں ہمہ شخص است ۔ کہ او را دیرونہ در دنیا تہ دیدم ۔

(۴) محمود از احمد نیکو است ۔

سوال ۶ حسب ذیل لاحقوں سے اسم ظرف بناؤ ۔

لاخ ۔ دان ۔ گاہ ۔ کدہ ۔ زار ۔ ستان ۔

سوال ۷ چند ایسے مصادر لکھو ۔ جو لازم اور متعدی دونو معنوں میں استعمال ہوتے ہیں ۔

سوال ۸ گفتن مصدر سے فعل مستقبل مجہول صیغہ واحد غائب ۔ ماضی مطلق معروف ۔ صیغہ جمع حاضر ۔ اور فعل مضارع مجہول صیغہ واحد متکلم بناؤ ۔

سوال ۹ فارسی میں ترجمہ کرو ۔

(۱) ایک کوا کہیں سے روٹی کا ٹکڑا لے کر اڑا اور ایک درخت پر جا

بیٹھا۔ اچانک ایک لومڑی وہاں آگئی۔ کوّے کے منہ میں روٹی کا ٹکڑا دیکھا منہ میں پانی بھر آیا۔ دل میں کہنے لگی۔ کہ اگر یہ ٹکڑا مجھے مل جائے۔ تو کیا ہی اچھی بات ہے۔ یہ سوچ کر لومڑی درخت کے نیچے بیٹھ گئی۔ اور کوّے سے کہا۔ میں نے تم سے زیادہ خوبصورت پرندہ دُنیا بھر میں نہیں دیکھا۔ لیکن میں نے آج تک تمہارا راگ نہیں سُنا۔ کیا تم کو گانا بھی آتا ہے۔ کوّا لومڑی کی باتوں میں آگیا۔ منہ کھول کر زور زور سے کائیں کائیں کرنے لگا۔ روٹی کا ٹکڑا زمین پر گر پڑا۔ لومڑی فوراً اُٹھا کر چٹ کر گئی۔ اور ہنستی ہوئی چلی گئی۔ ہنسنے کی آواز سُن کر کوّا سمجھا۔ کہ خوشامد کی باتوں میں آکر روٹی کا ٹکڑا کھو دیا۔

(ب) (۱) اِس کتاب کی ایک دھیلہ بھی قیمت نہیں۔

(۲) میری بات تو اُسے بُری لگتی ہے۔

(۳) فارسی کی کتاب کہاں تک پڑھی ہے؟

(۴) یہ کوئی اتنا بڑا کام نہیں ہے۔

(۵) ذرا ٹھہریئے۔ کہاں جا رہے ہو۔ میں آپ کے ساتھ چلتا ہُوں۔

(۶) میں نے اُس کی ٹانگ پکڑی۔ اور چت گرا دیا۔

(۷) اپنے نوکروں کو ڈانٹا۔ کہ اس کے بعد آنے والوں کے ساتھ اس طرح سلوک نہ کریں۔

(۸) برات کے موقعہ پر آتشبازی چلائی جاتی ہے۔

(۹) مجھے ایک تجویز سُوجھی۔

(۱۰) اُس کے سب دانت قائم ہیں۔

میٹرکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی۔اے
نمبر ۱۳

سوال ۱: بدل و مبدل منہ۔ تاکید و مؤکد۔ حال اور ذوالحال کی تعریف کرو۔ اور مثالوں سے سمجھاؤ۔

سوال ۲: جملہ اسمیہ اور فعلیہ میں کیا فرق ہے۔ مثالوں سے واضح کرو۔

سوال ۳: مندرجہ ذیل میں "و" کن معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

(۱) آمد و رفت۔ (۲) پسرو۔ (۳) ولیکن۔ (۴) ہندو۔ (۵) او فتاد۔

سوال ۴: ان کے متضاد یا متقابل الفاظ لکھو۔

آئندہ۔ ہجو۔ سکون۔ خشک۔ خیر۔ شیریں۔ علم۔ عرض۔ کفر۔ مفرد۔

سوال ۵: ترکیب نحوی کرو۔

بناہائے آباد گردد خراب ز باران و از تابش آفتاب

سوال ۶: فعل لازم اور متعدی کی پہچان کیسے کی جا سکتی ہے؟

سوال ۷: فعل ماضی کی اقسام مع امثلہ کے لکھو۔

سوال ۸: مندرجہ ذیل میں سے واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھو۔

حضرت۔ مراسلات۔ کمال۔ آفات۔ آئندہ۔ قطرات۔ قصبات۔ بندہ۔ احباب۔

سوال ۹: فارسی میں ترجمہ کرو۔

(۱) تھوڑا عرصہ گزر چکنے کے بعد گویے نے امیر سے انعام مانگا۔ اس نے ڈاڑھی پر ہاتھ پھیر کر کہا۔ ہمارا یہ دستور ہے۔ کہ جب کسی کو انعام دیتے ہیں۔ تو ڈاڑھی پر ہاتھ پھیر کر دیکھ لیتے ہیں۔ جتنے بال ہاتھ میں آجائیں۔

اُتنے ہی روپے اُس کو دے دیتے ہیں۔ دیکھو! تمہاری قسمت میں کچھ نہیں ہے۔ اس لئے ایک بال بھی نہیں آیا۔ گوپے نے کہا۔ اجی! یہ بھی کوئی قاعدہ ہے۔ انصاف تو یہ ہے۔ کہ ڈاڑھی ہو آپ کی۔ اور ہاتھ ہو میرا۔ تو پھر دیکھیں۔ کہ میری قسمت کیسے کھلتی ہے۔ امیر یہ سن کر بہت ہنسا۔ اور اُسے بہت سا انعام دے کر روانہ کیا۔

(ب) (۱) دیر ہو رہی ہے۔ ذرا پاؤں اُٹھاتے چلو۔

(۲) مجھے یہ چٹھی پڑھ کر سنانا۔

(۳) وہ سُنی سُنائی باتوں پر یقین کر لیا کرتا ہے۔

(۴) بجلی جگا دو۔

(۵) تم زمین پر کیوں لیٹتے ہو؟

(۶) ولایتی ڈاک منگلوار کو جاتی ہے۔

(۷) میرے لئے آٹھ آنے کی مٹھائی لاؤ۔

(۸) اُس کے پاؤں پر موچ آ گئی ہے۔

(۹) مونٹ ایورسٹ ہمالیہ پہاڑ کی سب سے اونچی چوٹی ہے۔

(۱۰) کپڑے سوکھنے کے لئے دھوپ میں ڈال دو۔

(۱۱) ایرانی لوگ "نوروز" کو ماہ حمل کے آغاز میں مناتے ہیں۔

میٹریکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی اے

نمبر ۱۴

سوال ۱ - اعداد ترتیبی - اعداد کسری - اعداد ضعفی کی تین تین مثالیں دو۔

سوال ۲؎ اسم عدد اور صفت عددی میں فرق بتاؤ - اور مثالوں سے واضح کرو -

سوال ۳؎ فعل کی اقسام مع امثلہ کے لکھو -

سوال ۴؎ ان سے حاصل مصدر بناؤ -

آمیختن - بریدن - پیبدن - ترسیدن - جستن - چکیدن - خواستن -

دویدن - سنودن - شنیدن - کاویدن - گرفتن -

سوال ۵؎ مندرجہ ذیل کون سے مرکب ہیں -

جاہ وجلال - کتاب مکند لال - انار نرش - مے کدہ - چہار فیل - امرتسر -

سوال ۶؎ ان غلط فقرات کو درست کرکے لکھو -

(۱) با بدحالا چہ کرد؟

(۲) محال است - کہ ہنرمند بمیرند - وبے ہنر جائے ایشاں گیرد -

(۳) یکے از ملوکِ خراسان سلطان محمود را بخواب دیدند -

سوال ۷؎ حسب ذیل الفاظ کی عربی جمع بتاؤ -

مُلک - مِلک - مَلِک - مَلَک - حکم - حکیم - حاکم -

سوال ۸؎ مندرجہ ذیل مرکبات میں اضافت کی کونسی قسمیں ہیں :-

خرِ احمد - درختِ سیبا - خاتمِ طلا - گنجِ قاروں - رستمِ زال - تیرِ نگاہ -

مُرغِ وہم - مدرسۂ ما - ہوائے گلشن - قافلہ سالار -

سوال ۹؎ مندرجہ ذیل مصادر سے اسم فاعل اور حاصل مصدر بناؤ -

کردن - آفریدن - رفتن - بخشیدن - جستن - پریدن -

سوال ۱۰؎ فارسی میں ترجمہ کرو -

(۱) ایک پارسا نے کسی پہلوان کو دیکھا - کہ غصے کے مارے منہ سے جھاگ آرہی ہے - اُس نے لوگوں سے پوچھا - کہ اسے کیا ہوا - وہ بولے کہ فلاں شخص نے اُسے گالی دی ہے - یہ سن کر پارسا کہنے لگا - یہ کمینہ منوں بوجھ اُٹھا لیتا ہے - مگر ذرا سی بات برداشت نہیں کر

سکتا - جو اپنے نفس کا مغلوب ہو - اُسے جوانمری کا دعوےٰ شایاں نہیں -

(ب) اسلام علیکم - وعلیکم السلام - آپ کا مزاج اچھا ہے؟ جناب کی مہربانی سے اچھا ہے - چھوٹے بڑے راضی ہیں - الحمد للہ - آپ کی جان کو دُعا دیتے ہیں - کل میں منتظر رہا - آپ تشریف نہ لائے؟ بہت افسوس ہے - موقعہ نہ ملا - اس وجہ سے کہ کل بہت برف پڑی - اور بارش بھی ہوئی - معافی چاہتا ہوں - حاضر نہیں ہو سکا - علاوہ بریں میرا گھر بھی بہت دُور ہے -

(ج) (۱) آپ پیدل چلنا چاہتے ہیں - یا سواری میں -
(۲) اس میں تھوڑا سا دُودھ ملاؤ -
(۳) کوچوان سے کہدو - کہ گاڑی کے آگے گھوڑا جوتے -
(۴) ایک سیر انگور کتنے کو دیتے ہو -
(۵) تم مجھ سے دو گنی کتابیں رکھتے ہو -
(۶) کس چیز کی خواہش ہے؟
(۷) بجلی بجھا دو -
(۸) آپ میری بات کیوں کاٹتے ہیں؟
(۹) میں عجیب الجھن میں پڑ گیا ہوں -
(۱۰) بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی -

میٹرکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی اے نمبر ۱۵

سوال ۱۔ ضمیر متصل وضمیر منفصل ۔ ضمیر مستتر و ضمیر بارز میں کیا فرق ہے۔ مثالوں سے واضح کرو۔

سوال ۲۔ کسرہ ۔ فتح ۔ ضمہ ۔ جزم ۔ شد ۔ اور تنوین کسے کہتے ہیں ۔ ہر ایک کی مثال حوالہ قلم کرو۔

سوال ۳۔ اسم فاعل اور صفت مشبّہ ۔ نفی اور نہی میں فرق بتاؤ۔

سوال ۴۔ ان الفاظ میں "ک" کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(ا) مُرغک ۔ مردک ۔ خوشترک ۔ طفلک ۔

(ب) فعل لازم سے متعدی بنانے کے قواعد لکھو۔

سوال ۵۔ مندرجہ ذیل گرامر میں کیا ہیں؟

کاروانسرائے ۔ دریچہ ۔ رفتار ۔ مخند ۔ آنچہ ۔ صریر ۔ جماعت ۔ صبح ۔ کردن ۔ مے رفت ۔ خریدہ باشد ۔ خرمگس ۔ مسواک ۔

سوال ۶۔ فارسی میں اسمائے مشتق کونسے ہیں ۔ ہر ایک کی مثال دو؟

سوال ۷۔ عربی کے اوزان ۔ اسم فاعل ۔ فاعل ۔ تفعل ۔ مفاعل اور منفصل کی تین تین مثالیں دو۔

سوال ۸۔ (ا) ان کی جمع لکھو۔

مرآۃ ۔ اکبر ۔ دلیل ۔ عقیدہ ۔ مدرسہ ۔ شعاع ۔ ہمت ۔ قید ۔

(ب) ان کے واحد لکھو۔

حوائج ۔ سوانح ۔ قبائل ۔ ادعیہ ۔ محن ۔ معارک ۔ لذائذ ۔ رسل ۔ امزجہ ۔

سوال ۹ فارسی میں ترجمہ کرو:-

(۱) یہ پھول بیچنے والی ایک نوجوان لڑکی تھی - جو صورت شکل دل سب کچھ رکھتی تھی - لیکن مادر زاد اندھی تھی - یونان اِس کا وطن تھا - اور اٹلی میں لونڈی ہو کر ایک ظالم آقا کے ہاتھ فروخت ہوئی تھی - آقا نے یہ خدمت بنا رکھی تھی - کہ صبح شام شہر کے خاص بازار میں پھول بیچا کرے - اور اس سے جو آمدنی ہو - وہ آقا کے حوالہ کرے - یہ لڑکی روز باغوں سے پھول توڑ کر لاتی تھی - اور ٹوکری میں سجا کر بازار میں جا کھڑی ہوتی تھی - ایک ہاتھ میں ٹوکری لٹکا دوتارہ بجاتی تھی - اور گیت گا گا کر پھول بیچا کرتی تھی اکثر امیرزادے امیرزادیاں شہر کے تیکھے ترچھے جوان چلتے چلتے اُس کا گیت سننے کھڑے ہو جاتے تھے - اور سب کو اُس کے حال پر رحم آتا تھا - اور پھول خرید لیا کرتے تھے -

(ب) ایک گدھے والا اپنے گدھے لئے ہوئے گلی سے گزرا - آم کے چھلکے پڑے تھے - گدھے نے سونگھ کر چھوڑ دیئے - حکیم صاحب نے کہا - دیکھئے آم ایسی چیز ہے - جسے گدھا بھی نہیں کھاتا - مرزا نے کہا بیشک گدھا نہیں کھاتا -

(ج) (۱) وہ دریا میں کود پڑا - اور اُس نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر بچے کی جان بچا لی -

(۲) ہاتھی کو دیکھ کر گھوڑا بدک گیا - اور دیوانہ وار بھاگ پڑا -

(۳) صبح مطلع صاف تھا - ابھی یکایک آسمان پر سیاہ بادل چھا گیا - اور موسلا دھار مینہ برسنے لگا -

(۴) شہر میں منادی کرا دو - کہ کل شام کالج کے ہال میں جلسہ ہوگا -

(۵) وہ بیچارہ مایوسی سے ہاتھ ملنے لگا - لیکن اب پچھتانے سے کیا فائدہ؟

پرچہ فارسی۔ اے

۱۹۳۷ء

سوال ۱ مفصلہ ذیل الفاظ میں سے جو لفظ جمع ہے۔ اس کا واحد اور جو واحد ہے اس کی عربی جمع لکھو۔ (بارہ لفظ سے زیادہ مت لکھو)

کتب۔ مدارس۔ نرائقں۔ صحیفہ۔ اجساد۔ نفس۔ تقریر۔ یوم۔ جوانب۔ ملک۔ خلیفہ۔ امیر۔ جامع۔ عساکر۔ سیف۔ قلب۔ سلطان۔ لسان۔

سوال ۲ مفصلہ ذیل ناتمام فقرات کو موزوں الفاظ سے مکمل کرو۔

گویند روزی عیسے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ می گذشت الہی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایشان دو چال ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وسخنی پرسید بہ نرمی و۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جوابش باز۔ ۔ ۔ ۔ ان شخص آغاز بدخوئی۔ ۔ ۔ فرشتہ اینجی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اما چند آنکہ او نفرین مے کرد۔ ایشان تحسین۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سوال ۳ اسم فاعل یا حاصل مصدر بنانے کے قاعدے لکھو۔ اور مثالیں دو۔

سوال ۴ مصدر "رفتن" سے فعل مستقبل معروف و مجہول کی گردانیں لکھو۔ اور مفصلہ ذیل مصادر میں سے کسی آٹھ کے مضارع لکھو۔

کشتن۔ گفتن۔ شستن۔ شکستن۔ سوختن۔ کشیدن۔ جستن۔ پرسیدن۔ ساختن۔ پیوستن۔ دمیدن۔ رسیدن۔

سوال ۵ مفعول بہ کسے کہتے ہیں۔ اور اس مفعول کے ساتھ "را" کے استعمال کے کیا قاعدے ہیں۔

سوال ۶ ذیل کے کسی ایک شعر یا فقرہ کی ترکیب نحوی کرو

بناہائی آباد گردد خراب ‍ ‍ ‍ ‍ ز باران و از تابش آفتاب

زمین را بگہدار تابندہ ماہ | بداد و بلشکر بیاراست شاہ
داد و نعمان منذرش یاری | در طلب کردن جہانداری

اسم رسم من ازیں جہت از اسم رسم علمائے دگر افضل خواہد شد۔

سوال ۷ مفصلہ ذیل کے عربی اوزان لکھو۔

استشہاد۔ مقاتلہ۔ تقسیم۔ ادراک۔

سوال ۸ فارسی میں ترجمہ کرو۔

(الف) ابراہیم علیہ السلام نمرود کے عہد میں پیدا ہوئے۔ جو ایک ظالم و جابر بادشاہ تھا اور خدائے برتر کی ہستی سے انکار کرتا تھا۔ اس زمانے میں بُت پرستی بہت زوروں پر تھی۔ ابراہیم علیہ السلام چونکہ خدا پرست انسان تھے۔ اُن کو یہ بات بہت بُری لگی۔ کہ لوگ حقیقی معبود کو چھوڑ کر اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی پتھر کی چیزوں کی پرستش کریں۔ اس لئے ایک دن بُت خانہ میں جا کر تمام بُتوں کو توڑ دیا۔ جب نمرود نے یہ بات سُنی۔ تو وُہ بہت غصے ہوا۔ حکم دیا۔ کہ حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈال دیں۔ لیکن خُدا کے فضل سے وُہ آگ ان کے واسطے گلزار بن گئی۔ اور وُہ صحیح و سلامت باہر نکل آئے۔ لوگ اس واقعہ سے بہت حیران ہوئے۔

(ب) (۱) کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر میں چوہا ہوتا۔ اور بلوں میں دوڑتا پھرتا۔

(۲) ماں بچے کو گود میں لئے بیٹھی ہے۔ باپ بیٹھا حقہ پی رہا ہے۔

(۳) کیا خُدا نے تم کو اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ تم گناہوں کی زندگی بسر کر کے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرو۔

(۴) اس بات میں کوئی نیکی نہیں۔ کہ تم اپنا منہ مشرق کی طرف کرو۔ یا مغرب کی طرف۔ بلکہ نیکی یہ ہے۔ کہ تم لوگوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ۔

(۵) زید نے اس کو مار مار کر ادھموا کر دیا۔ لیکن پھر بھی وُہ اپنا

قصور ماننے سے انکار ہی کرتا رہا۔

پرچہ فارسی اے

۱۹۳۸ء

سوال ۱ ترکیب نحوی کرو۔

کشتی دہ ہر نفس صد گونہ خواری
ز چنگال عقاباں شکاری

یا

بنالید درویشے از ضعف حال
بر تند خوئے خداوند مال!

سوال ۲ داماد۔ خروس اور بندہ کے مونث اور پری۔ زن اور مادیاں کے مذکر لکھو۔

سوال ۳ نیچے لکھی ہوئی عبارت کو موزوں الفاظ سے مکمل کرو۔

عابدے ___ حکایت کنند ___ شبے دہ من ___ خوردے۔ و ___ سحر ___ نماز ایستادے۔ صاحبدلے ___ وگفت ___ اگر نیم نان بخوردے۔ و بسیار ___ فاضل تر بودے۔

سوال ۴ مندرجہ ذیل فقروں کو درست کرکے لکھو۔

(۱) اکنوں دہلی دور است۔

(۲) دو کساں دشمن ملک و دین است۔

(۳) بمبئی از ہمہ شہرہائے ہندوستان بزرگ است۔

(۴) ہر چہ آمد عمارت نو ساخت۔

سوال ۵۔ اِن الفاظ میں جو واحد ہیں۔ ان کی جمع اور جو جمع ہیں ان کی واحد لکھو۔
دولت۔ قواعد۔ مزاج۔ جرائم۔ سیرت۔ احرار۔ طفل۔ اکابر۔ ملت
آداب۔

سوال ۶۔ مندرجہ ذیل مرکبات میں اضافت کی کون کون سی قسم پائی جاتی ہے۔
شہر لاہور۔ مدرسہ ما۔ چشم نرگس۔ جام شراب۔

سوال ۷۔ (الف) فارسی میں فعل مجہول کیسے بنتا ہے۔ گرفتن مصدر سے ماضی احتمالی۔
مجہول۔ فعل حال مجہول بناؤ۔

(ب) مندرجہ ذیل مصادر سے فعل مضارع بناؤ۔ خُفتن۔ شنیدن۔ رستن۔
رُستن۔ رَفتن۔ رُفتن۔

سوال ۸۔ (الف) فارسی میں اسم ظرف مکان کیونکر بنتا ہے۔ مثالوں سے واضح
کرو۔

(ب) الف کن کن معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔

سوال ۹۔ فارسی میں ترجمہ کرو۔

(ا) (۱) آؤ میدان میں چل کر کھیلیں کودیں۔

(۲) بلی کو دیکھتے ہی کبوتر اڑ گیا۔

(۳) سچ بتاؤ۔ تم نے اسے کہاں دیکھا تھا۔

(۴) آج کا کام کل پر مت ڈالو۔

(ب) ایک اندھا اندھیری رات میں گھڑا کندھے پر اور چراغ ہاتھ پر رکھے بازار
سے جا رہا تھا۔ ایک شخص نے اس سے کہا۔ اے احمق تیرے لئے دن
اور رات یکساں ہے۔ پھر چراغ سے تجھے کیا فائدہ۔ اندھے نے سن کر
جواب دیا۔ کہ چراغ میرے لئے نہیں۔ بلکہ تیرے لئے ہے۔ کہ تو اندھیری
رات میں میرا گھڑا نہ توڑ ڈالے۔

(ج) برسات کا موسم ہے۔ ہوا چل رہی ہے۔ مغرب سے گھٹا اُٹھتی ہے۔ بجلی چمک رہی ہے۔ بادل گرجتے ہیں۔ بوندیں برستی ہیں۔ کبھی کبھی اولے بھی پڑتے ہیں۔ جس طرف دیکھو۔ پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ کتنا خوشگوار موسم ہے۔

پرچہ فارسی۔ اے

سنہ ۱۹۳۹ء

سوال ۱۔ ترکیب نحوی کرو۔

ع درین گرداب بے پایاں منہ بامہ شکم بر دل

سوال ۲۔ (ا) ذیل کے فقروں کی صحت کرو۔ اور اس کی وجہ بھی بیان کرو۔

(۱) آنچہ دروغ گوید۔ اعتماد را نشاید۔

(۲) عمرِ شما چندیں است۔

(۳) من دی روز در لاہور خواہد رفتم۔

(ب) ذیل کے فقرات کی موزوں الفاظ سے تکمیل کرو۔

(۱) ہر کہ بدی کند . . . .

(۲) حاکم را باید کہ . . . .

(۳) علم بیا موزتا . . . .

سوال ۳۔ مندرجہ ذیل الفاظ سے اسم صفت بناؤ۔

(ا) شرافت۔ سیاہی۔ لاہور۔ بلندی۔

(ب) مندرجہ ذیل سے اسم تصغیر بناؤ۔

طفل - در - مرد - مشک -

سوال ۴ (الف) چار ایسے مصدر بتاؤ - جو لازم اور متعدی ہر دو معنوں میں آتے ہوں -

(ب) ذیل میں چند مصادر درج کیئے جاتے ہیں - اِن کے فعل مستقبل مجہول - صیغہ واحد حاضر اور فعل مضارع معروف صیغہ جمع متکلم تحریر کرو -

آفریدن - نگریستن - دیدن - آسودن - کشتن - کردن - گرفتن - خوردن

(صرف چھ مصادر کے مطلوبہ صیغے درکار ہیں)

سوال ۵ اِن الفاظ میں جو جمع ہیں - اِن کے واحد اور جو واحد ہیں - ان کی جمع تحریر کرو -

دیوانہ - ارکان - حقوق - پارسا - اقوال - کتاب - قبائل - اخبار -

سوال ۶ (الف) مندرجہ ذیل جملوں میں مصدر کی بجائے حاصل مصدر استعمال کرکے انہیں دوبارہ لکھو -

(۱) از مرگ گریختن ممکن نیست -

(۲) جوان مرد باش - گریستن کارِ زنان است -

(۳) جناب بندہ! آزمودن شرط است -

(ب) نیچے لکھے ہوئے فقروں کو غور سے پڑھو - اور بتاؤ - کہ ان میں چہ کن کن معنوں میں استعمال ہوا ہے -

(۱) چہ بر تخت مردن - چہ بر روئے خاک -

(۲) چہ حاجت است عیاں را باستماع و بیان -

(۳) چہ قابلیت داری - کہ بر دیم آئی -

سوال ۷ ذیل میں چند جملے لکھے جاتے ہیں - ان کو اس طرح سے ملاؤ - کہ یہ ایک مسلسل عبارت بن جائے -

یکے دزد بود - یکے پارسا بود - دزد بخانۂ پارسا رفت - دزد ہر چند مال را

تلاش کرد - دزد چیزے نیافت - دزد دلتنگ شد - پارسا را خبر شد - پارسا بر گلیمی خفتہ بود - پارسا گلیم را برداشت - پارسا گلیم را در راہ دزد نہاخت پارسا خیال کرد - کہ دزد محروم نشود ۔

سوال ۶ - فارسی میں ترجمہ کرو -

(ا) (۱) اگر وہ کام کرتا تو ضرور کامیاب ہو جاتا -

(۲) دوست وہ ہوتا ہے - جو آڑے وقت کام آئے -

(۳) لڑکے اسی باغ میں کھیلنا چاہتے ہیں -

(۴) جو تیرے ہاتھ میں ہے - مجھے دیدے -

(۵) خدا ساتھ ہو - تو پھر کیا غم ہے -

(۶) اس کمرے کے باہر نہ جا -

(ب) ایک دن ہمایوں بادشاہ غمگین تھا - اسی حالت میں اس کی آنکھ لگ گئی - خواب میں کیا دیکھتا ہے - کہ ایک بزرگ اس کے پاس آئے - وہ سر سے لے کر پاؤں تک سبز لباس پہنے ہوئے اور ہاتھ میں عصا لئے ہوئے تھے - آپ ہمایوں کے سرہانے آئے - اور فرمانے لگے - غم نہ کر - مردوں کی طرح دلیرانہ کوشش کر - برے دن ختم ہو جائیں گے - خدا تجھے ایک بیٹا دے گا - اس کا نام جلال الدین اکبر رکھنا - وہ بڑا ہی صاحبِ اقبال ہوگا - ہمایوں نے پوچھا - آپ کون ہیں - انہوں نے جواب دیا - کہ میں احمد جام ہوں - اور تیرا یہ لڑکا میری نسل سے ہوگا -

(ج) سورج ڈوب گیا - شام ہوگئی - سرخی غائب ہو رہی ہے - دیا جلاؤ - ذرا دیکھو - تارے کس طرح چمک رہے ہیں - چاندنی کیا بہار دکھا رہی ہے - طبیعت خود بخود کھلی جاتی ہے - چاند کے گرد ہالہ ہے - بارش ضرور ہوگی - آؤ آرام کریں - خدا نے رات آرام کے لئے بنائی ہے -

پرچہ فارسی۔ اے

سنہ ۱۹۴۰ئہ

سوال ۱؎ ترکیب نحوی کرو:۔

تولائی مردان این پاک بوم
برانگیختم خاطر از شام و روم

یا

تنور شکم دم بدم تافتن
مصیبت بود روز نایافتن!

یا

سکندر بدیوارِ روئین و سنگ!
بکرد از جہان راہ یاجوج تنگ

سوال ۲؎ اشعار ذیل میں سے کسی ایک کے اسم۔ فعل اور حرف علیحدہ علیحدہ کر کے لکھو:۔

گفتم میان عالم و عابد چہ فرق بود
تا اختیار کردی از آن این فریق را
گفت آن گلیم خویش بروں مے برد زموج
وین جہد مے کند کہ بگیرد غریق را

سوال ۳؎ مندرجہ ذیل الفاظ سے صفت نسبتی بناؤ:۔

(الف) ملتان۔ مکّہ۔ عیسیٰ۔ بدخشاں۔

(ب) مندرجہ ذیل جملوں میں موصوف کے آخر جہاں تم مناسب سمجھو علامت

صفیت لگاؤ۔

(۱) مردِ فقیر عصا بزرگ در دست دارد۔

(۲) در خانہ بسیار تنگ مے مانم۔

(۳) زن نیک حور جنت است۔

سوال ۴ (الف) فارسی مصدر کی علامت کیا ہوتی ہے۔ ایسی دو مثالیں زیر تحریر لاؤ۔ جہاں یہ علامت تو موجود ہو۔ مگر الفاظ مصدر نہ ہوں۔

(ب) بندش۔ پرورش۔ آشوب اور آزمائش حاصل مصدر ہیں۔ ان کے مصادر۔ فعل مضارع۔ واحد حاضر قلمبند کرو۔

سوال ۵ (۱) نیچے لکھے ہوئے فقروں اور مصرعوں کو غور سے مطالعہ کرو۔ اور بتاؤ۔ کہ ان میں "کہ" کن معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

(۱) کہ گفتت بر دست رستم ببند۔

(۲) شنیدم کہ لقماں سیاہ فام بود۔

(۳) سیب نخوردم۔ کہ ترش بود۔

(ب) ذیل کے فقروں کی صحت کرو۔ اور اس کی وجہ بھی بتاؤ۔

(۱) دہ درویشاں در گلیمی بخفتند و دو پادشاہ در اقلیمی نگنجد۔

(۲) شما این صندلی از چہ قیمت خریدہ است۔

(۳) برادرم از برادرت بزرگ است۔

سوال ۶ ان الفاظ میں جو جمع ہیں۔ ان کے واحد اور جو واحد ہیں۔ ان کی جمع تحریر کرو۔

بیگم۔ کفار۔ گدا۔ علوم۔ اشراف۔ آلات۔ ہول۔ کریم۔ روح۔ کرم نصیحت۔ نبی۔

سوال ۷ ذیل کی عبارت کو موزوں الفاظ سے مکمل کرو۔

کسے مژدہ .... نوشیرواں .... بود .... گفت ....

که فلاں دشمن . . . . . خدا تعالےٰ برداشت . . . . . . ہیچ شنیدی . . .
. . . . مرا فرو خواہد . . . .

سوال ع۸ ذیل میں چند جملے لکھے جاتے ہیں - ان کو اس طرح سے ملاؤ - کہ یہ ایک مسلسل عبارت بن جائے -

شخصے بود - او ناخوش آواز بود - آں شخص قرآن مے خواند - صاحبدلی بود - آں صاحبدل بر و بگذشت - صاحبدل از آں ناخوش آواز پرسید - ترا مشاہرہ چند است - آں شخص گفت ہیچ - صاحبدل او را گفت - پس ایں زحمت چرا مے کشی - او جواب داد - من ایں قرآن بہر خدا مے خوانم - صاحبدل گفت از بہرِ خدا دیگر مخوان -

سوال ع۹ فارسی میں ترجمہ کرو -

(۱) (a) کتے نے مجھے رات بھر سونے نہ دیا -

(۲) اگر تم یہ کتاب خرید سکتے ہو - تو خرید لو -

(۳) سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے -

(۴) امیر آدمی کھانا کھا کر آرام کرتے ہیں -

(۵) ماں بچے کو گود میں لیے بیٹھی ہے - باپ حقہ پی رہا ہے -

(۶) بہادر سپاہی نے شیر مار ڈالا -

(ب) ایک رات چاند بی بی پہرہ دے رہی تھی - اسے محل کی چھت پر کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی - وہ تلوار لے کر محل کی چھت پر گئی - اس نے دیکھا کہ دو آدمی مسلح باہم سرگوشیاں کر رہے تھے - جونہی انہوں نے چاند بی بی کو اوپر آتے دیکھا - وہ چونکے - اور اس پر حملہ آور ہوئے - چاند بی بی نے بھی ان کے حملے کا ترکی بہ ترکی جواب دیا - زبردست مقابلہ کرنے کے بعد چاند بی بی دونوں کو قتل کرنے میں کامیاب ہو گئی - اس نے خدا کا شکر ادا کیا - ہر طرف سے اطمینان کر کے نیچے اتری - اور بدستور پہرہ دینے میں

مشغول ہوگئی۔

(ج) صبح کا وقت ہے۔ ہوا چل رہی ہے۔ سورج مشرق سے چڑھ رہا ہے۔ ننھے ننھے بچے منہ ہاتھ دھو کر ناشتہ کر رہے ہیں۔ کتابیں لے کر سکول جائیں گے۔ کل کا پڑھا ہوا سبق سنائیں گے۔ اور اُستاد سے آگے سبق پڑھیں گے۔ اچھے بچے جی لگا کر پڑھتے ہیں۔ اور وقت پر سکول میں حاضر ہوتے ہیں۔ تم بھی اچھے اور نیک بنو۔

حل پرچہ جات

فارسی اے

حل پرچہ فارسی (الف)

نمبرا

سوال ۱:۔ حاصل مصدر :۔ وہ اسم ہے۔ جو کسی ایسے کام کا اثر یا کیفیت ظاہر کرتا ہے۔ جس کے معنی مصدروں سے سمجھے جاتے ہیں۔ مثلاً رفتن سے روش۔ پروردن سے پرورش۔

(۲) مفرس :۔ وہ لفظ ہے۔ جسے غیر زبان سے لے کر فارسی بنا لیا جائے۔ مثلاً ٹرین سے ترن۔ اسٹیشن سے استاسیون۔ ٹیلیگراف سے تلگراف۔

(۳) مخذوف :۔ جو لفظ کسی عبارت میں سے یا حرف کسی لفظ میں سے گرایا جائے۔ اس کو مخذوف کہتے ہیں۔ مثلاً شاہ سے شہ۔ ماہ سے مہ۔ اکنوں سے کنوں۔

(۴) مترادف :۔ وہ الفاظ جو ہم معنی ہوں۔ مثلاً خورشید و مہر۔ قمر و ماہ۔ تیغ اور شمشیر۔

(۵) تابع مہمل :۔ وہ لفظ ہے۔ جو بے معنی ہوتا ہے۔ مثلاً فحش محش میں محش تابع مہمل ہے۔

سوال ۲:۔

مصدر	حاصل مصدر	مصدر	حاصل مصدر
کردن	کار۔ کردار	گفتن	گفتار
بریدان	برش	لغزیدن	لغزش
تافتن	تابش	نمودن	نمایش
سوختن	سوز۔ سوزش	درزیدن	درزش
کشیدان	کشش	خندیدن	خندہ

سوال ۳ (۱) علم بیاموز تا عالم شوی۔

(۲) پدر طفل را زد۔ زیرا کہ او در مدرسہ نمے رفت۔

(۳) نہ چنداں بخور کہ از دہانت بر آید۔

(۴) بگو چہ مے گوئی؟

(۵) بر عکس نہند نام زنگی کافور۔

سوال ۴ فعل متعدی:۔ وہ فعل ہے۔ جو صرف فاعل پر ہی ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ مفعول کی بھی ضرورت رکھتا ہے۔ مثلاً احمد کتاب خواند۔ (۲) موہن آب خورد۔ میں "خواند" اور خورد فعل متعدی ہیں۔

فعل لازم:۔ وہ فعل ہے۔ جو صرف فاعل پر ہی ختم ہو جائے۔ مثلاً من رفتم۔ مرغ پرید" میں "رفتم اور پرید" فعل لازم ہیں۔

سوال ۵ (۱) ایں خانہ از کیست؟

(۲) لاہور بزرگترین ہمہ شہرہائے پنجاب است۔

(۳) احمد بر اسب سیاہ سوار شد۔

(۴) من پنج قلم بر میز گذاشتم۔

(۵) موہن ایں کتاب بدو روپیہ خرید۔

سوال ۶ (۱) بوقت میں "ب" بمعنی در۔

(۲) "برو" بہ امر ہے۔ اور "ب" زاید ہے۔

(۳) بشما میں "ب" علامت مفعول ہے۔ "را" کے معنی میں استعمال ہوتی ہے۔

(۴) بگفت میں "ب" زاید ہے۔

سوال ۷ نثر ہزاری بہر گلبن ساز برداشت

برداشت . . . . فعل

ہزاری . . . . فاعل

ساز . . . . مفعول

بہ . . . . جار

ہر . . . . . تاکید

گلبن . . . . . مؤکد

مجرور

متعلق فعل

جملہ فعلیہ بنا

سوال عشر (الف) وقتی امیر تیمور از دشمنان خودش شکست خوردہ در ویرانہ ای پناہ برد۔ چند ساعت آنجا ماند۔ چوں او از حال پریشان خودش اندیشہ مے کرد۔ ناگاہ نظرش بر مورے افتاد۔ کہ بزرگ تر از خود دانۂ گندم برداشتہ سر دیوار بالا مے رفت۔ از دہن مور دانہ چندیں دفعہ بر زمین فرو افتاد۔ اما مور از دست نداد تا آنکہ مور دانہ را بر دیوار برد۔ از دیدن ایں حال تیمور عزم کرد تا وقتیکہ بہ مقصد نمے رسم۔ از کوشش وسعی دست نمے کشم۔ عاقبت الامراد نائل المرام گردید۔

(ب) (۱) آیا شما شنا کردن مے توانید؟

(۲) جعفر گفت من سر قول خود ایستادگی خواہم کرد۔

(۳) گرد باد تند بہ ما در رسید (گرفتار گرد باد تند شدیم)

(۴) خاموش باش و حرف مرا گوش کن۔

(۵) اہل فرنگ (اہل اروپا) سگ را خیلے دوست دارند۔

(۶) حالا ایں مسکوکات رائج نیست۔

(۷) ہمہ درباریاں فراست بیربل را تحسین نمودند۔

(۸) بچہا دست مے زنند۔

حل پرچہ فارسی-اے
نمبر۲

سوال ۱ (۱) چشمان زاغ حریص است۔
(۲) دیوانگان در کوچہ مے گشتند۔
(۳) ایشاں بہ بازار رفتہ بودند۔
(۴) شما کتاب خود را خراب نکنید۔
(۵) قلمہائے احمد شکستہ است۔

سوال ۲

الفاظ		معنی
(۱) حقّاً	ہیں الف	قسم کے لئے۔
(۲) دانا	"	فاعلیت کے لئے۔
(۳) ساقیا	"	ندا کے لئے۔
(۴) شبا روز	"	عطف کے لئے۔
(۵) دریغا	"	حسرت و افسوس کے لئے۔
(۶) گفتا	"	زائد فعل میں۔
(۷) خوشا	"	افراط کے لئے۔
(۸) سراپا	"	استیعاب کے لئے۔
(۹) کناد	"	دُعا کے لئے۔

سوال ۳

نمبر شمار	واحد	جمع
(۱)	ہمت	ہمم
(۲)	لیل	لیالی

نوٹ:- استیعاب = اوّل سے آخر تک سب کو لینا۔

(۳)	عارضہ	عوارض
(۴)	اثر	آثار
(۵)	دولت	دُول
(۶)	کوکب	کواکب
(۷)	اُستاذ	اساتذہ
(۸)	طفل	اطفال
(۹)	بحر	بحور۔ بحار۔
(۱۰)	نوع	انواع۔

سوال ۴: مرکب چھ ہیں۔ مثلاً

(۱)	مرکب اضافی	مثلاً	کتاب احمد
(۲)	مرکب توصیفی	"	سگِ سیاہ
(۳)	مرکب عدد	"	دہ کتاب
(۴)	مرکب امتزاجی	"	وزیر آباد۔ احمد شجاع۔
(۵)	مرکب ظرفی	"	مے کدہ۔ گلستان۔
(۶)	مرکب عطفی	"	جاہ و جلال

سوال ۵:

(۱)	زاغ	زاغچہ
(۲)	مرد	مردک
(۳)	زن	زنکہ
(۴)	پسر	پسرو
(۵)	مام	مامک
(۶)	مشک	مشکیزہ
(۷)	کرم	کرمک
(۸)	دریا	دریاچہ

سوال ۶ نمبر شمار مذکر مؤنث

نمبر شمار	مذکر	مؤنث
(۱)	غلام	کنیز
(۲)	داماد	عروس
(۳)	دیو	پری
(۴)	اسپ	مادیاں
(۵)	خروس	ماکیاں
(۶)	ملک	ملکہ
(۷)	والد	والدہ
(۸)	بیگ	بیگم
(۹)	خان	خانم
(۱۰)	عمّ	عمّہ

سوال ۷ مصدر نوشتن سے ماضی استمراری و فعل مستقبل مجہول کی گردان۔

فعل / صیغہ	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ماضی استمراری مجہول	نوشتہ مے شد	نوشتہ مے شدند	نوشتہ مے شدی	نوشتہ مے شدید	نوشتہ مے شدم	نوشتہ مے شدیم
فعل مستقبل مجہول	نوشتہ خواہد شد	نوشتہ خواہند شد	نوشتہ خواہی شد	نوشتہ خواہید شد	نوشتہ خواہم شد	نوشتہ خواہیم شد

سوال ۸ ترکیب نحوی

ے بند ہائے رطب از نخل فرو آویزند
نقشبندانِ قضا و قدرِ شیریں کار!

(نثر) نقشبندانِ قضا و قدرِ شیریں کار بند ہائے رطب از نخل فرو آویزند۔

فرو آویزند . . . . فعل

شیریں کار . . . . صفت

قضا و قدر . . . . . . مرکب عطفی ہو کر موصوف | مرکب توصیفی ہو کر مضاف الیہ | مرکب اضافی

نقشبندان . . . . مضاف | ہو کر فاعل

بند ہائے رطب . . . . مرکب اضافی ہوکر مفعول
از . . . . حرف جار
نخل . . . . مجرور
متعلق فعل
جملہ فعلیہ بنا

سوال ۹ فارسی میں ترجمہ کرو۔

(ا) گدائے درخانۂ منعمے رفت و سوال کرد۔ منعم گفت۔ بابا۔ ازخدا بخواہ۔ گدا در پاسخ گفت۔ من پیش او رفتم۔ و او پیش تو فرستادہ است۔ منعم خجل شد۔ و او را دو پول دادہ مرخص کرد۔

(ب) با دست ہائے لرزاں موہن پاکٹ را واکردہ تلگراف خواند۔ رنگِ چہرہ اش پرید۔ لرزہ بر ہمہ اندامش افتاد و قریب بود کہ بر زمین بیفتد۔ آنگاہ دوستش چمن او را محکم نگاہداشت (محکم گرفت) مردِ غمزدہ چوں از کسے حرف ہائے محبت آمیز مے شنود۔ اشک از چشمانش سرازیر مے شود۔ از دیدن چہرۂ چمن موہن زار زار گریست۔ و زنک نک گریہ گلوگیر شد۔ چمن گفت۔ موہن چہ خبر است؟ (شما را چہ مے شود؟) موہن تلگراف باو داد۔ و از دہن چیزے نگفت۔

(ج) (۱) دریں ایام نوکری (مشغلہ) یافتن۔ کارِ شوخی نیست
(۲) پس از دو سہ روز خواہم آمد۔ برائے من انتظار بکشید۔
(۳) طفلاں بر نیمکت ہانشستہ بودند و چیزے مے نوشتند۔
(۴) اعجاز آتش افروخت و خود را گرم کردن گرفت۔
(۵) مے خواہم کہ شما ایفائے عہد خود کنید۔
(۶) مزدور ہنوز فقط چہار یک کار کرد۔
(۷) روضہ ممتاز محل خیلے قشنگ و دیدنی است۔
(۸) ہمیں طور است۔ کہ شما مے فرمائید۔
(۹) او دوست کسے نیست۔

(۱۰) جو بیارد - یابتارد - رہرکہ جست - یافت)

حل پرچہ فارسی (الف)

نمبر ۳

سوال عدا (ا) جمع و اسم جمع میں یہ فرق ہے۔ کہ جمع کے مقابلے میں واحد ہوتا ہے مگر اسم جمع صورت میں واحد معلوم ہوتا ہے۔ لیکن معنی جمع کے دیتا ہے۔ مثلاً کتب زنان جمع ہیں۔ اور کتاب وزن واحد ہیں۔ لیکن انجمن۔ انبوہ۔ لشکر اسم جمع کہلاتے ہیں۔

(ب) اسم اشارہ و اسم ضمیر میں یہ فرق ہے۔ کہ اسم اشارہ جسم کے کسی عضو سے ہوتا ہے۔ اور ضمیر کا تصور دل (قلب) سے ہوتا ہے۔ مثلاً "ایں طفلک زیرک است"۔ "آں مرد پدرِ محمود است۔ ان امثلہ میں "ایں" اور "آں" اسم اشارہ ہیں۔ اور "او خیاط است" اس مثال میں "او" اسم ضمیر ہے۔

سوال ۲

لفظ	اسم صفت	لفظ	اسم صفت
(۱) جہاں	جہاں افروز	(۸) سما	سماوی
(۲) خشم	خشمناک	(۹) رب	ربی
(۳) حیا	باحیا	(۱۰) زور	زور آور
(۴) سپاس	ناسپاس	(۱۱) دُنیا	دُنیوی
(۵) آہن	آہنی	(۱۲) مادر	مادری
(۶) شب	شبینہ	(۱۳) نبی	نبوی
(۷) راہ	راہوار - راہ نما	(۱۴) مرد	مردانہ

سوال ۳ نقروں میں استعمال:۔

(۱) از طہران کے آمدہ بودی؟

(۲) پیش خود چند تا پول داری؟

(۳) از دوبیر جسید چرا نمے رود؟

(۴) ازیں سبب ہا ہر کدام کہ مے خواہی۔ بگیر۔ ازیں ہر دو کتب کدام مے خواہی؟

(۵) آیا بدون اِدمے توانید زندگی کنید۔

(۶) امروز چندم ماہ حال است؟

سوال ۴ زیراکہ۔ چراکہ۔ بنابریں۔ ازیں جہت۔ ازیں لئے۔ کہ۔ حروف علت ہیں۔
اور جس جملہ میں یہ حرف استعمال ہوتے ہیں۔ اُسے جملہ معلّلہ کہتے ہیں۔

سوال ۵ (۱) طفل سوزن را کجا گم کرد؟

(۲) شما چہ مے خورید؟

(۳) نذیر کجا خواہد رفت؟

(۴) آیا تو زردک خوردی؟

(۵) غلام عباس! برو در طویلہ و اسب تازی را زین کردہ بیار۔

سوال ۶ (۱) پادشاہی با یکے از غلامان عجمی در کشتی نشستہ بود۔ ہمیں کہ غلام
پہنائے دریا دید۔ لرزہ براندامش افتاد۔

(ب) اونتی پور از روئے خرابہ ہا خیلے شہرت دارد۔ در عہد مہاراجہ پرتاب سنگھ
سعی کاوِحفر۔ کاویدن وکشف منادر قدیم بہ عمل آمدہ است و تا بہ حیاتش بلنتز
از دو سہ یک خرابہ ہائے منادر از زیر خاک بیروں آوردہ اند۔

سوال ۷

الفاظ	اسم ظرف مکان	الفاظ	اسم ظرف مکان
(۱) بُت	بتکدہ	(۴) کتاب	مکتب
(۲) گل	گلستان	(۵) سجدہ	مسجد
(۳) عطر	عطردان	(۶) مے	مے خانہ

سوال ع۸ الفاظ "یا" الفاظ "یا"

(۱) خواندی میں واحد حاضر کے لیے (۴) رفتے میں ماضی تمنائی کے لیے
(۲) گدائی میں حاصل مصدر کے لئے (۵) شیرازی میں نسبت کے لیے
(۳) شخصے میں تنکیر و وحدت کے لیے (۶) دیدنی میں برائے قابلیت

سوال ع۹ فارسی میں ترجمہ :-

(الف) اسب شخصے دزداں بُردند۔ دوستانش برائے اظہار ہمدردی آمدند دیدند کہ در سجدہ اُفتادہ است۔ و خدا را شکر مے کند۔ پرسیدند۔ برادر! ایں چہ جائے شکر است؟ گفت۔ چرا شکر نکنم۔ من برآں سوار نبودم۔ دگرنہ مرا ہم مے بُردند۔ ایشاں ہمہ خندیدند۔ و او را گرفتہ۔ خانہ خودش آوردند :

(ب) چوں پسر از مکتب بمنزل برگشت۔ مادر دید۔ کہ بدستش توپ نو است او از پسر پرسید۔ کہ ایں توپ از کجا گرفتہ ای؟ ولی پسر خاموش ماند۔ چوں مادر دو بارہ سہ بارہ (مکرّر در مکرّر) از ہمیں سوال پرسید۔ پسر از خجالت سرنگوں شد۔ (از خجالت سرفرو افگند) و اقرار کرد کہ من از جیب ہم طبقہ خودم در آوردہ (بیروں آوردہ) بودم۔ بمجرد شنیدن ایں مادر در خشم آمد۔ و او بصورت پسر دو سیلی زد و گفت۔ ہمیں الاٰن پس برو۔ و از طفلیکہ ایں توپ است۔ باز پس بدہ۔ و از و معذرت بخواہ۔ و بگو کہ من اشتباہ بزرگ (سہو بزرگ) کردہ ام :

(ج) (۱) آیا شما گاہے روباہ دیدید؟
(۲) آں نوکر دستار مے بندد۔
(۳) ہمہ شہر آئین بستہ است۔
(۴) ایں سخن میان شما و ما باشد۔
(۵) او را بگوئید۔ کہ حالا مرا ببیند۔
(۶) کاشکے من آنجا رفتمے۔

(۷) ہا! امروز چہ خوشگوار ہوا است!

(۸) بچہ اش زود بزرگ مے شود۔

(۹) کوشش ہر روز زیادہ مے شود۔

(۱۰) باسراف (بفراوانی) اندوختہ خود را خرج مے کرد۔

حل پرچہ فارسی (الف)

نمبر ۱

سوال ۱ (۱) معرّب :۔ جو لفظ کسی غیر زبان سے عربی بنا لیا جائے۔ اُسے معرّب کہتے ہیں۔ مثلاً فولاد معرّب ہے۔ فارسی لفظ پولاد کا۔ فیثا غورث معرب ہے۔ پیتا گورس کا۔ تلغراف معرّب ہے۔ انگریزی لفظ ٹیلیگراف کا۔

(۲) اشباع :۔ حرکت کو اس قدر لمبا کرنا کہ فتحہ سے الف پیدا ہو جائے کسرہ سے ی اور ضمہ سے و اشباع کہلاتا ہے۔ مثلاً اچار سے آچار۔ مہمان سے میمان۔ اُفتادن سے اوفتادن۔

(۳) امالہ :۔ الف کو یائے مجہول سے بدلنے کو امالہ کہتے ہیں۔ مثلاً کتاب سے کتیب۔ رکاب سے رکیب۔

(۴) تنوین :۔ جن الفاظ کے حرفِ آخر پر دو زبر یا دو زیریں یا دو پیش آتے ہوں اور نون کی آواز دیتے ہوں۔ اُس کو تنوین کہتے ہیں۔ مثلاً فوراً (فورن) مشارٌ الیہ (مشارن الیہ)۔

سوال ۲ (۱) گفتم چرا بدیر رسیدی؟

(۲) ترا بخدا اگر نان نخوردی۔

(۳) زود برو تا دیر نشود۔

(۴) چاہ کن را چاہ در پیش۔

(۵) ہر چہ باد ا باد ما کشتی در آب انداختیم۔

سوال ۳ (۱) را | مفعولیت | مثلاً من او را کتاب دادم

(۲) را	برائے اضافت	مثلاً غریباں را دل از ہجر تو خون است
(۳) را	بمعنی از	مثلاً حکیمے را پرسیدند
(۴) را	برائے	مثلاً خدا را کدام جا مرا ببر۔

سوال ۴ نمبر شمار | الفاظ | گرامر

نمبر شمار	الفاظ	گرامر
(۱)	بندہ نواز	اسم فاعل
(۲)	زرخیز	اسم ظرف
(۳)	بادزن	اسم آلہ
(۴)	قدمبوس	حاصل مصدر
(۵)	دست برد	حاصل مصدر

سوال ۵ (۱) بلے صاحب۔ مے توانم۔ کہ در زبانِ فارسی حرف بزنم۔

(۲) صاحب! دو تا ترب از بازار آوردم۔

(۳) صاحب! من در کوچہ افغانان مے نشینم۔

(۴) خبر ندارم صاحب!

(۵) صاحب! من بساعتِ چہار خانہ خواہم رفت۔

سوال ۶ (۱) تلمش میں "ش" ضمیر اضافی

(۲) گفتمش " " ضمیر مفعولی

(۳) ستائیش " " حاصل مصدر

سوال ۷ (۱) من فردا خواہم آمد۔

(۲) من او را گفتم کہ خاموش بنشیں۔

(۳) ما فردا دہلی خواہیم رفت۔

(۴) چہار طفل طرف بازار مے رفتند۔

(۵) دیدم کہ بر میز سہ کتاب است۔

سوال ۸

صیغہ / ماضی	ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی استمراری	ماضی شکیہ یا احتمالی	ماضی تمنائی یا شرطی
واحد غائب	رفت	رفتہ است	رفتہ بود	مے رفت	رفتہ باشد	رفتے

سوال ۹ فارسی میں ترجمہ:۔

(الف) حضرت سلیمان خواست۔ کہ ہمہ مخلوق را دعوت کند۔ ہزار دنبار ہا از اشیائے خوردنی بر ساحلِ رود خانہ فراہم آورد۔ ناگہاں جانورے از آب سر بدر کرد و گفت۔ امروز من مہمان توام و ہمہ ماکولات چہ خام چہ پختہ را خورد۔ باز مے گفت کہ ہنوز نیم سیر ہم نشدم۔ حضرت سلیمان کم مائیگی خود را اعتراف کرد۔ با خود گفت کہ چوں من جانورے را ہم نتوانستم۔ کہ شکم سیر خورانم۔ جملہ مخلوق را چہ طور خواہم خوراند۔

(ب) دیروز شام من تفنگ گرفتہ بطرفِ نہر رفتم۔ دیدم کہ کرگسے بالائے شاخۂ درخت نشستہ است۔ من فوراً تفنگ پُر کردم و نزدیک بود۔ کہ من او را بکشتم کہ کرگس فریاد کشید۔ اے صیادِ نو! پیش از کشتنِ من حرف مرا بشنو۔ گفتم۔ بگو چہ مے گوئید؟ او آہِ سرد کشیدہ گفت۔ اگرچہ من در دنیا پرندۂ مکروہ و حقیر شمار کردہ شدہ ام۔ اما برائے اہلِ دنیا مفید ترین ہستم۔ گفتم۔ چہ طور؟ او در جواب گفت۔ من گوشتِ جانوران مردہ خوردہ در جہان جلوگیریٔ انتشار بدبو و وبائے مہلک مے کنم۔ من ایں حرف پُر بہا لش شنیدہ از کشتنش دست برداشتم و باز او را سلام علیکم گفتہ راہِ خانۂ خویش گرفتم۔

(ج) (۱) بیائید قدرے در باغ گردش کنیم۔

(۲) بہ بینید چند ساعت است؟

(۳) من خیلے تشنہ و گرسنہ ہستم۔ من بسیار اشتہا و عطش دارم۔

(۴) امتحان ماازنہم ماہ مارچ سن یکہزار و نہ صد و چہل و یک میلادی شروع خواہد شد۔

(۵) ہمیں کہ او خرس دید۔ دست پاچہ شد۔ ہوش و حواس گم کرد۔

(۶) عدۂ ایام ماہِ اگست سی و یک روز است۔

(۷) اہالیِ شہر قائدِ خود شا نرا پذیرائی پرجوش و با محبت نمودند۔

حل پرچہ فارسی (الف)

نمبر ۵

سوال ۱: الف ممدودہ:۔ وہ الف ہے۔ جو کھینچ کر پڑھا جائے مثلاً آب۔ آرام۔ آز۔ آدم۔

(۲) الف مقصورہ:۔ وہ الف ہے۔ جو کھینچ کر نہ پڑھا جائے مثلاً اگر۔ اختر۔ آوا

(۳) واؤ معروف:۔ وہ واؤ ہے۔ جس کے پہلے حرفوں پر پیش ہو۔ یعنی خوب واضح ہو کر پڑھی جائے۔ مثلاً طُور۔ طُول۔ نُور۔ دُور۔

۴ واؤ مجہول:۔ وہ واؤ ہے۔ جو خوب واضح ہو کر نہ پڑھی جائے۔ مثلاً مور۔ زور۔ روز۔

۵ یائے معروف: وہ "ی" ہے۔ جس کے پہلے حرفوں پر زیر ہے۔ اور وہ خوب واضح ہو کر پڑھی جاتی ہے۔ پیر۔ جمیل۔ نظیر۔

۶ یائے مجہول:۔ وہ "ی" ہے۔ جس کے پہلے کسرۂ غیر خالص ہو۔ مثلاً دیر۔ شیر۔

سوال ۲ نمبر شمار	اوزان	الفاظ	نمبر شمار	اوزان	الفاظ
(۱)	افعال	انعام	(۵)	افتعال	احتمال
(۲)	تفعّل	تحریر	(۶)	انفعال	انکسار
(۳)	تفعّل	تصور	(۷)	استفعال	استقبال
(۴)	تفاعُل	تعاقب	(۸)	مُفاعَلہ	مراسلہ

سوال ۳ (الف) (۱) غالب تخلّص (۳) اعتماد الدولہ خطاب

(۲) ابن مریم کُنیت (۴) کلیم اللہ لقب

(ب) ترکیب نحوی :-

نثر :- روزی عقابی ز سرِ سنگ بہوا خاست :

خاست . . . . فعل ماضی

عقابی . . . . فاعل

ز . . . . جار ⎤
سرِ سنگ . . . مرکب اضافی ہو کر مجرور ⎦ متعلق فعل

روزی . . . . متعلق فعل ثانی

بہ . . . . جار ⎤
ہوا . . . . مجرور ⎦ متعلق فعل ثالث

جُملہ فعلیہ بنا

سوال ۴ نمبر شمار	الفاظ	اسم مکبّر
(۱)	راہ	شاہراہ
(۲)	مگس	خرمگس
(۳)	گندم	دیوگندم
(۴)	توت	شہتوت
(۵)	گاہ	خرگاہ
(۶)	آس	خراس

سوال ۵ ازمنہ ثلاثہ سے تین زمانے مُراد ہیں۔ مثلاً ماضی جیسے رفت (۲) فعل حال جیسے مے رود۔ (۳) فعل مستقبل جیسے خواہد رفت۔

سوال ۶ (۱) روباہ از شیر دریدہ شُد۔ (۲) سیب از نذیر خوردہ شدہ باشد۔ (۳) از اخوند حفیظ را دیدہ خواہد شُد۔

سوال ۷

نمبر شمار	حروف	نام حروف از رُوئے دستور فارسی
(۱)	از	حرف جار
(۲)	ناگہاں	حرف مفاجات
(۳)	زیرا کہ	حرف عِلّت
(۴)	اے	حرف نِدا
(۵)	ہم	حرف شمول و شرکت
(۶)	یا	تردید یا ندا
(۷)	وائے	حرف تاسف
(۸)	و	حرف عطف
(۹)	غیر	حرف استثنا
(۱۰)	بلے	حرف ایجاب
(۱۱)	کدام	حرف استفہام
(۱۲)	مثل	حرف تشبیہ
(۱۳)	اگر	حرف شرط
(۱۴)	شاید	حرف شک
(۱۵)	یعنی	حرف تفسیر
(۱۶)	مرحبا	حرف تحسین و آفرین
(۱۷)	کاش	حرف تمنّا
(۱۸)	اما	حرف استدراک

سوال ۸: اگر اسم جاندار ہے۔ تو واحد کے آگے "اں" لگا دو۔ اگر واحد کے اخیر میں الف یا واؤ ہو۔ تو علامت "یاں" بڑھا دو۔ مثلاً طفل سے طفلان۔ بندہ سے بندگان۔ دانا سے دانایاں۔ مہ رُو سے مہ رُویاں۔

بے جان چیزوں کی جمع "ہا" سے بنائی جاتی ہے۔ مثلاً قلمہا۔ کتب ہا۔ میزہا۔

کبھی خلاف قاعدہ "آن" بھی لگاتے ہیں۔ مثلاً درختاں۔ چشماں۔

کبھی عربی کی مانند "آت" سے جمع بناتے ہیں۔ مثلاً بیگمات۔ کاغذات۔

کبھی لفظ "جات" لگاتے ہیں۔ مثلاً نقشہ جات۔

سوال ۹: فارسی میں ترجمہ:-

(ا) دُزدے بخانۂ پارسائے رفت۔ چندانکہ جُست۔ چیزے نیافت۔ ملول شدہ برگشت۔ پارسا را از حالش خبر شُد۔ گلیمیکہ بر آں خفتہ بود۔ برداشت و در راہ دُزد انداخت برائے ایں کہ تہی دست ومحروم) نرود۔

(ب) کورے در شب تار سبو بر دوش و چراغ بدست گرفتہ از بازار مے گذشت۔ شخصے بادگفت۔ اے احمق! برایت شب و روز یکساں است۔ دیگر چراغ بچہ درُوت مے خورد؟ کور خندیدہ گفت۔ چراغ برائے من نیست۔ بل برائے تُست۔ کہ تو در شب تیرہ سبوئے مرا نشکنی۔

(ج) (۱) در منقل زُغال روشن کردہ بیار۔

(۲) کنیز خانہ را جاروب مے کنُد۔

(۳) دوغ خواہید خورد یا آب جوش؟

(۴) مہشدر طفل بسیار پرحرف است۔

(۵) بچہ مادر را دیدہ تبسّم مے کند۔

حل پرچہ فارسی (الف)

نمبر ۶

سوال ۱:- اسماء صبحدم - بلبل - خوش - گل - نوخاستہ - ناز - این - باغ - تو - گل - راست - عاشق - سخن - تلخ - معشوق -

افعال:- گفت - کم کن - شگفت - بخندید - نرنجیم - نگفت -

حروف:- با - کہ - در - بسے - چوں - از - ولے - ہیچ - بہ -

سوال ۲:- شنیدم کہ ملک را در آں مدت دشمنی صعب روی نمود ۔ چوں لشکر از ہر دو طرف رُوی درہم آوردند - و قصد مبارزت کردند - اوّل کسے کہ اسپ در میدان جہانید آں پسر بود۔

سوال ۳:- (۱) یکی از دانایان ہند - در یونان پیش اسکندر رفت - ولے باخود بُرد۔

(۲) پس فردا بندہ ہر روز بدون تاخیر در مکتب خواہم رفت -

(۳) ہر کہ آمد - عمارتِ نو ساخت -

سوال ۴:- اضافت:- مضاف اور مضاف الیہ کو ملاتی ہے - فارسی میں علامتِ اضافت کی بجائے مضاف کے آخری حرف کے نیچے زیر لکھتے ہیں جسے کسرہ کہتے ہیں -

اضافت کی اقسام حسب ذیل ہے -

(۱) اضافت تملیکی مثلاً قلم محمود -

(۲) اضافت تخصیصی " برگ درخت - گل لالہ -

(۳) اضافت توضیحی " درختِ سیب - کوہ سلیمان - رودِ گنگ -

(۴) اضافت بیانی " ساعت نقرہ - خاتم طلا - بالوش چرم -

(۵) اضافتِ تشبیہی مثلاً مارِ زلف خنجر ابرو۔ موئے میان۔
(۶) اضافتِ ابنی " محمود سبکتگین۔ رستم زال۔ عیسیٰ مریم۔
(۷) اضافتِ استعارہ " پائے فکر۔ دستِ عقل۔
(۸) اضافتِ ظرفی " شیشۂ گلاب۔ جامِ شراب۔ ریگِ صحرا۔ آبِ چاہ۔
(۹) اضافت بہ ادنی تعلق " مدرسۂ ما۔ کوچہ شما۔
(۱۰) اضافت مقلوب " قافلہ سالار۔

سوال ۵ (۱) ہمیں کہ او مارِ کفچہ دید۔ در سراسیمگی پا بفرار نہاد۔
(۲) چندانکہ جُست۔ چیزے نیافت۔
(۳) اکنوں شمارا باید کہ آنجا بروید۔
(۴) ہنوز۔ مدت است۔ کہ انتظار مے کشم۔ اما ہنوز نیامدہ۔
(۵) سپس۔ اوّل او آمدہ بود۔ سپس برادرش۔
(۶) روباہ گفت۔ اے مرد خاموش باش۔ اگر حاسدان بدشمنی گویند۔ کہ ایں ہم شتر بچہ است و گرفتار آیم۔ آنگاہ کرا غم تخلیص من باشد۔

سوال ۶ ترکیب نحوی۔

نثر:۔ خردمند مردے کنجِ غارے مقام از جہاں در انقضائے شام گرفت

(۱) گرفت . . . . فعل

مردے . . . . . موصوف ⎫ مرکب توصیفی ہو کر فاعل
خردمند . . . . . صفت ⎭

کنج غارے . . . . . . مرکبِ اضافی ہو کر مفعول اوّل

مقام . . . . مفعول ثانی

جملہ فعلیہ بنا

متعلق فعل:
در . . . . حرف جار
افضائے شام مرکب اضافی ہوکر مجرور

متعلق فعل ثانی:
از . . . . حرف جار
جہاں . . . . مجرور

(ب) نثر۔ نرگس سرمست با سمن و یاسمن بطرفِ چمن عربدہ کُن (است)۔

جملہ اسمیہ خبریہ بنا

است . . . . فعل ناقص محذوف

مرکب توصیفی ہوکر مبتدا:
نرگس . . . . . . موصوف
سرمست . . . . . . صفت

عربدہ کُن . . . . خبر

متعلق خبر:
بہ . . . . . . حرف جار
طرفِ چمن ۔ مرکب اضافی ہوکر مجرور ثانی

متعلق خبر ثانی:
با . . . . حرف جار
مجرور:
سمن . . . معطوف علیہ
و . . . . حرف عطف
یاسمن . . . معطوف

سوال ۷ نمبر شمار	مصدر	حاصل مصدر	ماضی مطلق واحد حاضر	مضارع جمع متکلم
(۱)	پوشیدن	پوشش	پوشیدی	پوشیم
(۲)	تافتن	تابش	تافتی	تابیم
(۳)	خوردن	خورش ۔ خوراک	خوردی	خوریم
(۴)	جُستن	جستجو	جُستی	جوئیم
(۵)	دادن	داد و دہش	دادی	دہیم
(۶)	گرفتن	گرفتار ۔ گرفت	گرفتی	گیریم
(۷)	کوفتن	کوفت	کوفتی	کوبیم

سوال ۸ نمبر شمار	واحد	جمع	نمبر شمار	واحد	جمع
(۱)	والد	والدین	(۶)	قول	اقوال
(۲)	ظلمت	ظلمات	(۷)	پارسا	پارسایاں
(۳)	رسُول	رُسل	(۸)	لُغت	لُغات
(۴)	مصدر	مصادر	(۹)	جسم	اجسام
(۵)	دیوانہ	دیوانگان	(۱۰)	عدو	اعداو

سوال ۹ فارسی میں ترجمہ :-

(۱) یکے از پسران ہارون الرشید خشمگین شدہ پیش پدر آمد۔ وگفت کہ فلاں سرباز زادہ مرا دشنام دادہ است۔ ہارون الرشید اُمرائے دربار را فرمود۔ جزای چنیں کس چہ باید۔ یکے اشارت بکشتن کرد۔ دیگرے بزبان بریدن۔ سویم بہ بیم۔ ہارون گفت۔ اے پسر! کرم آنست کہ عفو کُنی۔ و اگر نتوانی تو ہم او را دشنام دہ۔ لاکن نہ چندانکہ انتقام از حد بگذرد۔ آنگاہ ظلم از طرف تو باشد و دعوے از جانب دشمن:

(ب) چوں فلک شیر پس بوتہ پلنگے دید۔ در سراسیمگی رُو بفرار نہاد۔

(۲) او از طعام دست باز کشید۔

(۳) ما او را با اتفاق آزار فائدہ خوش مال ساختیم۔

(۴) درس خود شانزا رواں کنید۔

(۵) او بیک پر کاہ ہم نے ارزد۔

(۶) ایں پارچہ از شستن کوچک مے شود۔

(۷) ایں ہماں اسپ است۔ کہ آں را کرامت در ماہ گذشتہ فروختہ بود:

حل پرچہ فارسی (الف)

نمبر ۷

سوال ۱: (۱) فاعل اور اسم فاعل میں فرق۔

(۱) فاعل تو اُسے کہتے ہیں۔ جس سے فعل سرزد ہو۔ مثلاً مشتاق نامہ نوشت
اس جملہ میں نامہ لکھنے کا کام مشتاق سے ہوا ہے۔ اسلئے مشتاق فاعل ہے
لیکن اس فعل کے تعلق سے جو نام لیکر فاعل کو پکارا جائے۔ اُس کو اسم
فاعل کہتے ہیں۔ مثلاً جملہ مذکورہ میں مشتاق کو نویسندہ سے تعبیر کرینگے
اس لئے نویسندہ اسم فاعل ہے۔

اسم فاعل مشتق ہوتا ہے۔ لیکن فاعل عموماً مشتق نہیں ہوتا۔

اسم فاعل ہمیشہ اسم فاعل رہتا ہے۔ خواہ اکیلا ہو۔ خواہ کسی جملے میں کسی
مقام پر ہو۔ اور "فاعل" صرف اُس وقت فاعل کہلا سکتا ہے۔ جب وہ کسی
فقرے میں ہو۔ اور اس فقرہ میں جو فعل مذکور ہے۔ وہ اِس سے صادر ہو۔

(ب) مفعول اور اسم مفعول میں فرق:۔

مفعول اُسے کہتے ہیں۔ جس پر کوئی فعل واقع ہو۔ مثلاً حمید نان خورد۔
اِس جملہ میں نان پر فعل واقع ہوا ہے۔ اس لئے نان مفعول ہے۔ لیکن
اگر اس فعل کے تعلق سے مفعول کو پکاریں۔ تو اُسے اسم مفعول کہتے
ہیں۔ مثلاً مذکورہ بالا جملہ میں نان کو خوردہ سے تعبیر کریں گے۔ اس
لئے خوردہ اسم مفعول ہے۔

اسم مفعول مشتق ہوتا ہے۔ لیکن مفعول عموماً مشتق نہیں ہوتا۔

اسم مفعول ہمیشہ اسم مفعول رہتا ہے۔ خواہ اکیلا ہو۔ خواہ کسی فقرے میں ہو۔

اور مفعول صرف اُس وقت مفعول کہلا سکتا ہے۔ جب وہ کسی نقرہ میں ہو اور اُس نقرے میں جو فعل ہے۔ وہ اس پر واقع ہے۔

سوال ۲ (۱) اگر با پندِ بزرگان مے شنیدیم۔ گرفتارِ بلائے نشدیم۔

(۲) ہر چند کہ اورا پند دادم۔ ہیچ فائدہ نہ بخشید۔

(۳) ہرگاہ من آنجا مے روم۔ اورا نمے یابم۔

(۴) چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک۔

(۵) سیب نارس مخور مبادا کہ ناخوش شوی۔

سوال ۳ ماضی استمراری اور فعل مستقبل کے بنانے کا قاعدہ۔

(۱) ماضی مطلق کے پہلے "مے" لگانے سے ماضی استمراری بنتی ہے۔ جیسے آمد سے مے آمد۔ مے آمدم۔

(۲) ماضی مطلق کے پہلے "خواہد" لگاتے ہیں۔ اور ماضی کو برقرار رکھ کر لفظ "خواہد" کو بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً خواہد آمد۔ خواہم آمد۔

سوال ۴ مردمان کابل بوقت شب پلاؤ زردک مے خورند۔ مشکی بجانب دیگر در دامن کوہ ہمالہ واقع است۔ از پشاور تا کابل پنج روزہ راہ است۔ پے ادب اورا تنبیہ کردم۔ دم در کہ ایستادہ است؟

سوال ۵

نمبر شمار	الفاظ	اسم صفت	نمبر شمار	الفاظ	اسم صفت
(۱)	شاہ	شاہانہ۔ شاہی۔ شاہوار	(۶)	دِل	دلگیر۔ دلاور
(۲)	غم	غمناک۔ غمگین	(۷)	نقرہ	نقرئی
(۳)	گُل	گلگوں۔ گلفام	(۸)	درد	پُردرد۔ دردناک
(۴)	زر	زریں	(۹)	عَلی	علوی
(۵)	فرحت	فرحت بخش	(۱۰)	نمک	نمکین

سوال ۶ (۱) فعل مجہول میں جو مفعول بطور قائم مقام فاعل استعمال ہوتا ہے۔ اُسے عربی زبان میں "مفعول مالم یسم فاعلہ" کہتے ہیں۔ مثلاً "شیر کشتہ شد" میں "شیر"

"مفعول مالم یسیم فاعلہ" ہے۔

(۲) مرجع۔ جس اسم کی جگہ کوئی ضمیر آتی ہے۔ اُس اسم کو ضمیر کا مرجع کہتے ہیں
ہیں۔ یعنی جس اسم کی طرف ضمیر پھرتی ہے۔

(۳) اضمار قبل الذکر۔ جو ضمیر اپنے مرجع سے پہلے آئے۔ اُس کو "اضمار قبل الذکر"
کہتے ہیں +

ے ازاں ز دامنِ مقصود کوتہ اُفتاد است
کہ پیش خلق دراز ست دستِ حاجتِ ما

اُفتاد است میں ضمیر مستتر ہے۔ جس کا مرجع "دستِ حاجت" ہے۔

سوال ۷ (ا) اضافت۔ مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان خاص قسم کا ایک تعلق پیدا کر دیتی ہے۔ اگر مضاف نکرہ ہو۔ تو اضافت سے اس میں ایک خصوصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً برادرِ محمود برادر نکرہ تھا۔ لیکن اضافت سے وہ محمود کے ساتھ تعلق پیدا کرکے خاص ہو گیا۔

(ب) مضاف میں کسرہ اضافی نہ پڑھے جانے کو "فکِ اضافت" کہتے ہیں۔ مثلاً صاحبِ دل سے صاحبدل اور سرِ گروہ سے سرگروہ۔ گلِ محمد۔

(ج) "اضافتِ مقلوب" جب مضاف الیہ مقدم ہوتا ہے۔ اور مضاف موخر۔ اِس صورت میں اُس کو اضافتِ مقلوب کہتے ہیں۔ اور اس پر کسرۂ اضافی نہیں ہوتا۔ مثلاً جہاں پناہ۔ شہنشاہ۔

سوال ۸ نمبر شمار	الفاظ	حاصل مصدر	نمبر شمار	الفاظ	حاصل مصدر
(۱)	دیوانہ	دیوانگی	(۶)	شجاع	شجاعت
(۲)	شریف	شرافت	(۷)	علیل	علالت
(۳)	اہل	اہلیت	(۸)	قانع	قناعت
(۴)	رُوح	رُوحانیت	(۹)	ناصر	نُصرت
(۵)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مُفلس	افلاس مفلسی

سوال ۹ (۱)، دربیشۂ ای درویشے مے ماند۔ او از چشم کور بُود۔ روزے پادشاہے درآن جنگل برائے شکار رفت۔ آفتاب غروب کردہ بُود۔ ناگہاں پادشاہ آنجا کہ درویش نشستہ بُود۔ رسید۔ پادشاہ گفت۔ آقا درویش! من تشنہ ام۔ اگر شما مرا قدرے آب بخورانید۔ بسیار احسان شما خواہد شُد۔ درویش گفت۔ اعلیحضرتا! چندانکہ مے خواہید بخورید۔ پادشاہ متحیر شُدہ گفت۔ شما چہ طور مے دانید۔ کہ من پادشاہ ہستم۔ درویش در پاسخ گفت۔ از طرزِ صحبتِ شما

(ب) (۱) ہمیں کہ من در استاسیوں رسیدم۔ ماشین حرکت کرد۔

(۲) بدو ساعت یازدہ دقیقہ باقی ماندہ است۔

(۳) در چرخِ جلوئ دو چرخہ قدرے باد کنید۔

(۴) او بمن در اثنائے راہ برخوردہ بُود۔

(۵) شما چند سالہ ہستید؟

(۶) اِذنِ دخول نیست۔

(۷) او بکلی (کاملاً) از تپ صحت یافتہ است۔

(۸) باغبان شاخہ ہائے وافر (زیادی) درختاں را مے زند۔

(۹) لولۂ دوچرخہ ترکید۔

(۱۰) از قطارِ راہِ آہن گذشتن ممنوع است ÷

حل پرچہ فارسی (الف)

نمبر ۸

سوال ۱ (الف) ... آ ... ہے ... آ ... ظاہر ... قلمرش مقراض۔

(۲) اسم تصغیر وُہ اسم ہے جس میں چھوٹائی کے معنی پائے جائیں۔ مثلاً منتکیزہ۔ مردک۔ مورچہ ؛

(۳) اسم صفت۔ جو الفاظ اچھائی یا بُرائی میں کسی اسم کی کیفیت ظاہر کرتے ہیں۔ انہیں اسم صفت کہتے ہیں۔ مثلاً قشنگ۔ تیز۔ شیریں۔ تلخ۔

سوال ۲ نمبر شمار

نمبر شمار	واحد	جمع	نمبر شمار	واحد	جمع
(۱)	مِلت	مِلل	(۶)	مَلِک	مُلوک
(۲)	دوکان	دکاکین	(۷)	عندلیب	عنادل
(۳)	مُلک	ممالک	(۸)	مَلک	ملائیک
(۴)	مِلک	املاک	(۹)	حکیم	حکما
(۵)	رُوح	ارواح	(۱۰)	نُور	انوار

سوال ۳ ترکیب نحوی :۔

می کرد . . . . فعل
سگے . . . . فاعل
شکایت ایام . . . . مرکب اضافی ہوکر مفعول
با . . . . حرف جار
سگے . . . . مجرور
(با سگے: متعلق فعل) — جملہ فعلیہ بنا

سوال ۴ نمبر شمار

نمبر شمار	مذکر	مؤنث	نمبر شمار	مذکر	مؤنث
(۱)	جاموش	گاؤمیش	(۶)	کدخُدا	کدبانو
(۲)	پسر	دُختر	(۷)	اسب	مادیاں
(۳)	دُزد	زنِ دُزد	(۸)	خاں	خاتون
(۴)	خروس	ماکیاں	(۹)	بیگ	بیگم
(۵)	بندہ	کنیز	(۱۰)	شوی	زن

سوال ۵ (۱) ... اکبر ... نذیر ... [illegible]

(۲) ایں خر از کیست ؟

(۳) فیل بزرگترین ہمہ جانوران دُنیا است۔

(۴) چہار دفعہ چہار شانزدہ مے شود۔

(۵) بدونِ اجازۂ اخوند چرا از اُطاقِ درس بیروں رفتہ بُودید؟

سوال ۶ (۱) آوردہ اند کہ سپاہِ دشمن بے قیاس بُود۔

سبب تصحیح۔ آوردہ است۔ روزمرہ کے خلاف ہے۔ ایک شخص نہیں کہتا۔ بلکہ بہت سے لوگ ہیں۔ جو ایسا کہتے ہیں۔ اس لئے "آوردہ اند" ہونا چاہیئے۔

(۲) دو برادرِ حقیقی بسفر رفتند۔

سبب تصحیح۔ موصوف پہلے اور صفت بعد ہونی چاہیئے۔

(۳) طہران بزرگترین ہمہ شہر ہائے ایران است۔

سبب تصحیح۔ چونکہ طہران کا تمام شہروں سے مقابلہ ہے۔ بڑا ہونے میں۔ لہذا تفضیل بعض کی جگہ تفضیل کل ہونی چاہیئے۔ اور "از" کی بجائے کسرہ آتی ہے۔

(۴) پاپوش پائے مرا زد۔

وجہ تصحیح۔ جُوتے کے کاٹنے کے لئے فارسی میں "زدن" استعمال ہوتا ہے۔

(۵) موہن از بام اُفتاد و پایش شکست۔

وجہ تصحیح۔ فارسی میں ٹانگ کا ترجمہ "پا" ہے۔ لیکن دولتی جو گھوڑا یا کوئی اور مارتا ہے۔ اس کے لئے فارسی میں "لکد" آتا ہے۔

سوال ۷ (۱) سبحان اللہ چہ نُطقے است شیریں و دلکش۔

(۲) محمود! امروز شما اینجا آمدہ اید؟ گفت۔ بلے۔

(۳) یک وقتی در جنگل انبوہ مے رفتم۔ ناگاہ پس بُوتہ خار دراز خرسے را دیدم۔

(۴) وقتیکہ صبح روشن شد۔ تاریکی شب ناپدید گشت۔

(ب) چوں گربہ آمد۔ موشہا گریختند۔

(۵) خوش است عمر دریغا کہ جاودانی نیست
پس اعتماد بریں پنج روز فانی نیست

(۶) من ہم در زبان انگلیس کتاب نوشتم۔

(۷) نائب السلطنت نوئے آٹوموبیل نشستہ برائے گردش طرفِ رود راوی رفت۔

سوال ۸: بعض اوقات جمع کی جمع بنائی جاتی ہے۔ اس کو جمع الجمع کہتے ہیں مثلاً

واحد	جمع	جمع الجمع
دوا	ادویہ	ادویات
مکان	امکنہ	اماکن

سوال ۹: فارسی میں ترجمہ:۔

(۱) پیش شخصے سگے بود۔ او آنرا بسیار دوست مے داشت۔ یک وقتی بچہ اش تنہا خفتہ بود۔ آقا بیروں رفت۔ و درخانہ سگ را گذاشت۔ در غیر موجودگی اش (غیبت) چنیں اتفاق افتاد کہ گرگے در خانہ اش داخل شد۔ سگ با گرگ۔ بے باکانہ تصارف کرد (مصارف شد) و نگذاشت کہ بچہ را ضررے برسد۔ چوں آقا برگشت۔ و دید کہ دہن و پنجۂ سگ خون آلود است آتش خشمش چناں برافروخت (مشتعل شد) کہ سگ را قاتل بچہ دانستہ ہمانوقت ہلاک کرد۔ وقتیکہ درون خانہ رفت۔ بچہ را صحیح و سالم و گرگ را مردہ یافت خیلے متاسف شد۔ لاکن چہ کار از دست رفت۔ از پشیمانی چہ سود۔

(ب) (۱) برو۔ از بازار دہ پیسہ خوردہ کردہ بیار۔

(۲) ورود شما را باو اطلاع دادم۔

(۳) [illegible] عظیم تر [illegible]

(۴) از شوخی دُود او قاش تلخ مے شود۔
(۵) او کبریت زد و آتش روشن کرد۔
(۶) ایشاں کردن آنکار را ادامہ دادند۔
(۷) شما کہ مرا از کردن آنکار باز داشتید۔
(۸) ماشین از خطِ آہن بیروں اُفتاد۔
(۹) دُود از دُودکش مے برآید۔
(۱۰) سیب راسہ قاش کنید (سیب را قاش کنید یعنی قسمت) ؛

حل پرچہ فارسی (الف)

نمبر ۹

سوال ۱ (الف) زبر۔ زیر اور پیش میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں۔ اور تینوں کو "حرکات ثلاثہ"

(ب) مشترک وہ لفظ ہے۔ جو کئی معنی رکھتا ہو۔ مثلاً ماہ (بمعنی چاند و مہینہ) بُوم (بمعنی اُلّو و زمین)

(ج) حذف۔ عبارت میں سے کسی لفظ کو یا لفظ میں سے کسی حرف کو کم کر دینے کا نام حذف ہے۔ مثلاً شاہ سے شہ۔ نشیب سے شیب۔

(د) ابدال۔ الفاظ میں کسی حرف کو کسی سے بدل دینا۔ مثلاً پیل سے فیل۔ تالیچہ سے غالیچہ۔ پادشاہ سے بادشاہ۔

سوال ۲ نمبر شمار الفاظ ازروئے گرامر نمبر شمار الفاظ ازروئے گرامر

(۱) شمس العلماء خطاب (۲) آزاد تخلص

نمبر شمار الفاظ از روئے گرامر نمبر شمار الفاظ از روئے گرامر

(۳) ابوالحسن کُنیت (۴) کلیم اللہ لقب

سوال ۳ء اسم اشارہ - ایں - آں - (ج) آں - ایں -

مُشارٌ الیہ - احمد - خر (ج) عالِم - عابِد - فریق -

سوال ۴ء (ا) رضا خاں ایں شُتر سیاہ لصد تومان از عرب خرید -

(ب) کاغذ کہ بر فرش اُفتادہ است - بردار و رُوئے میز بگذار

سوال ۵ء (ا) (۱) وَلاک با تیغ ولاکی ریشِ محمود تراشید -

(۲) کلیدِ قفل گم کردم

(۳) ایں حروفِ قلم اُسربی را با مداد پاک کُن - پاک کُنید -

(۴) برائے خط کشیدن مِسطر لازم است -

(۵) ایں قند را بہ میزان وزن کُن -

(ب) ترکیب نحوی :-

نثر - عقل از خوشۂ زرّیں عنب حیران شود

شود . . . . فعل ناقص			جملۂ اسمیہ خبریہ بنا
عقل . . . . مُبتدا			
حیران . . . . خبر			
از . . . . جار			متعلق خبر
خوشۂ زرّیں . . مرکب توصیفی ہو کر مضاف	مرکب اضافی ہو کر مجرور		
عنب . . . . . مضاف الیہ			

سوال ۶ء اسم تصغیر کے بنانے کے قواعد :-

(۱) اسم کے آخر میں "ک" زیادہ کرکے - مثلاً مردک - کرمک -

(۲) اسم کے بعد "چہ" یا "یچہ" زیادہ کرکے مثلاً کوچہ - دریچہ -

(۳) اسم کے آخر میں "ژہ" بڑھانے سے مثلاً مشکیزہ

(۴) اسم کے آخر میں "ہ" بڑھانے سے مثلاً پسرہ۔ دخترہ۔

(۵) اسم کے آخر میں "و" زیادہ کرنے سے مثلاً پسرو۔ یارو۔

سوال ۶۔ اسم مکبّر کے بنانے کے قواعد۔

اسم مکبّر کے بنانے کے لئے اسماء کے پہلے شاہ۔ خر۔ دیو لگاتے ہیں۔ مثلاً شہتوت۔ خرمگس۔ دیو گندم۔

سوال ۷۔ اسم ظرف کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اسم ظرفِ مکان مثلاً چاہ۔ مہمان خانہ۔ آتشکدہ۔ گلستان۔ گلزار۔

(۲) اسم ظرفِ زمان مثلاً صبح۔ شام۔ سحر گاہ۔

نمبر شمار	الفاظ	اسم ظرف مکان	نمبر شمار	الفاظ	اسم ظرف مکان
(۱)	سکونت	مسکن	(۵)	شراب	شراب خانہ
(۲)	آتش	آتش کدہ	(۶)	قیام	قیام گاہ
(۳)	عبادت	معبد	(۷)	ریگ	ریگستان
(۴)	سبزہ	سبزہ زار	(۸)	درس	مدرسہ

سوال ۸۔ صفت کے تین درجے ہیں۔

(۱) تفضیل نفی مثلاً لاہور شہر بزرگ است (۲) برائے من سیب شیریں بیار۔

(۲) تفضیل بعض مثلاً بزرگتر۔ شیریں تر (۱) لاہور از امرتسر بزرگتر است (۲) سیب کشمیر از کلّو شیریں تر است۔

(۳) تفضیل کل۔ مثلاً بزرگترین۔ شیریں ترین (۱) کلکتہ بزرگترین شہر ہائے ہندوستان است۔ (۲) انگور شیریں ترین ہمہ میوہ جات افغانستان است۔

سوال ۹۔ فارسی میں ترجمہ:

(۱) با ایں حالت دیدہ دلم برایش سوخت۔

(۲) جواہر لال بہ انجام دہی وظیفہ خود گاہے تنبلی نمے کند۔

(۳) از [illegible] سیب [illegible] بزرگتر [illegible]

(۴) از شنیدن این حیرت مرا گرفت - که با برادر بزرگش چنین رفتار کرده شده است۔
(۵) آیا کفش شما را پینہ زدہ شدہ است ؟
(۶) او بدون عینک نمے تواند - بخواند۔
(۷) بگذارید - که این کار را من داده بکنیم۔
(۸) بنظرم نوکرِ گوپال خانه را آتش زده باشد۔
(۹) تا به حال از زراعانهٔ زلزله هزارها فلکِ زدگان را کمک کرده شده باشد۔
(۱۰) لازم است - که شما این کار را همیں آلان بکنید۔
(۱۱) شما ورق هائے گنجفه (بازی) را قاطی کنید - و من برے زنم۔

حل پرچہ فارسی (الف)

نمبر ۱

سوال ۱؎ اسم استفہام کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) استفہام استخباری مثلاً دیروز شما کجا رفتید ؟

(۲) " اقراری " آیا ہندوستان ملک گرم نیست ؟

۳ " انکاری " او شما را کے دشنام داد ؟

سوال ۲؎

نمبر شمار	الفاظ	صفت نسبتی	نمبر شمار	الفاظ	صفت نسبتی
(۱)	طلا	طلائی	(۵)	کوفہ	کوفی
(۲)	حق	حقانی	(۶)	مصطفے	مصطفوی یا مصطفائی
(۳)	سنگ	سنگین	(۷)	نبی	نبوی
(۴)	عیسے	عیسوی [illegible]	(۸)	ترکستان	ترکی

نمبر شمار	الفاظ	صفت نسبتی	نمبر شمار	الفاظ	صفت نسبتی
(۹)	بھینہ	بھینوی	(۱۱)	غزنی	غزنوی
(۱۰)	مُوسیلے	مُوسوی	(۱۲)	پیش	پیشین

سوال ۳ـ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

(۱) کودک	(۴) بچہ
(۲) فرزند	(۵) گاؤ
(۳) دوست	۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سوال ۴ـ (۱) اسم ظرف مکان۔ مہمان خانہ۔ اُطاق۔ جا۔ خانہ۔ مسجد۔

(۲) اسم ظرف زمان۔ ساعت۔ شب۔ صُبح۔

سوال ۵ـ

نمبر شمار	واحد	جمع	نمبر شمار	واحد	جمع
(۱)	اثر	آثار	(۶)	شے	اشیار
(۲)	جسم	اجسام	(۷)	خلق	خلائق
(۳)	ثمر	اثمار	(۸)	عدد	اعداد
(۴)	حُر	احرار	(۹)	غلط	اغلاط
(۵)	خُلق	اخلاق	(۱۰)	وَلد	اولاد

سوال ۶ـ ضمیر کی تین حالتیں ہیں۔

(۱) ضمیر فاعلی مثلاً او۔ ایشاں۔ تو۔ شما۔ من۔ ما

(۲) ضمیر مفعولی " اورا۔ ایشاں را۔ ترا۔ شمارا۔ مرا۔ مارا۔

(۳) ضمیر اضافی " ازو۔ ازایشاں۔ ازتو۔ ازشما۔ ازمن۔ ازما۔

سوال ۷ـ فعل مثبت و فعل منفی۔

(۱) فعل مثبت۔ جس فعل میں کام کا ہونا پایا جائے۔ اُس کو فعل مثبت کہتے ہیں۔ مثلاً (۱) محمود کتاب خواند (۲) مدن سیب آورد۔

(۲) فعل منفی۔ جس فعل میں کام کا نہ ہونا پایا جائے۔ اُس کو فعل منفی

کہتے ہیں۔ مثلاً (۱) محمود کتاب نخواند (۲) مدن سیب نیاورد۔

سوال ۸:

نمبر شمار	مصادر	مضارع	نمبر شمار	مصادر	مضارع
(۱)	آمدن	آید	(۶)	جُستن	جوید
(۲)	اُفتادن	اُفتد	(۷)	خواستن	خواہد
(۳)	بافتن	بافد	(۸)	دادن	دہد
(۴)	بُریدن	بُرّد	(۹)	شدن	شود
(۵)	بُردن	بُرد	(۱۰)	یافتن	یابد

سوال ۹: فارسی میں ترجمہ:۔

(ا) موش شیر را در دہان اجل (دم مرگ) دیدہ۔ با دندان تیز خودش ریسمان ہائے دام بُرید۔ و شیر را آزاد کرد۔ شیر خیلے خجالت کشید و موش را گفت من آں روز یاد دارم۔ وقتیکہ شما بمن گفتہ بودید۔ کہ اگر شما جان مرا بخشید (ازجان من بگذرید) من ہم در مصیبت بہ کُمکِ شما خواہم رسید۔ من ایں شنیدہ خندیدہ بودم۔ و گفتہ بودم۔ کہ تو چہ قدرت داری۔ کہ بکمک من برسی؟ اما امروز من عبرت گرفتہ ام۔ کہ در دُنیا کسے را ہم نباید۔ کہ بر زور (توانائی) خویش تکبر کند۔

(ب) (۱) تقریباً دہ دقیقہ است۔ کہ من ذنی الباب مے کنم۔ (در مے زنم)

(۲) من شما را چہ ضرر رساندہ ام۔

(۳) او درد چشم دارد۔

(۴) زبان را نگہدار۔

(۵) او خود را در خطرِ عظیم انداختہ است۔

(۶) او روزانہ بدون ناغہ ورزش مے کُند۔

(۷) رہزنان در سفر رفیق راہ مرا لخت کردند۔

(۸) بگذار کہ من لباس را عوض کنم۔

(۹) ایام کتب واقعاً نعمت بزرگ ...

(۱۰) شعرا پیری را باشام مشابہت دادہ اند۔
(۱۱) از حرف ہا پش گول خرید۔
(۱۲) یک روپیہ باد مقروضم۔

حل پرچہ فارسی (الف)

نمبر ۱۱

سوال ۱۔ فعل معطوف۔ وہ الفاظ جو فعل کے معنی اور حروف عطف کا کام دیں۔ اور نیز دو جملوں کو آپس میں ملائیں۔ ایسے الفاظ فعل معطوف کہلاتے ہیں۔ مثلاً (۱) من نان خوردہ مے آیم (۲) نامۂ دوست خواندہ جیسے خوشحال شد۔ ان مذکورہ جملوں میں "خوردہ" اور "خواندہ" فعل معطوف ہیں۔

فعل معاون۔ ایسے افعال جو دوسرے فعلوں کے ساتھ معاون یا تائید کے طور پر آتے ہیں۔ مثلاً "مے توانم بردم (۲) باید بگویم (۳) حمید ناخوش است۔ اِن اُوپر کی مثالوں میں "مے توانم" "باید" اور "است" فعل معاون ہیں۔

سوال ۲۔ (۱) برائے حفظِ صحت خواب لازم است۔
(۲) برائے ملاقات من عبدالرؤف آمدہ بود۔ اما من خانہ نبودم۔
(۳) از مرگ گریز ممکن نیست۔
(۴) آزمودہ را آزمائیدن جہل است۔
(۵) پس از نشست شوہر امین را در یک کردم

سوال ۳: اسم فاعل بنانے کے قاعدے:۔

(الف) اسمار کے آخر مندرجہ ذیل "لاحقے" بڑھائے جاتے ہیں۔

(۱) "ندہ" مثلاً پرندہ - آیندہ۔

(۲) "بان" " گلہ بان - تختہ بان۔

(۳) "چی" " مشعلچی - قاطرچی۔

(۴) "دار" " تاجدار - قلعہ دار۔

(۵) "گار" " پروردگار - گنہگار۔

(۶) "گر" " آہنگر - زرگر۔

(۷) "ور" " شناور - تاجور۔

(۸) "ناک" " دردناک۔

(۹) "مند" " دانشمند۔

(۱۰) "ی" " جوہری۔

(۱۱) "ئی" " حلوائی۔

(ب) اسم اور امر کے ملنے سے مثلاً دلکش - بندہ نواز - گیتی نما۔

(ج) امر حاضر کے بعد "الف" یا "ان" بڑھایا جاتا ہے۔ مثلاً دانا - بینا - خواہاں

(د) امر حاضر اسم فاعل کے معنوں میں آتا ہے۔ مثلاً دزد۔

(ہ) ماضی مطلق کے بعد "ار" لگانے سے مثلاً خریدار۔

(س) دو اسموں کی ترکیب سے مثلاً یوسف جمال۔

سوال ۴: (۱) دکتوراں در معالجش پرداختند - اما سودے نہ بخشید۔

(۲) وزیر ایں سخن شنید خشمگیں شد۔

(۳) ہر کہ و مہ را باید کہ تکلیف خود شناسد۔

سوال ۵: الفاظ کے ایسے مجموعہ کو جس سے سننے والے کو پورا مطلب سمجھ میں آجائے ... کہتے ہیں مثلاً "جعفر شیر خورد

چمن خانہ رفت۔

(۲) الفاظ کے ایسے مجموعہ کو جس سے سننے والے کو پورا مطلب سمجھ میں نہ آئے۔ مرکبِ ناقص (مرکبِ غیر مفید) کہتے ہیں۔ مثلاً قلمِ اصغر۔ ایں اطاق اسپِ سیاہ۔

سوال ۶ (۱) موئے سر۔ (۲) کتابِ احمد (۳) دانۂ گندم۔ (۴) رفیقۂ دوست (۵) عصاءِ پیری (۶) قوتِ بازو۔

سوال ۷ مرکب اضافی کے اجزا مضاف اور مضاف الیہ ہیں۔ مثلاً نامِ خدا۔ پائے اسپ۔

(۲) مرکب توصیفی کے اجزا صفت اور موصوف ہیں۔ مثلاً نانِ گرم۔ سیبِ ترش۔

سوال ۸ ترکیب نحوی:-

نثر۔ خوش الحان طائرے در بوستانے طرح آشیانے بشاخے ریخت۔

ریخت . . . . فعل		جملہ فعلیہ بنا
خوش الحان . . . . صفت	فاعل	
طائرے . . . . موصوف		
طرح آشیانے . . . . مرکب اضافی ہوکر مفعول		
در . . . . حرف جار	متعلق فعل	
بوستانے . . . . مجرور		
بشاخے . . . . جار مجرور ہوکر متعلق فعل ثانی		

سوال ۹ فارسی میں ترجمہ:-

(الف) یک دفعہ شخصے دردِ شکم داشت۔ پیش طبیب رفت۔ و ناخوشی خود گفت۔ طبیب سبب پرسید۔ او گفت۔ من نان سوختہ خوردہ ام۔ طبیب نوکر خودش را امر داد۔ کہ چشمان آں شخص را سرمہ بکشد۔ مریض ایں شنید۔ بہ غضب آمد و گفت۔ اے طبیب! من کہ از دردِ شکم بے میرم۔

وشما معالجۂ چشم تجویز مے کنید۔ طبیب گفت۔ اوّل معالجۂ چشمہائے تجویز مے کنید برائے۔

اینکہ شما نانِ سوختہ۔ توانید وید۔ و آئندہ پرہیز کنید۔

(ب) (۱) مادر بچہ را شیر مے خوراند۔

(۲) اینجا قلیان یا سیگارت کشیدن ممنوع است۔

(۳) اتوموبیل با درخت تصادم کرد۔ (بہم خورد)۔

(۴) خاطر جمع باش۔ ہرچہ من مے توانم۔ کہ برائے تان بکنم۔ خواہم کرد۔

(۵) دیشب باران سنگیں (شپ شپ) بارید۔

(۶) نمے تواند کہ او راز را پنہاں دارد۔

(۷) ابر مے غرد۔ و برق مے درخشد۔

(۸) ایں کلاہ اندازہ سر شما نیست۔

(۹) بر شبیر باز تہمت دزدی مے زنند۔

(۱۰) آں گدا از یک چشم کور و از یک پا لنگ است۔

(۱۱) نرم نرم مے بارد۔

حل پرچہ فارسی (الف)

نمبر ۱۲

سوال ۱ مبیّن اور عطف بیان۔

(الف) جب ایک شخص کے دو نام کلام میں اس طرح استعمال کئے جاتے ہیں۔ کہ وہ دوسرا نام پہلے نام کی وضاحت کرتا ہے۔ تو وضاحت کرنے والے اسم

کو "عطف بیان" کہتے ہیں۔ اور جس اسم کی وضاحت کی جاتی ہے۔ اس کو مبیّن کہتے ہیں۔ مثلاً جارج ششم شہنشاہِ ہند تقریباً سی سالہ است۔ اس جملہ میں جارج ششم مبیّن ہے۔ اور شہنشاہِ عطف بیان ہے۔

(ب) مُسند الیہ اور مُسند:۔

جس کی بابت کچھ کہا جاتا ہے۔ اُسے مُسند الیہ کہتے ہیں۔ اور جو کچھ کسی کی بابت کہا جاتا ہے اُسے مُسند کہتے ہیں۔ مثلاً (۱) سلیم نامہ نوشت (۲) نذیر عاقل است۔

ان ہردو مثالوں میں "سلیم" اور نذیر مُسند الیہ ہیں۔ "نوشت" اور عاقل" مُسند ہیں۔

سوال ۲:۔ مفعول کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) مفعول بہٖ:۔ من اکبر را شناختم۔ یہاں اکبر مفعول بہٖ ہے۔

(۲) مفعول فیہ:۔ نذیر در ماہ ذوالحجہ شالکوٹ رفتہ بود۔ یہاں ماہِ ذوالحجہ" مفعول ظرف زمان ہے۔ اور شالکوٹ مفعول فیہ ظرف مکان۔

(۳) مفعول لہٗ:۔ من برائے یادگرفتن کار تفنگ سازی در المان رفتم۔ اس جملہ میں برائے یادگرفتن کار تفنگ سازی" مفعول لہٗ ہے۔

(۴) مفعول معہٗ:۔ اگر مفعول بہٖ کے بعد کوئی اور اسم آئے۔ اور اُس کے ساتھ حرف "با" ہو۔ تو اُسے مفعول معہٗ کہتے ہیں۔ حمید بامن آمد۔ یہاں بامن اسم مفعول معہٗ ہے۔

(۵) مفعول مطلق۔ وہ مصدر یا حاصل مصدر ہے۔ جو بطور مفعول فعل کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن دراصل اس پر کوئی فعل واقع نہیں ہوتا۔ بلکہ اس میں فعل کی ہیئت یا تشبیہ پائی جاتی ہے۔ مثلاً (۱) ستم گر طپیدن نیم کشتہ مے طپید (۲) علی احمد جان مرگ شجاعاں مرد۔ (۳) او خواب خرگوش خوابید۔ اِن جملوں میں طپیدن۔ مرگ اور خواب مفعول مطلق ہیں۔

سوال ۳:۔ متعلقات فعل۔ وہ الفاظ جو فعل یا صفت کے ساتھ آتے ہیں۔ اور یہ

حسب ذیل ہیں۔

(۱) ظرف مکان مثلاً ہرجا۔ دُور۔ نزدیک۔ چپ۔ راست۔

(۲) ظرف زمان " امروز۔ اکنوں۔ ناگاہ۔

(۳) صفتی " سالانہ۔ تیز۔ پواش۔

(۴) عددی و مقداری مثلاً اوّل۔ خیلے۔ بسیار۔ بکثرت۔

(۵) جار مجرور مثلاً درمدرسہ۔ باکارد۔

سوال ۴ مرکب اضافی اور مرکب توصیفی میں فرق۔

ظاہری صُورت کی رُو سے دونو مرکب، توصیفی اور مرکب اضافی یکساں ہوتے ہیں۔ لیکن معانی میں تفاوت ہوتا ہے۔ مرکب اضافی کے اُردو ترجمہ میں کا۔ کے کی حروف میں سے کوئی نہ کوئی حرف ہوگا۔ مگر مرکب توصیفی کے ترجمہ میں یہ بات نہیں۔ دُوسرے مُرکب اضافی کا دوسرا جزو صفت نہیں ہوتا۔ مگر مرکب توصیفی کا دُوسرا جزو صفت ہوتا ہے؛

سوال ۵ (۱) ایں اسب بچہ قیمت خریدہٌ؟

(۲) آں طِفل تُرا چہ گفتہ بُود؟

(۳) ایں ہماں شخص است۔ کہ اورا دیروز در نیا تردیدم۔

(۴) محمود از احمد نیکوتر است؛

سوال ۶

نمبر شمار	لاحقے	اسم ظرف	نمبر شمار	لاحقے	اسم ظرف
(۱)	لاخ	سنگلاخ	(۴)	کدہ	میکدہ
(۲)	دان	قلمدان	(۵)	زار	مرغزار
(۳)	گاہ	آرامگاہ	(۶)	ستان	بوستان۔ افغانستان

سوال ۷ مصادر جو لازم اور متعدی دونوں معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

مثلاً آموختن۔ (۲) ریختن۔ (۳) سوختن۔ (۴) شکستن

سوال ۸	فعل مستقبل مجہول صیغہ واحد غائب	ماضی مطلق معروف صیغہ جمع حاضر	فعل مضارع مجہول صیغہ واحد متکلم
	گفتہ خواہد شد	گفتید	گفتہ شوم

سوال ۹۔ فارسی میں ترجمہ:-

(الف) زاغے از جائے پارۂ نان ربودہ پرید۔ و بالائے شاخۂ درخت نشست۔ ناگاہ روباہے آنجا آمد۔ و در منقار زاغ پارۂ نان دید۔ آب از دہنش چکید۔ باخود گفت۔ اگر ایں پارہ من یابم۔ چہ خوب باشد۔ ایں اندیشیدہ روباہ در زیر درخت نشست۔ و زاغ را خطاب کردہ گفت۔ من ہیچ مرغ قشنگ تر از شما در ہمہ دنیا ندیدم۔ اما تابہ حال لحن شما را نہ شنیدم۔ آیا شما مے توانید۔ کہ سرود بخوانید؟ زاغ از حرف ہائے روباہ گول خورد۔ و منقار کشودہ با آواز بلند قار قار کردن گرفت۔ پارۂ نان بر زمین فرو افتاد روباہ فوراً برداشتہ فرو خورد۔ و خنداں رفت۔ آواز خندیدن شنیدہ زاغ دانست کہ من در تملق آمدہ۔ پارۂ نان از دست دادم۔

(ب) (۱) ایں کتاب بہ نیم پول ہم نمے ارزد۔

(۲) حرف من بدش مے آید۔

(۳) کتاب فارسی تابہ کجا خواندہ ای؟

(۴) ایں چنداں کار بزرگ نیست۔

(۵) قدرے باشید۔ کجا مے روید۔ من ہمراہ شما مے روم۔

(۶) من پالش گرفتہ او را خوابا ندم۔

(۷) نوکر ہائے خود را توبیخ و غدغن نمود۔ کہ بعد ازیں با واردین ایں نوع رفتار نکنند۔

(۸) آتش بازی بموقع عروسی در کردہ مے شود۔

(۹) تجویزے بخاطرم رسید (یا۔ تجویزے در خاطر من خطور کرد)

(۱۰) ہمہ دندانش سالم است۔

حل پرچہ فارسی (الف)

نمبر ۱۳

سوال ۱۔ بدل و مبدل منہ۔

جب کلام میں دو کلمے ایک ہی شخص کے لئے بولے جائیں۔ جو پہلے کلمہ کی توضیح کرتا ہو۔ اور مقصود بالذات ہے۔ اُسے "بدل" کہتے ہیں۔ اور پہلا کلمہ جس کی وضاحت کی گئی ہے۔ اُسے "مبدل منہ" کہتے ہیں۔ مثلاً (۱) محمود برادر شما رفتہ است۔ (۲) خادم حسین نوکر کریم امروز از بازار شیر نیاورد۔ ان مذکور بالا امثلہ میں "محمود اور خادم حسین" "مبدل منہ" ہیں۔ اور برادر شما و نوکر کریم "بدل" ہیں۔

(۲) تاکید و مؤکد:۔

جو الفاظ دیگر الفاظ پر زور دینے کے لئے بولے جاتے ہیں۔ انہیں "تاکید" کہتے ہیں اور جن الفاظ پر زور دیا جاتا ہے۔ انہیں مؤکد کہتے ہیں۔ مثلاً (۱) من خود دزد را دیدم (۲) رحیم و کریم ہر دو برائے دیدن اسب دوانی رفتند۔ ان جملوں میں "خود" اور ہر تاکید ہیں۔ اور "من" "دو" مؤکد ہیں۔

حال و ذوالحال:۔

جو الفاظ کسی چیز کی حالت ظاہر کریں۔ انہیں حال کہتے ہیں۔ اور جن کی حالت ظاہر کی جائے۔ انہیں ذوالحال کہتے ہیں۔ مثلاً روباہ افتان و خیزان مے رفت (۲) من طفل را دیدم خنداں۔

ان جملوں میں افتان۔ وخیزان۔ خنداں "حال" ہیں اور روباہ و طفیل ذوالحال

سوال ۲۔ جملہ اسمیہ و جملہ فعلیہ میں فرق

جس جملے میں مسند الیہ اسم ہو۔ اور مسند فعل۔ اُس کو جملہ فعلیہ کہتے ہیں۔ اور جس جملے میں مسند الیہ اور مسند دونوں اسم ہوں۔ اُسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ مثلاً :-

(ا) جملہ فعلیہ (۱) اکرم نشست۔

(ب) جملہ اسمیہ (۱) نذیر زیرک است۔

پہلے جملہ میں اکرم (اسم) مسند الیہ ہے اور نشست (فعل) مسند اور دوسرے جملے میں نذیر (اسم) اور زیرک (اسم) مسند ہے۔

سوال ۳

نمبر شمار	الفاظ	معنی	نمبر شمار	الفاظ	معنی
(۱)	آمد و رفت	برائے عطف	(۴)	ہنارو	برائے نسبت
(۲)	پسرو	برائے تصغیر	(۵)	افتاد	برائے اشباع
(۳)	ولیکن	زائد	..	..	..

سوال ۴ متضاد یا متقابل الفاظ۔

(۱)	آئندہ	گذشتہ	(۶)	شیریں	تلخ
(۲)	ہجو	ثنا	(۷)	علم	جہل
(۳)	سکون	حرکت	(۸)	عرض	طول
(۴)	خشک	تر	(۹)	کفر	ایمان
(۵)	خیر	شر	(۱۰)	مفرد	مرکب

سوال ۵ ترکیب نحوی۔

نثر:- بناہائے آباد زباراں و از تابشِ آفتاب خراب گردد۔

گردد . . . . فعل ناقص

بناہائے آباد . . . . . مرکب توصیفی ہو کر مبتدا

خراب . . . . خبر

باراں . . . . جار

باران . . . . . . معطوف علیہ
و . . . . حرف عطف
از . . . . جار
تابش آفتاب . . مرکب اضافی ہو کر مجرور — معطوف
مرکب عطفی ہو کر مجرور — متعلق خبر — جملہ اسمیہ بنا

سوال ۶: فعل لازم کی شناخت یہ ہے۔ کہ اُس کے ماضی مطلق کے اُردو ترجمے میں فاعل کے ساتھ "نے" نہیں آتا۔ مثلاً (۱) زاغ پرید (۲) احمد آمد۔
اور فعل متعدی کی پہچان یہ ہے۔ کہ فعل لازم کے برعکس فعل متعدی کے اُردو ترجمے میں فاعل کے ساتھ "نے" آتا ہے۔ مثلاً اقبال نان خورد۔

سوال ۷: فعل ماضی کی چھ قسمیں ہیں۔

مثال

نام ماضی	صیغہ واحد غائب
(۱) ماضی مطلق	آمد
(۲) " قریب	آمدہ است
(۳) " بعید	آمدہ بُود
(۴) " استمراری	مے آمد
(۵) " تشکیکیہ یا اِحتمالی	آمدہ باشد
(۶) " شرطی یا تمنائی	آمدے

سوال ۸:

نمبر شمار	واحد	جمع	نمبر شمار	واحد	جمع
(۱)	حضرت	حضرات	(۶)	قطرہ	قطرات
(۲)	مراسلہ	مراسلات	(۷)	دانا	دانایان
(۳)	کمال	کمالات	(۸)	قصبہ	قصبات
(۴)	آفت	آفات	(۹)	بندہ	بندگان
(۵)	آئندہ	آئندگان	(۱۰)	حبیب	احباب

سوال ۹ء فارسی میں ترجمہ:-

(ا) پس از اندک مدتے مغنیؔ از منعمے انعام خواست - او بریش خود دست کشیدہ گفت - رسم ما ایں است - کہ چوں کسے را انعام مے دہیم - بر ریش دست کشیدہ مے بینیم - چندے آنکہ موہائے بدست بیاید - برابر آنہا پول ہا مے دہیم - ببینید - در قسمت شما چیزے نیست - ازیں رو یکے مُوہم نیامد - مغنی گفت - انیک! ایں ہم طریق است - عدل کہ ایں است - کہ ریش شما باشد - و دست من - باز ببینید - کہ بخت چہ طور با من یاوری مے کند - منعم ایں شنیدہ قاہ قاہ خندیدہ - بسیار انعام دادہ او را مرخص نمود:

(ب) (۱) دیر مے شود - قدرے قدم ہائے خود بردارید -

(۲) برائے من ایں کاغذ بخواں -

(۳) او مسموعات را باور مے کنند -

(۴) جریان برق را انفصال بدہ -

(۵) شما چرا بر زمین دراز کشیدہ اید؟

(۶) پُستِ خارجہ روزِ آدینہ خارج مے شود -

(۷) برائے من ہشت آنہ را شیرینی بیار -

(۸) پائَش ورم کردہ است -

(۹) مونٹ ایورسٹ بلندترین قلہ ہائے کوہ ہمالیہ است -

(۱۰) برائے خشک کردن لباس را در آفتاب بگذارید -

(۱۱) ایرانیہا عیدِ نوروز را در اوّل ماہِ حمل نگاہ مے دارند -

حل پرچہ فارسی (الف)

نمبر ۱۴

سوال ۱ (الف) اعداد ترتیبی - مثلاً دوم - سوم - چہارم نخستین - اولین -

(ب) اعداد کسری - " سہ یک - پنج ہفت یک - چہار وسہ از ہشت -

(ج) اعدادِ ضعفی - " چہار چند دو برابر - سہ تا -

سوال ۲ اسم عدد (اعداد ذاتی) وہ ہے جس سے کسی چیز کی تعداد ظاہر ہو - مثلاً -
دو - سہ - چہار -

صفت عددی (اعداد ترتیبی) جس سے کسی چیز کا درجہ یا نمبر معلوم ہو - مثلاً
ہفتم - ہشتم -

سوال ۳ نمبر شمار | فعل کی اقسام | مثال | صیغہ

نمبر شمار	فعل کی اقسام	مثال	صیغہ
(۱)	ماضی	رفت	واحد غائب
(۲)	مضارع	روند	"
(۳)	حال	مے رود	"
(۴)	مستقبل	خواہد رفت	"
(۵)	امر	برو	واحد حاضر
(۶)	نہی	نرو - (مرو)	"

سوال ۴

نمبر شمار	مصدر	حاصل مصدر	نمبر شمار	مصدر	حاصل مصدر
(۱)	آمیختن	آمیزش	(۴)	ترسیدن	ترس
(۲)	بریدن	برش	(۵)	جستن	جستجو
(۳)	پریدن	پرواز	(۶)	چکیدن	چکش

نمبر شمار	مصدر	حاصل مصدر	نمبر شمار	مصدر	حاصل مصدر
(۷)	خواستن	خواہش	(۱۰)	شنیدن	شنوائی
(۸)	دویدن	تگ ودو	(۱۱)	کاویدن	کاوش
(۹)	ستودن	ستایش	(۱۲)	گرفتن	گرفت

سوال ۵

نمبر شمار	مرکبات	نام مرکبات
(۱)	جاہ وجلال	مرکب عطفی
(۲)	کتاب مکند لال	مرکب اضافی
(۳)	انار ترش	مرکب توصیفی
(۴)	مے کدہ	مرکب ظرفی
(۵)	چہار فیل	مرکب عددی
(۶)	امرتسر	مرکب امتزاجی

سوال ۶ (۱) حالا چہ باید کرد۔

(۲) محال است کہ ہنرمنداں بمیرند۔ و بے ہنراں جائے ایشاں گیرند۔

(۳) یکے از ملوکِ خراساں سلطان محمود را بخواب دید۔

سوال ۷

نمبر شمار	واحد	جمع	نمبر شمار	واحد	جمع
(۱)	مُلک	ممالک	(۵)	حُکم	احکام
(۲)	مِلک	اِملاک	(۶)	حکیم	حکما
(۳)	مَلِک (بادشاہ)	مُلوک	(۷)	حاکم	حکام
(۴)	مَلَک (فرشتہ)	ملائک	—	..	..

سوال ۸

نمبر شمار	مرکبات	اضافت کی قسم
(۱)	خرِ احمد	اضافت تملیکی
(۲)	درختِ سیب	اضافت توضیحی
(۳)	خاتمِ طلا	اضافت بیانی

نمبر شمار	مرکبات	اضافت کی قسم
(۴)	گنج قاروں	اضافت تخصیصی
(۵)	رستم زال	اضافت ابنی
(۶)	تیر نگاہ	اضافت تشبیہی
(۷)	مرغ وہم	اضافت استعارہ
(۸)	مدرسۂ ما	اضافت بہ ادنےٰ ملابست
(۹)	ہوائے گلشن	اضافت ظرفی
(۱۰)	قافلہ سالار	اضافتِ مقلوب

سوال ۹ء

نمبر شمار	مصدر	اسم فاعل	حاصل مصدر
(۱)	کردن	کنندہ	کردار
(۲)	آفریدن	آفرینندہ	آفرینش
(۳)	رفتن	روند	روش ۔ رفتار
(۴)	بخشیدن	بخشندہ	بخشش
(۵)	جستن	جویندہ	جستجو
(۶)	پریدن	پرندہ	پرواز

سوال ۱۰ء فارسی میں ترجمہ ۔

(۱) پارسائے پہلوانے را دید ۔ کہ از غضب دہنش کف مے کند ۔ او از مردمان پرسید ۔ کہ ایں را چہ شدہ ؟ گفتند ۔ کہ فلاں شخص او را دشنام دادہ است ۔ ایں شنیدہ پارسا گفت ۔ ایں سفیہ بار سنگین مے بردارد ۔ لاکن نے تواند ۔ کہ متحمل چیزے جزئی شود ۔ ہر کہ مغلوب نفس خویش باشد ۔ او را دعوےٰ جوانمردی شایاں نیست ۔

(ب) سلام علیکم ۔ وعلیکم السلام ۔ احوال شما خوب است ۔ برحمت شما خوب استند؟ ہر خوب [illegible] شکر خدا ۔ دعائے جان شما [illegible] دیروز من

منتظر بودم شما تشریف نیاوردید۔ خیلے متاسفم۔ فرصت نیافتم۔ ازیں سبب که دیروز بسیار برف بارید و بارندگی هم شد۔ ببخشید۔ (عذرے خواهم) نتوانستم که شرفیاب شوم۔ علاوه بریں خانه ام خیلے دور است۔

(ج) (۱) آیا شما پیاده مے خواهید۔ بروید یا سواره ؟

(۲) دریں قدر سے تیز قاطی کنید۔

(۳) کالسکچی را بگو۔ که پیش کالسکه اسپ بربندد۔

(۴) سیرے انگور بچند مے دهید ؟

(۵) شما دو برابر من کتاب دارید۔

(۶) بکدام چیز میل دارید ؟

(۷) جریان برق را قطع کنید۔

(۸) شما چرا صحبت مرا قطع کنید ؟

(۹) در مشکل عجیب گیر آمده ام (عجیب بد گیر آمده ام)

(۱۰) ایں سبو گر نشکند۔ امروز فردا بشکند۔

حل پرچه فارسی (الف)

نمبر ۱۵

سوال ۱ ضمیر متصل و ضمیر منفصل۔

(الف) ضمیر متصل وہ ضمیر ہے۔ جو دوسرے الفاظ سے ملی ہوئی ہو۔ مثلاً قلمش دواتت۔ دلم میں ش۔ ت اور م ساتھ ملی ہوئی ہیں۔

اور ضمیر منفصل وہ ضمیر ہے۔ جو دوسرے الفاظ سے علیحدہ ملی ہوئی ہو مثلاً

قلم او ۔ دوات تو ۔ دل من میں او ۔ تو اور من علیحدہ ہیں۔

(ب) ضمیر مستتر و ضمیر بارز۔

ضمیر مستتر جس ضمیر کی علامت پوشیدہ ہو۔ لیکن اُس کے معنی سمجھے جایئں۔ اُسے ضمیر مستتر کہتے ہیں۔ مثلاً موہن آمد و نان خورد۔ میں آمد کا فاعل موہن ہے لیکن خورد میں پوشیدہ ہے۔ اور وہ ضمیر "او" ہے۔ جو موہن کی جگہ استعمال ہوئی ہے

ضمیر بارز جس ضمیر کی علامت ظاہر ہو۔ اُسے ضمیر بارز کہتے ہیں۔ مثلاً او آمد۔ شما رفتید۔ میں "او" اور "شما" ضمیر بارز ہے۔

سوال ۲ زیر کو اصطلاح میں کسرہ فتح کو زبر اور ضمہ کو پیش کہتے ہیں۔ مثلاً خر۔ دل۔ بت۔

جزم کسی حرف پر حرکت کے نہ ہونے کو جزم کہتے ہیں۔ جزم کی شکل "ہ" ہے مثلاً (رب)

شد۔ کسی حرف کو مشدد یعنی دو دفعہ پڑھنا۔ شد یا شدید کہلاتا ہے۔ مثلاً بچہ میں "ج" مشدد ہے۔

تنوین :۔ جس عربی لفظ کے حرف پر دو زبر (ً) دو زیر (ٍ) یا دو پیش (ٌ) آتے ہیں۔ اور نون کی آواز دیتے ہیں۔ اُس کو تنوین کہتے ہیں۔ مثلاً نسل (نسلین)، ذعنۃً (دو ذعن)

سوال ۳ اسم فاعل اور صفت مشبہ

اسم فاعل میں فعل ایک عارضی وصف ہے۔ دایمی نہیں ہے۔ برعکس اس کے صفت مشبہ میں وہ صفت ذاتی ہے۔ مثلاً عالم اسم فاعل ہے۔ اور علیم صفت مشبہ۔

نفی اور نہی :۔

نفی :۔ جس میں کام کا نہ ہونا پایا جائے۔ مثلاً (۱) من آنجا نرفتم۔ (۲) او نان نخورد۔

نہی :۔ جس میں کسی کام کے نہ کرنے سے منع کیا جائے۔ مثلاً مخور۔ مرو۔

سوال ۴ (الف) (۱) مرغک میں "ک" تصغیر کا ہے۔

(۲) مردک " " تحقیر کا ہے۔

(۳) خرچسترک " " پیار کا ہے۔

(۴) طفلک میں "ک" رحم کا ہے۔

(ب) لازم سے متعدی بنانے کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ لازم کے فعلِ امر صیغہ واحد حاضر کے بعد انیدن یا اندن بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً

نمبر شمار	مصدر لازم	مصدر متعدی
(۱)	دویدن	دواندن۔ دوانیدن۔
(۲)	چسپیدن	چسپاندن۔ چسپانیدن۔
(۳)	نشستن	نشاندن۔ نشانیدن۔
(۴)	نوشیدن	نوشاندن۔ نوشانیدن۔
(۵)	سوختن	سوزاندن۔ سوزانیدن

سوال ۵ء

نمبر شمار	الفاظ	گرائمر کی رُو سے
(۱)	کاروانسرائے	اسم ظرف مکان
(۲)	دریچہ	اسم تصغیر
(۳)	رفتار	حاصل مصدر
(۴)	مخند	نہی
(۵)	آنچہ	اسم موصول
(۶)	صریر	اسم صوت
(۷)	جماعت	اسم جمع
(۸)	صبح	ظرف زمان
(۹)	کردن	مصدر
(۱۰)	مے رفت	ماضی استمراری
(۱۱)	خریدہ باشد	ماضی تشکیہ
(۱۲)	خرمگس	اسم مکبر
	[illegible]	اسم آلہ

سوال ۶ اسمائے مشتق یہ ہیں:۔

(۱) اسم فاعل مثلاً کنندہ ۔ آفرینندہ ۔

(۲) اسم مفعول " کردہ ۔ آفریدہ ۔ آزمودہ ۔

(۳) حاصل مصدر " کردار ۔ آفرینش ۔

(۴) اسم حالیہ " کناں ۔ خیزاں ۔

(۵) اسم آلہ " کوبہ ۔ تابہ ۔

(۶) اسم ظرف " بتکدہ ۔ کاروانسرائے ۔

سوال ۷ عربی کے اوزان ۔

(۱) فاعِل ۔ تاجر ۔ ساحر ۔ غالب ۔

(۲) مُفعِل ۔ محسن ۔ مُخبر ۔ مُرشد ۔

(۳) مُفاعِل ۔ مبارز ۔ مجاہد ۔ مخالف ۔

(۴) مُنفعِل ۔ منحرف ۔ منہمک ۔ منقسم ۔

سوال ۸ (ا)

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
مُراۃ	مُرایا	عقیدہ	عقاید	ہمت	ہمم
اکبر	اکابر	مدرسہ	مدارس	صید	مصاید
دلیل	دلائل	شعاع	اشعہ	..	..

(ب)

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
حاجت	حوائج	دعوے	ادعیہ	لذت	لذائذ
سانحہ	سوانح	محنت	محن	رسول	رسل
قبیلہ	قبائل	معرکہ	معارک	مزاج	امزجہ

سوال ۹ فارسی میں ترجمہ :۔

(ا) ایں گل فروش دخترے بود نوجوان ۔ از صورت ، شکل و دل ہمگی مے داشت اما مادرزاد کور بود ۔ وطنش یونان بود ۔ و در اطالیا بطور کنیز بدست آقائے

ظالم فروختہ شدہ بُود۔ آقا این خدمت گفتہ بُود کہ صبح شام در بازار مخصوص شہر گل ہا بفروشند۔ واز فروش گل ہا ہرچہ دخل باشد بہ آقا بدہد۔ این دختر روزانہ از باغہا گل ہا چیدہ مے آورد۔ ودر سبد بترتیب گذاشتہ بباز ار ایستادہ مے شد سبد شتے سبد آویزاں کردہ۔ دوتارہ مے زد۔ و سرود خواندہ گل ہا مے فروخت اغلب اوقات امیرزادگان۔ امیرزادیاں و جوانان رعنائے شہر در اثنائے راہ رفتن۔ برائے شنیدن سرودش مے ایستادند۔ از مشاہدہ آں ہمہ را بحالش رحم مے آمد۔ (ہمہ را رقتی دست مے داد) وایشاں گل ہا مے خریدند۔

(ب) شخصے باالاغ ہائے خود از کوچہ گذشت۔ پوست ہائے انبہ افتادہ بُود الاغ بُو کشیدہ (بوئیدہ) آنہا را گذاشت۔ حکیم گفت۔ بہ بینید۔ انبہ این طور چیز لیست۔ کہ الاغ ہم نمے خورد۔ مرزا گفت۔ بے شک الاغ نمے خورد۔

(ج) (۱) او در رودجست و جان خود را درخطر انداختہ بچّہ را از غرق شدن نجات داد۔

(۲) فیل را دیدہ اسب ترسید (رمید) و دیوانہ وار گریخت۔

(۳) صبح آسمان باز بُود۔ حالا ناگہاں آسمان ابردار شد و باران شب شپ باریدن گرفت۔

(۴) باعث بشوید۔ (دوا وارید) کہ در شہر جابہ نبرند۔ کہ فردا شام در تالارِ مدرسہ عالی جلسہ منعقد خواہد شد۔

(۵) آں بیچارہ از نومیدی دست ہا مالیدن گرفت۔ اما اکنوں روغنِ ریختہ جمع نمے شود۔

حل پرچہ فارسی (الف)

سنہ ۱۹۳۷ء

سوال ۱ء

نمبر شمار	واحد	جمع	نمبر شمار	واحد	جمع
(۱)	کتاب	کتب	(۱۰)	ملک	ملائک
(۲)	مدرسہ	مدارس	(۱۱)	خلیفہ	خلفا
(۳)	فرض	فرائض	(۱۲)	امیر	اُمراء
(۴)	صحیفہ	صحائف	(۱۳)	جامع	جوامع
(۵)	جسد	اجساد	(۱۴)	عسکر	عساکر
(۶)	نفس	نفوس۔انفاس	(۱۵)	سیف	سیوف
(۷)	تقریر	تقاریر	(۱۶)	قلب	قلوب
(۸)	یوم	ایام	(۱۷)	سلطان	سلاطین
(۹)	جانب	جوانب	(۱۸)	لسان	السنہ

سوال ۲ء نا تمام فقرات کی تکمیل۔

گویند روزے عیلے در صحرائے گذشت۔ ابلہے با ایشاں دوچار شد و سختی پرسید بہ نرمی و ملائمت جوابش باز دادند۔ آں شخص آغاز بدخوئی۔ و فرومایگی کرد۔ اما چندانکہ او نفرین مے کرد۔ ایشاں تحسین مے نمودند۔

سوال ۳ء اسم فاعل بنانے کے قاعدے اور امثلہ:۔

فعل امر حاضر صیغہ واحد مخاطب کے آخری حرف کو مکسور کرکے "ندہ" لگا دو۔ مثلاً خور سے خورندہ۔ کن سے کنندہ۔ بخش سے بخشندہ۔

اس قسم کو اسم فاعل سماعی کہتے ہیں۔

اسم سماعی بنانے کے قاعدے اور مثالیں :-

(ا) اسم اور امر کے ملنے سے مثلاً بندہ نواز - روح فرسا - نامہ نگار - کارساز -

(ب) امر حاضر کے بعد "الف" یا "ان" بڑھانے سے مثلاً دانا - بینا - گویا - خواہاں -

(ج) ماضی مطلق کے بعد "آر" لگانے سے مثلاً خریدار -

(د) کبھی امر حاضر ہی اسم فاعل کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے مثلاً دُزد

(ہ) اسماء کے آخر حسب ذیل لاحقے زیادہ کرتے ہیں۔

بان .. .. .. مثلاً .. .. .. شتربان

دار .. .. " .. .. تاجدار -

سار .. .. " .. .. شرمسار -

گر .. .. " .. .. آہنگر -

چی .. .. " .. .. تالسکچی -

گار .. .. " .. .. خدمتگار -

مند .. .. " .. .. دانشمند -

گیں .. .. " .. .. غمگین -

ور .. .. " .. .. تاجور -

ی .. .. " .. .. خونی -

ئی .. .. " .. .. حلوائی -

حاصل مصدر کے بنانے کے قاعدے :-

(۱) ماضی مطلق کے بعد "آر" لگانے سے حاصل مصدر بنتا ہے - مثلاً رفتار -

(۲) کبھی فعل ماضی مطلق ہی حاصل مصدر کے معنی دیتا ہے - مثلاً ساخت -

(۳) کبھی دو مختلف ماضیاں مل کر حاصل مصدر کے معنی دیتی ہیں - مثلاً خرید و فروخت -

(۴) کبھی امر حاضر کا آخری حرف مکسور کرکے "ش" لگاتے ہیں۔ مثلاً سوز سے سوزش۔

(۵) کبھی امر حاضر کے بعد ہ بڑھاتے ہیں۔ مثلاً لرز سے لرزہ۔

(۶) کبھی امر حاضر ہی حاصل مصدر کے معنی دیتا ہے۔ مثلاً سوز۔

(۷) کبھی امر حاضر کے بعد "اک" بڑھاتے ہیں۔ مثلاً پوش سے پوشاک۔

(۸) کبھی دو امر مل کر حاصل مصدر کے معنی دیتے ہیں۔ مثلاً سوز و ساز۔

(۹) کبھی ایک ہی مصدر کی ماضی اور امر مل کر مثلاً جُستن سے جُستجو۔

(۱۰) کبھی ایک ہی مصدر کا امر اور نہی ملنے سے بنتا ہے۔ مثلاً کش مکش۔

سوال ۴: گردان فعل مستقبل معروف از مصدر "رفتن"

فعل صیغے	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
فعل مستقبل معروف	خواہد رفت	خواہند رفت	خواہی رفت	خواہید رفت	خواہم رفت	خواہیم رفت

نوٹ: "رفتن" مصدر سے فعل مستقبل مجہول کی گردان نہیں بن سکتی۔ کیونکہ "رفتن" مصدر لازم ہے۔ اور مجہول فقط فعل متعدی سے بن سکتا ہے۔

(ب)

نمبر شمار	مصدر	مضارع	نمبر شمار	مصدر	مضارع
(۱)	کُشتن	کُشد	(۷)	جُستن	جوید
(۲)	گُفتن	گوید	(۸)	پُرسیدن	پُرسد
(۳)	شُستن	شوید	(۹)	ساختن	سازد
(۴)	شکستن	شکند	(۱۰)	پیوستن	پیوندد
(۵)	سوختن	سوزد	(۱۱)	دمیدن	دمد
(۶)	کشیدن	کشد	(۱۲)	رسیدن	رسد

سوال ۵: مفعول بہ کی تعریف:

مفعول بہ وہ مفعول ہے۔ جس پر فعل واقع ہو۔ مثلاً بشیر کتاب خواند۔

اس میں "کتاب" مفعول بہ ہے۔

(۱) اگر مفعول جاندار ہے۔ تو "را" ضرور آتا ہے۔ مثلاً من وزیر غارجہ را دیدم۔

(۲) اگر دو مفعول ایک ہی جملہ میں آئیں۔ تو مفعول اوّل کے ساتھ "را" ضرور آئے گا۔ مثلاً من موہن را کتاب دادم۔

(۳) کبھی محاورہ میں فعل لازم کے ساتھ مفعول آتا ہے۔ تو را بمعنی بائے اتصال آتا ہے۔ مثلاً بادشاہ را خشم آمد۔

سوال ۶ :- نثر شعر دوم :-

شاہ بداد و بلشکر زمین را بکر دار تابندہ ماہ بیار است۔

بیار است .. .. فعل

شاہ .. .. فاعل

زمین .. .. مفعول

را .. .. علامتِ مفعول

ب .. .. جار

داد .. .. معطوف علیہ

و .. .. حرفِ عطف

لشکر .. .. معطوف

(داد و لشکر: مرکب عطفی ہو کر مجرور؛ ب + مجرور: متعلق فعل)

ب .. .. جار

کردار .. .. مضاف

تابندہ ماہ .. مرکب توصیفی ہو کر مضاف الیہ

(کردار + تابندہ ماہ: مجرور؛ ب + مجرور: متعلق فعل ثانی)

(سب مل کر: جملہ فعلیہ بنا)

سوال ۷ :- مندرجہ ذیل الفاظ کے عربی اوزان

نمبر شمار	لفظ	وزن
(۱)	استشہاد	استفعال
(۲)	مشاہدہ	مفاعلہ

نمبر شمار	لفظ	وزن
(۳)	تقسیم	تفعیل
(۴)	ادراک	انفعال

سوال ۸ (الف) ابراہیم علیہ السلام تولد شدند در عہد نمرود۔ کہ پادشاہے بود ظالم وجابر۔ و از وجودِ خدائے برتر انکار مے کرد۔ دراں زماں بت پرستی خیلے رائج بود۔ چوں ابراہیم علیہ السلام انسانے بودند خدا پرست۔ ایں امر بدش آمد کہ مردماں از معبودِ حقیقی انحراف کردہ اشیائے سنگ را کہ بادستِ خود ساختہ بودند پرستش کنند۔ بنابریں در بت خانہ رفتہ۔ جملہ بت ہا را شکستند۔ چوں نمرود اطلاع ایں واقعہ یافت (چوں نمرود را ازیں حال آگاہی دادند)۔ بسیار غضبناک شد۔ امر فرمود (حکم کرد) کہ حضرت ابراہیم را در آتش اندازند۔ اما آں آتش بفضل خدا بگلزار مبدل گشت۔ وایشاں صحیح وسالم بیروں آمدند۔ مردماں ازیں واقعہ خیلے متعجب شدند۔

(ب) (۱) کاشکے من موش بودمے۔ و در سوراخہا دویدمے۔

(۲) مادر بچہ را در کنار گرفتہ نشستہ است۔ و پدر قلیان مے کشد۔

(۳) آیا خدا شمارا برائے ایں آفریدہ است۔ کہ زندگانی را در گناہ ہا بسر بردہ نامۂ اعمالِ خودتاں را سیاہ کنید۔

(۴) دریں امر ہیچ خوبی نیست۔ کہ شما روئے خود را بطرفِ مشرق کنید یا بطرف مغرب۔ بل نیکی دریں است۔ کہ شما با مردماں لطفاً رفتار نمائید۔

حل پرچہ فارسی (الف)

سنہ ۱۹۳۸ء

سوال ۱ ترکیب نحوی :-

(۱) نثر :- در ہر نفس ز چنگال عقابان شکاری صدگونہ خواری کشی -

کشی .. فعل
تو .. ضمیر فاعلی (محذوف)
خواری .. موصوف] مرکب توصیفی ہو کر مفعول
صدگونہ .. صفت]
در .. حرف جار]
ہر .. حرف تاکید] مجرور] متعلق فعل اول
نفس .. موکد]
ز .. حرف جار]
چنگال عقابان .. مرکب اضافی ہو کر موصوف] مرکب توصیفی ہو کر مجرور] متعلق فعل ثانی
شکاری .. صفت]
جملہ فعلیہ بنا

(ب) ترکیب نحوی :-

نثر :- درویش از ضعف حال بر تند روئے خداوند مال بنالید -

بنالید .. فعل
درویش .. فاعل
از .. حرف جار]
ضعف حال .. مرکب اضافی ہو کر مجرور] متعلق فعل اول

بر ... حرف جار خداوندِ مال .. مرکب اضافی ہوکر موصوف تندرستے .. صفت	مجرور	متعلق فعل ثانی	جملہ فعلیہ بنا

سوال ۲ (الف)

نمبر شمار	مذکر	نمبر شمار	مونث
(۱)	داماد	(۱)	عروس
(۲)	خروس	(۲)	ماکیان
(۳)	بندہ	(۳)	کنیز

(ب)

نمبر شمار	مونث	نمبر شمار	مذکر
(۱)	پری	(۱)	دیو
(۲)	زن	(۲)	مرد
(۳)	مادیان	(۳)	اسب

سوال ۳ عابدے را حکایت کنند۔ کہ شبے دہ من طعام خوردے وتا سحر در نماز ایستادے۔ صاحبدلے شنید وگفت۔ کہ اگر نیم نانے بخوردے۔ وشب و روز خفتے۔ بسیار نیکو و فاضل تر بودے۔

سوال ۴ درست فقرے:-

(۱) ہنوز دہلی دور است۔
(۲) دو کس دشمنِ ملک و دین اند۔
(۳) بمبئی بزرگترین ہمہ شہر ہائے ہندوستان است۔
(۴) ہر کہ آمد۔ عمارتِ نو ساخت۔

سوال ۵

واحد	جمع	واحد	جمع
(۱) قاعدہ	(۱) قواعد	(۴) مزاج	(۴) امزجہ
(۲) جرم	(۲) جرائم	(۵) سیرت	(۵) سیر
(۳) دولت	(۳) دول	(۶) طفل	(۶) اطفال

واحد	جمع	واحد	جمع
(۷) حُر	(۷) احرار	(۹) اکبر	(۹) اکابر
(۸) ملت	(۸) ملل	(۱۰) ادب	(۱۰) آداب

سوال ۶ مرکبات — اضافت کی قسمیں

مرکبات	اضافت کی قسمیں
(۱) شہرِ لاہور	(۱) اضافتِ توضیحی
(۲) مدرسۂ ما	(۲) اضافت بہ ادنے تعلق
(۳) چشمِ نرگس	(۳) اضافتِ تشبیہی
(۴) جامِ شراب	(۴) اضافتِ ظرفی

سوال ۷ فارسی میں فعل مجہول بنانے کا قاعدہ۔

(الف) (۱) جس مصدر سے فعل مجہول بنانا مطلوب ہو۔ پہلے اُس کے ماضی مطلق کے بعد "ہ" زیادہ کرو۔ پھر شدن مصدر سے وہی فعل بنا کر اُس کے بعد لگا دو۔ مثلاً خوردن مصدر سے خوردہ شد۔ خوردہ خواہد شد وغیرہ۔

(۲) نام فعل	فارسی
(۱) ماضی احتمالی مجہول	(۱) گرفتہ شدہ باشد
(۲) فعل حال مجہول	(۲) گرفتہ مے شود۔

(ب) مصادر	مضارع	مصادر	مضارع
(۱) خفتن	خسپد	(۴) رُستن	رُہد
(۲) شنیدن	شنود	(۵) رَفتن	رَود
(۳) نوشتن	نویسد	(۶) رُفتن	روبد

سوال ۸ (الف) فارسی میں اسم ظرفِ مکان بنانے کا قاعدہ:-

الفاظ کے آخر میں مندرجہ ذیل علامات بڑھانے سے اسم ظرفِ مکان بنتا ہے۔

(۱) گاہ — بزم گاہ، آرام گاہ

(۲) خانہ .. .. .. شفاخانہ ۔ قہوہ خانہ ۔
(۳) دان .. .. .. قلمدان ۔ شمع دان ۔
(۴) کدہ .. .. .. مے کدہ ۔ صنم کدہ ۔
(۵) سرائے .. .. .. حرم سرائے ۔ کارواں سرائے ۔
(۶) زار .. .. .. گلزار ۔ مرغزار ۔
(۷) بار .. .. .. رودبار ۔ جوئبار ۔
(۸) ستان .. .. .. افغانستان ۔ گلستان ۔
(۹) شن .. .. .. گلشن ۔
(۱۰) آباد .. .. .. مرادآباد ۔ جلال آباد ۔
(۱۱) لاخ .. .. .. سنگلاخ ۔ دیولاخ ۔

(ب) "الف" مندرجہ ذیل معنوں میں استعمال ہوتا ہے ۔

نمبر شمار	معنی	استعمال
(۱)	ندا کے لئے	ساقیا ۔ خداوندا ۔
(۲)	اتصال کیلئے	گوناگوں ۔ شباشب ۔
(۳)	استیعاب کے لئے	سراپا ۔ لبالب ۔
(۴)	عطف کے لئے	شبا روز ۔
(۵)	فاعلیت کے لئے	دانا ۔ بینا ۔
(۶)	دعا کے لئے	دماناد ۔ بخاناد ۔
(۷)	صفت کے لئے	زیبا ۔
(۸)	قسم کے لئے	حقّا ۔
(۹)	حسرت ۔ افسوس کیلئے	دریغا ۔ واحسرتا
(۱۰)	افراط کے لئے	خوشا ۔ بسا ۔
(۱۱)	مفعولیت کے لئے	[illegible]

سوال ۹ فارسی میں ترجمہ :-

(الف) (۱) بیائید در میدان رفتہ با ہم بازی کنیم۔

(۲) ہمیں کہ گربہ را دید ۔ کبوتر پرید۔ یا دیدنِ گربہ ہماں بود و پریدنِ کبوتر ہماں۔ یا بمجرد دیدنِ گربہ کبوتر پرید۔

(۳) راست بگوئید۔ شما او را کجا دیدہ بودید؟

(۴) کارِ امروز بہ فردا مگذار۔

(ب) کورے در شبِ تار سبو بر دوش و چراغ بدست گرفتہ از بازار مے گذشت شخصے باو گفت۔ اے احمق! برائت شب و روز یکساں است۔ دیگر چراغ بچہ درد ت مے خورد، کور خندیدہ گفت۔ چراغ برائے من نیست بل برائے تست۔ کہ تو در شبِ تیرہ سبوئے مرا نشکنی۔

(ج) موسم برشگال است۔ بادے وزد۔ از غرب ابرِ سیاہ نمودار شدہ است۔ برق مے درخشد۔ رعد مے غرد۔ ترشح مے شود۔ گاہے گاہ تگرگ ہا مے بارد۔ ہر جائیکہ نظر کنید۔ آب است۔ چہ قدر موسم خوشگوار است۔

حل پرچہ فارسی (الف)

سنہ ۱۹۳۹ء

سوال ۱ ترکیب نحوی:-

ع درین گرداب بے پایاں منہ بار شکم بر دل

نثر:- بار شکم درین گرداب بے پایاں بر دلِ منہ

مِنہ .. .. فعل		جملہ فعلیہ انشائیہ بنا
بارِ شکم .. .. مرکب اضافی ہوکر فاعل		
در .. .. جار	متعلق فعل	
ایں .. .. .. اسم اشارہ	مجرور	
گرداب بے پایاں .. مرکب توصیفی ہو کر مشار الیہ		
بر .. .. جار	متعلق فعل ثانی	
دِل .. .. مجرور		

سوال ۲ (الف) فقرات کی صحت:۔

(۱) ہرکہ دروغ گوید اعتماد را نشاید۔

وجہ تصحیح :۔ "آنچہ" اسم موصول ہے۔ جو غیر ذی رُوح کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور دروغ گوئندہ جاندار ہے۔ اس لئے اس کے لئے "ہر کہ" استعمال ہونا چاہیئے۔

(۲) عمر شما چیست؟

وجہ تصحیح :۔ "چندیں" تعداد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جگہ "چہ" چاہیئے۔

(۳) من فردا لاہور خواہم رفت۔

وجہ تصحیح :۔ دیروز کے معنی کل جو گذر گیا ہے۔ اور کل جو آنے والا ہے اس کے لئے "فردا" ہونا چاہیئے۔ خواہد رفتم کی جگہ خواہم رفت چاہیئے۔ کیونکہ دستورِ فارسی کی رُو سے "خواہم رفت" صحیح ہے۔

(ب) (۱) ہرکہ بدی کند۔ بہ کیفر کردارِ خود رسد۔

(۲) حاکم را باید۔ کہ عادل باشد۔

(۳) علم بیاموز تا عالم بشوی۔

سوال ۳ (الف)

نمبر شمار	الفاظ	اسم صفت
(۱)	شرافت	شریف
(۲)	سیاہی	سیاہ
(۳)	لاہور	لاہوری
(۴)	بلندی	بلند

(ب)

نمبر شمار	الفاظ	اسماء تصغیر
(۱)	طفل	طفلک
(۲)	در	دریچہ
(۳)	مور	مورچہ
(۴)	مشک	مشکیزہ

سوال ۴ (الف) مندرجہ ذیل چار ایسے مصدر ہیں۔ جو لازم اور متعدی ہر دو معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

(۱) شکستن۔ (۲) سوختن۔ (۳) آموختن۔ (۴) آمیختن۔

(ب)

نمبر شمار	مصادر	فعل مستقبل مجہول صیغہ واحد حاضر۔	فعل مضارع معروف صیغہ جمع متکلم
(۱)	دیدن	(۱) دیدہ خواہی شد	(۱) بینیم
(۲)	کشتن	(۲) کشتہ خواہی شد	(۲) کشیم
(۳)	کردن	(۳) کردہ خواہی شد	(۳) کنیم
(۴)	گرفتن	(۴) گرفتہ خواہی شد	(۴) گیریم
(۵)	خوردن	(۵) خوردہ خواہی شد	(۵) خوریم
(۶)	آفریدن	(۶) آفریدہ خواہی شد	(۶) آفرینیم

سوال ۵

نمبر شمار	واحد	جمع	نمبر شمار	واحد	جمع
(۱)	دیوانہ	دیوانگاں	(۳)	حق	حقوق
(۲)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پارسا	پارسایاں

نمبر شمار	واحد	جمع	نمبر شمار	واحد	جمع
(۵)	قول	اقوال	(۷)	قبیلہ	قبائل
(۶)	کتاب	کتب	(۸)	خبر	اخبار

سوال ع۶ (الف) (۱) از مرگ گریز ممکن نیست۔

(۲) جوان مرد باش۔ گریہ کار زناں است۔

(۳) جناب بندہ! آزمائش شرط است۔

(ب) (۱) چہ ۔۔ ۔۔ برائے مساوات

(۲) چہ ۔۔ ۔۔ بمعنی نفی

(۳) چہ ۔۔ ۔۔ برائے شوق۔

سوال ع۷ دزدے بخانۂ پارسا رفت۔ ہر چند مال را تلاش کرد۔ چیزے نیافت۔ دل تنگ شد۔ پارسا را خبر شد۔ گلیمی کہ برآں خفتہ بود۔ برداشت و در راہِ دزد انداخت۔ بایں خیال کہ دزد محروم نشود۔

سوال ع۸ (الف) (۱) اگر او کار مے کرد۔ لازماً کامیاب مے گردید۔

(۲) دوست آں باشد۔ کہ بروز سختی بکار آید۔ (یا۔ دوست آں باشد کہ گیرد دستِ دوست۔ در پریشان حالی و درماندگی)

(۳) طفلان در ہمیں باغ مے خواہند۔ کہ بازی کنند۔

(۴) ہر چہ بدست خود داری۔ بمن بدہ۔

(۵) اگر خدا مہربان باشد۔ دیگر چہ غم است۔

(۶) ازاں اطاق بیروں مرو۔

(ب) روزے ہمایوں پادشاہ غمگین بود۔ در ہماں حالت او خواب رفت۔ در خواب چہ مے بیند۔ کہ بزرگے پیش او آمد۔ او از سر تا پا در لباس سبز ملبوس و بدستِ خود عصا گرفتہ بود۔ او سرِ بالین ہمایوں آمد۔ و گفت کہ غم مخور۔ مثل مرداں شجاعانہ کوشش بکن۔ روز ہائے بد خاتمہ خواہد یافت۔ خدا

شما را پسرے ارزانی خواہد داشت۔ اِسمش جلال الدین بگذار۔ ادبیار صاحب اقبال خواہد بُود۔ ہمایوں پُرسید۔ شما کیستید؟ اوگفت۔ کہ من احمد جام ہستم۔ و پسرت از نسلِ من خواہد بُود۔

رخ، آفتاب غروب کرد۔ شام شُد۔ سرخی ناپدید مے شود۔ چراغ روشن کنید۔ یک قدرے ببینید۔ کہ ستارگاں چہ طورے درخشند۔ مہتاب چہ خوش فضلے نماید۔ طبیعت خودش ہشاش بشاش مے شود۔ دَورِ ماہ ہالہ است۔ باراں لازماً خواہد بارید۔ بیائید استراحت بکنیم۔ خدا شب برائے آرام گرفتن آفریدہ است۔

حل پرچہ فارسی (الف)

سنہ ۱۹۴۰

سوال ۱ ترکیب نحوی:۔

(الف) ۵ تو لائے مردان ایں پاک بوم

برانگیختم خاطر از شام و رُوم

نثر:۔ تولائے مردان ایں پاک بوم خاطرم) از شام و رُوم برانگیخت۔

برانگیخت ... ... فعل

ایں ... ... اسم اشارہ

پاک بوم ... مرکب توصیفی مقلوب ہوکر مشار الیہ — مضاف الیہ — مرکب اضافی ہوکر فاعل

تولائے مرداں ... ... مرکب اضافی ہوکر مضاف

خاطرم ... ... مرکب اضافی ہوکر مفعول

از .. .. حرف جار
شام .. .. معطوف علیہ
و .. .. حرف عطف
روم .. .. معطوف
مرکب عطفی ہوکر مجرور — متعلق فعل — جملہ فعلیہ بنا

(ب) ترکیب نحوی :-

شعر
تنور شکم دم بدم تافتن
مصیبت بود روز نا یافتن

نثر :- تنور شکم دم بدم تافتن - روز نا یافتن مصیبت بود -

بود .. .. فعل ناقص
تنور شکم تافتن .. .. مبتدا
مصیبت .. .. خبر
دم بدم .. .. متعلق خبر
روز نا یافتن .. .. متعلق خبر ثانی
جملہ اسمیہ خبریہ بنا

(ج) ترکیب نحوی :-

شعر
سکندر بدیوار روئین زنگ
بکرد از جہان راہ یاجوج تنگ

نثر :- سکندر راہ یاجوج از جہان بدیوار روئین زنگ تنگ کرد :

تنگ کرد .. .. فعل
سکندر .. .. فاعل
راہ یاجوج .. .. مرکب اضافی ہوکر مفعول
از .. .. حرف جار
جہان .. .. مجرور
متعلق فعل

ب .. .. " .. .. .. جار

رو میں زنگ .. مرکب توصیفی ہو کر صفت
دیوار .. .. .. موصوف

مرکب توصیفی ہو کر مجرور

متعلق فعل ثانی

جملہ فعلیہ بنا

سوال ۲ شعر نمبر ۱

اسم	فعل	حرف
(۱) عالم	(۱) گفتم	(۱) میان
(۲) عابد	(۲) بود	(۲) و
(۳) فرق	(۳) اختیار کردی	(۳) چہ
(۴) آں	..	(۴) تا
(۵) ایں	..	(۵) از
(۶) فریق	..	(۶) را

شعر نمبر ۲

اسم	فعل	حرف
(۱) آں	(۱) گفت	(۱) ز
(۲) گلیم	(۲) بروں مے برد	(۲) و
(۳) خویش	(۳) جہد مے کند	(۳) کہ
(۴) موج	(۴) بگیرد	(۴) را
(۵) ایں	..	..
(۶) غریق	..	..

سوال ۳ (الف)

الفاظ	صفت نسبتی
(۱) ملتان ..	.. (۱) ملتانی
(۲) مکہ ..	.. (۲) مکی
(۳) عیسیٰ ..	.. (۳) عیسوی ـ عیسائی
(۴) بدخشاں ..	.. (۴) بدخشی ـ

(ب) مرد نقیر عصائے بزرگ در دست دارد ـ

(۲) در خانۂ بیار تنگ مے مانم۔

(۳) زنِ نیک حورِ جنت است۔

سوال ۴ (الف) فارسی مصدر کے اخیر میں "دن" یا "تن" ہوتا ہے۔
وہ الفاظ جن کے اخیر میں "دن" یا "تن" ہے۔ لیکن وہ مصدر نہیں۔ (۱) گردن۔ کرگدن۔ بدن۔ تہمتن۔ آبستن۔

(ب)

نمبر شمار	حاصل مصدر	مصادر	فعل مضارع واحد
(۱)	بندش	(۱) بستن	(۱) بندی
(۲)	پرورش	(۲) پروردن	(۲) پروری
(۳)	آشوب	(۳) آشفتن	(۳) آشوبی
(۴)	آزمائش	(۴) آزمودن	(۴) آزمائی

سوال ۵ (الف) (۱) "کہ" .. .. .. استفہامیہ
(۲) "کہ" .. .. .. بیانیہ
(۳) "کہ" .. .. .. علت

(ب) (۱) دہ درویش در گلیمی بخسپند و دو بادشاہ در اقلیمی نگنجد۔
وجہ تصیح: "دہ درویشاں" کی بجائے "دہ درویش" چاہیئے۔ کیونکہ عدد کے بعد معدود فارسی قواعد کی رو سے واحد ہوتا ہے۔ اور "بخفتند" کی جگہ "بخسپند" چاہیئے۔

(۲) شما این صندلی بچند خریدہ اید؟ یا شما این صندلی بچہ قیمت خریدہ اید؟
وجہ تصیح:۔ "از چند قیمت" کی جگہ "بچند" یا "بچہ قیمت" چاہیئے۔ اور "خریدہ اید"۔ کیونکہ "شما" کے ساتھ صیغہ جمع حاضر آتا ہے۔

(۳) برادرم از برادرت بزرگ تر است۔

وجہ تصیح:۔ یہاں دو کے درمیان مقابلہ ہے۔ اس لیئے "بزرگ" کی جگہ

پر "بزرگتر" چاہئے۔ یعنی "تفضیل بعض"

سوال ۶

نمبر شمار	واحد	جمع	نمبر شمار	واحد	جمع
(۱)	بیگم	بیگمات	(۷)	ہَول	اَہوال
(۲)	کافر	کفار	(۸)	کریم	کِرام
(۳)	گدا	گدایاں	(۹)	رُوح	ارواح
(۴)	علم	علوم	(۱۰)	کرم	اکرام
(۵)	شریف	اشراف	(۱۱)	نصیحت	نصائح
(۶)	آلہ	آلات	(۱۲)	نبی	انبیا

سوال ۷ کسے مژدہ پیش نوشیرواں عادل بُرد وگفت۔ خوش دل باش۔ کہ فلاں دشمنِ ترا خدا تعالےٰ برداشت۔ نوشیرواں گفت۔ آیا ہیچ شنیدی۔ کہ مرا فرو خواہد گذاشت۔

سوال ۸ مسلسل عبارت:

شخصے کہ ناخوش آواز بود۔ قرآن مے خواند۔ صاحبدلے بروے بگذشت۔ واز آں ناخوش آوازہ پرسید۔ ترا مشاہرہ چند است؟ آں شخص گفت ہیچ۔ صاحبدل او را گفت۔ پس ایں زحمت چرا مے کشی؟ او جواب داد۔ من ایں قرآن بہرِ خدا مے خوانم۔ صاحبدل گفت۔ از بہرِ خدا دیگر مخواں۔

سوال ۹ (الف) (۱) سگ مرا ہمہ شب نگذاشت۔ کہ خواب کنم (بخوابم یا بخسپم)

(۲) اگر شما مے خوانید۔ کہ ایں کتاب بخرید۔ بخرید

(۳) مار گزیدہ از ریسمان مے ترسد۔

(۴) مردمانِ امیر طعام خوردہ آرام مے گیرند۔

(۵) مادر بچہ را در کنار گرفتہ نشستہ است۔ و پدر قلیان مے کشد۔

(۶) سپاہیٔ (عسکر) بہادر شیر را کشت۔

(ب) چوں آب چاندی بی کلید [illegible] بر بام [illegible] کسے شنید۔

او شمشیر گرفته بالائے بام کاخ رفت۔ و دید۔ کہ دو مرد مسلح باہم سرگوشی مے کردند۔ ہمیں کہ ایشاں چاند بی بی را بالا آمدہ دیدند۔ دست پاچہ شدند۔ و برو حملہ کردند۔ چاند بی بی ہم در مقابل حملۂ شاں شجاعانہ ایستادگی نمود۔ و پس از مقاومتِ سخت چاند بی بی در کشتن ہر دو کامیاب گشت۔ و خدا را شکر کرد۔ از ہر جہت دلجمعی کردہ فرو آمد۔ و مطابق معمول در کشیک کشیدن مشغول شد۔

(ح) وقتِ صبح است۔ باد مے وزد۔ آفتاب از مشرق طلوع مے کند۔ بچہائے کوچک دست و صورت شستہ ناشتہ مے خورند۔ کتب گرفتہ در مکتب خواہند رفت۔ درسِ دیروزہ پیش اخوند خواہند خواند۔ و از او سبق دیگر یاد خواہند گرفت۔ بچگان نیکو بدل مے خوانند۔ و بر وقت در مدرسہ حاضر مے شوند۔ شما ہم نیکو و خوب شوید۔

تمام شد

میٹریکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی (بی)

پرچہ نمبر ۱

سوال ۱ با محاورہ اردو میں ترجمہ کرو۔

(ا) بارے در مجلس او کتاب شاہنامہ ہمی خواندند۔ در زوالِ مملکتِ ضحاک و عہد فریدوں وزیر ملک را پرسید۔ کہ فریدوں گنج و حشم نداشت۔ ملک چگونہ بروے مقرر شد؟ گفت۔ چنانکہ شنیدی۔ خلقی بتعصب بر و گرد آمدند۔ و تقویت کردند۔ پادشاہی یافت۔ وزیر گفت۔ اے ملک! چوں گرد آمدن خلق موجب پادشاہی است۔ تو مر خلق را چرا پریشان مے کنی؟ مگر سرِ پادشاہی نداری؟

(ب) ولی مشہورترینِ الماس ہائے کہ در دست است۔ کوہِ نور است۔ کہ در حقیقت بادشاہِ الماسہا است۔ و اگرچہ جثہ بزرگترینِ آنہا نیست۔ ولی از حیثِ آب و تراش بیمانند است۔ و مخصوصاً تاریخ آں بمناسبت قدیمی بودن بسیار۔ دلکش و شنیدنی است۔ چنانکہ اہالیِ ہند ادعا دارند۔ کہ ۵۰۰۰ سال پیش از ایں کارنا پسرِ خدائے آفتاب پہلوان مشہور ہند کہ مانند رستم آں سرزمین افسانہا در خصوص اعمالِ او ہست۔ و داستانِ مشہور (مہابھارت) راجع باو ست۔ در جنگ ہائے خود کوہ نور را با خود ہمراہ داشتہ است؟

(ج) مندرجہ ذیل کے متعلق مختصراً حالات حوالہ قلم کرو۔
شاہنامہ۔ ضحاک۔ فریدوں۔ رستم۔ مہابھارت۔ کارنا۔

سوال ۲ اردو میں ترجمہ کرو:-

(ا) اسکیموہا عموماً کوتاہ قد و تنومند۔ شکل و ترکیب مغولہا مے باشند۔ و عموماً مشغولیت آنہا صید و شکار است۔ بدیں کہ لباسِ آنہا نیز عموماً از

گوشت و پوست سگِ ماہی و سایر ماہیہا است - و در تابستان ہر چہ مقدور است - برائے زمستانِ خود توشہ جمع مے کنند - و تمام ایں زمستان بسر برد تاریک را در کلبہ ہائے خود - کہ در زیر زمین و زیر برف است - خزیدہ با آوازخوانی و رقص و بازی وقتِ خود را در انتظار تابستان و روشنائی مے گذارنند ؛

(ب) اسکیمو کے لفظی معنی کیا ہیں ؟ اور یہ قوم کہاں پائی جاتی ہے ؟ اب ان کی آبادی کتنی ہے ؟ اردو میں جواب دو ؛

سوال ۳ - اشعار ذیل کے معنی آسان اردو میں لکھو :-

(الف) (۱) نیاید بہ نزدیکِ دانا پسند — شبان خفتہ و گرگ در گوسفند

(۲) رعیت چوں بیخند و سلطان درخت — درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

(۳) مکن تا توانی دلِ خلق ریش — دیگر میکنی میکنی بیخ خویش

(۴) اگر جادہا بایدت مستقیم — رہ پارسایان امیدست و بیم

(۵) ز متکبران دلاور بترس — ازاں کو نترسد ز داور بترس

(۶) مراعاتِ دہقان کُن از بہرِ خویش — کہ مزدورِ خوش دل کند کار بیش

مذکورہ بالا اشعار میں متکلم کون ہے - اور مخاطب کون - نیز یہ اشعار کس کتاب سے لئے گئے ہیں ؟

(ب) چنگل و منقار کشید دراز — ہر چہ ہمی دید ہمی کرد باز

مے زدومی کرد پر و ریشمند — پختہ و ناپختہ فرو مے فگند

برزگر از کینہ چناں برفروخت — کآتش خشمش ہمہ عالم بسوخت

دانہ بگسترد و تلہ بر نہاد — مرغکِ غافل بہ تلہ در فتاد

(ج) قواعد فارسی کی رو سے کیا ہیں ؟

ہر چہ - پختہ - ہمہ - مرغک -

سوال ۴ - مندرجہ ذیل اشعار کا مطلب اردو میں صاف صاف بیان کرو :-

(ا)، قدر مردم سفر پدید کند — خانۂ خویش مرد را بنداست
تا بسنگ اندروں بود گوہر — کس چہ داند کہ قیمتش چنداست

(ب)، دانش و خواستہ است نرگس و گل — کہ بیک جائے نشگفند بہم!
ہر کرا دانش است خواستہ نیست — وآنکہ را خواستہ است دانش کم

(ج)، "قیمتش" اور "دانش" میں "ش" کیسا ہے؟

میٹرکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی (ب)

نمبر ۲

سوال ۱، عبارات ذیل کا اردو میں ترجمہ کرو۔

(ا)، ملک را پند وزیر ناصح موافق طبع نیامد۔ روی ازیں سخن درہم کشید۔ و بزندانش فرستاد۔ بسی بر نیامدہ بود۔ کہ بنی عم سلطان بمنازعت برخاستند و ملک پدر خواستند قومی کہ از دست تطاول او بجان آمدہ بودند۔ و پریشان شدہ۔ بر ایشاں گرد آمدند وتقویت کردند۔ تا ملک از تصرف او بدر رفت۔ و بر ایناں مقرر شد؛

(ب)، سلطان مرحوم چنانچہ شرط اطاعت و خدمتگاری بایدبجا آورد۔ با فرزندان و ملوک بزرگ بخلعت خاص خلیفہ مشرف گشت۔ سلطان مرحوم را از پوشیدن خلعت خلیفہ چنداں فرحت و بہجت روی داد۔ کہ در تحریر نیاید۔ در شہر قبہا بستند و طبل شادیانہ کوفتند۔ بعد چندگاہ رسولان دار الخلافت را باعزاز و اکرام رواں کرد۔ و خدمتی بسیار در حضرت دار الخلافہ فرستاد و ہم دریں سال خبر وفات پسر مہتر کہ بادشاہ لکھنوتی شدہ بود۔ رسید۔ سلطان مرحوم بعد بجا آوردن شرط عزا لشکرکشی طرف لکھنوتی مصمم کرد۔ و فتنہ کہ در لکھنوتی قایم شدہ بود۔ آں را

تسکین داد - و ممالک لکھنوتی را بملک علاؤ الدین جانی مفوض گردانیده - بحضرت دہلی بازگشت -

رج) "وجز" کی عبارت کس کتاب سے ہے - اُس کے مصنف کے سوانح حیات باختصار قلمبند کرو - نیز بتاؤ - کہ تب جزو میں سلطان مرحوم" کس بادشاہ سے مُراد ہے ؟

سوال ۲ آسان اُردو میں ترجمہ کرو :-

(ا) سفرِ اروپا در وجودِ مستعد سید احمد خان تاثیر عجیبی نمود - و مانند برقی در دلِ او برافروخت و حقیقتِ حالِ ملتِ خود و نقایص آں در پیش چشم وی لخت لخت مکشوف گردید - و واضح دید - کہ بزرگترین سببِ عقب ماندنِ ہندیاں ہمانا استیلای جہل است - و سبب آں نیز تعصب کورانہ است - کہ بواسطۂ آں ہندی ہا از انگلیسہا و سائر فرنگیہا اجتناب درزیدہ - و از علوم و تمدنِ آناں نیز پرہیز کردہ - و علوم طبیعی و فلسفی را مخالفِ دین شمردہ بہ عادات و رسوم قدیم اجدادی متمسک ہستند :

(ب) مندرجہ ذیل قواعد فارسی کی رُو سے کیا ہیں ؟

سفر اروپا - بزرگترین - جہل - نیز - متمسک - ہستند - ہمانا

سوال ۳ اُردو میں مطلب سمجھاؤ - اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی لکھو :-

(ا) (۱) زبیگانہ پرہیز کردن نکوست | کہ دشمن تواں بود درزیِ دوست
(۲) قدیمانِ خود را بیفزای قدر | کہ ہرگز نیاید ز پروردہ غدر
(۳) چو خدمت گزاریت گردد کہن | حق سالیانش فراموش مکن !
(۴) اگر او را ہرم دست خدمت ببست | ترا بر کرم ہمچناں دست ہست

(ب) (۱) پیراز بروقت بانگ بزد | گفت ایں ہمہ نیم جو نیرزد
(۲) نی قیمت نہ بدی عالمی تو | یک دانہ زکشت آدمی تو
(۳) دو بندہ من کہ حرص و آزند | بر تو ہمہ روز سرفرازند

(۴) با من چہ برابری کُنی تو — چوُں بندۂ - بندۂ منی تو

سوال ع۴ ذیل کے اشعار کا اُردو میں با محاورہ ترجمہ کرو :-

(الف) (۱) مُرغ کز آں بیضہ نہ افزوں بُود — در کشمکش بیضۂ بط چوں بُود

(۲) ایں نہ محال است کہ شد بادشا — ہوش و خرد نیست مگر یادرت

(۳) مال کہ خود نیست و گر نیز ہست — غم چہ خوری چونکہ برفت از دست

(۴) تا نشوی بزرگر آسیا جلال — غم نہ خوری در طلبِ مُلک مال

(ب) یہاں "جلال" دستورِ فارسی کی رُو سے کیا ہے ؟

(ج) "یادرت" "بادرت" میں "ت" کن کن معنوں میں آئی ہے ؟

سوال ع۵ نغمہ ساربان کے مصنف کا مختصر حال فارسی یا اردو میں لکھو۔

میٹریکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی (ب)

نمبر ۳

سوال ع۱ با محاورہ اُردو میں ترجمہ کرو :-

(۱) حکایت آں روباہ مناسب حال تست - کہ دیدندش گریزاں و اُفتاں وخیزاں مے رفت - کسے گفتش چہ آفت است - کہ مُوجب چندیں مخافت است ؟ گفت - شنیدہ ام - کہ شتراں را بسخرہ مے گیرند - گفتند - ای سفیہ ! شتر را با تو چہ مناسبت ؟ و ترا با او چہ مشابہت ؟ گفت خاموش - اگر حسوداں بغرض گویند - کہ ایں ہم شتر بچہ است و گرفتار آیم - کرا غم تخلیصِ من باشد - و تا تریاق از عراق آوردہ شود - مار گزیدہ مُردہ شود۔

بدریا در منافع بے شمار است — اگر خواہی سلامت برکنار است

(ب) مخافت۔ مسخرہ۔ سغبہ۔ غرض۔ تخلیص کے معانی اُردو میں لکھو:۔
(ج) گریزاں۔ مے رفت۔ ای۔ چہ۔ کرا۔ مار گزیدہ۔ قواعد فارسی کی رُو سے کیا ہیں؟
سوال ۲ ترجمہ کرو:۔
(ا) معلوم است۔ کہ ایں سنگِ معدنی قیمتی شفاف و درخشندہ کہ از ہر جسم معدنی موجود دیگر محکم تر و صاف تر و درخشندہ تر و با تلا لُو تر است۔ و در ہیچ ترکیبی حل نمے شود۔ و ہمہ اجسام دیگر را مے تواند۔ ببرد و ہیچ جسمی نمے تواند۔ او را ببرد۔ از جنس ہماں زغالِ کم بہا و رُو سیاہی است۔ کہ یک حرقۂ آتش بخاک و خاکستر مبدلش مے کنند۔ و دامنی از آں بدرہمی نمے ارزد۔
(ب) جس سے مذکورہ بالا عبارت لی گئی ہے۔ اُس کے متعلق چند سطور لکھو۔
(ج) در بعضے جاہا۔ کہ اسکیمو ہا با بیگانہا مخصوصاً با پیلہ درہائے روسی و صیاد ہائے امریکائی محشور شدہ و بیشتر نشست۔ و برخاست کردہ اند۔ آں سکون و آرامی معمولی خود را دست دادہ و چہ بسا مے شود۔ کہ در معاملہ اگر گول خوردہ باشند۔ بر سر خارجہ ہا ریختہ و قتل عام مے کنند۔
سوال ۳ اشعار ذیل کا مطلب نثر اُردو میں ترجمہ کرو۔

(ا) شنیدم کہ شاپور دم درکشید | چو خسرو بر اسمش قلم درکشید
بیفشاں و بشمار و غافل نشین | کہ از صد یکے را نہ بینی ایمن
بر آوردن کامِ اُمیدوار | بہ از قید بندی شکستن ہزار
چو نرمی کنی خصم گردد دلیر | وگر خشم گیری شوند از تو سیر
درشتی و نرمی بہم در بہ است | چو رگزن کہ جراح و مرہم نہ است
(ب) تن آسانی و کاہلی دُور کن | بکوش و ز رنج تنت سُور کن
کہ اندر جہاں سودِ بے رنج نیست | کسے را کہ کاہل بود گنج نیست
چناں کاہل بود مرد برنا بکار | ازو سیر گردد دل روزگار
[illegible]

(ح) خسرو اور شاپور کون اور کہاں کے رہنے والے تھے؟

سوال ۴ مندرجہ ذیل اشعار کا ترجمہ مطلوب نہیں۔ بلکہ جو خیالات شاعر نے شمشیر کے بارے میں ظاہر کئے ہیں۔ انہیں آسان اور جدید فارسی میں ظاہر کرو۔

چیست آں لُعبت کہ قدش خم بود پیکر نزار
وسمہ اش گاہی برابرو غازہ اش گہ بر عذار
گاہ گیرد پیکرش زینت ز نگاری پرنار
گاہ یابد فرقش آرائش لشنگرفی خمار!
چوں نماید جلوہ باشد جلوہ گاہش از یمین
چوں بیارہ آمد بود آرام گاہش در یسار!
گہ بود الماس پیکر گہ بود یاقوت رنگ
گاہ باشد گوہر آگین گاہ باشد سل بار

سوال ۵ شاعر ظریف نے "اسپِ ضعیف و شاعر ظریف" کے زیرِ عنوان میں اسپِ ضعیف کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اردو یا فارسی نثر میں حوالہ قلم کرو۔ نیز بتاؤ۔ کہ ان سے اس کا کیا مدعا تھا؟

میٹریکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی (ب)

نمبر ۹

سوال ۱ مندرجہ ذیل فقروں کا سلیس اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) هنوز چشمش نگران است۔ کہ تلکش باز گراں است۔

(۲) [illegible]

(۳) قدرِ عافیت کسے داند۔ کہ بہ مصیبتی گرفتار آید۔

(۴) خزینۂ بیت المال لقمۂ مساکین است۔ نہ طعمۂ اخوان الشیاطین۔

(۵) ہر کہ خیانت نورزد۔ دستش از حساب نلرزد۔

(۶) آں را کہ حساب پاک است۔ از محاسبہ چہ باک است۔

(۷) عمل پادشاہاں چوں سفر دریا ست سودمند و خطرناک یا گنج برگیری۔ یا در تلاطم امواج بمیری ؛

سوال ۲ عبارات ذیل کا با محاورہ اردو میں ترجمہ کرو۔ اور الفاظ خط کشیدہ کی تشریح کرو :۔

(ا) آوردہ اند۔ کہ نوشیرواں عادل را در شکارگاہی صیدی کباب مے کردند۔ نمک نبود۔ غلامی را بروستا فرستاد تا نمک آرد۔ نوشیرواں گفت۔ نمک بقیمت بستان۔ تا بے رسمی نشود۔ و دہ خراب نگردد۔ گفتند۔ ازیں قدر چہ خلل زاید؟ گفت۔ بنیاد ظلم اوّل در جہان اندک بودہ است۔ ہر کہ آمد۔ برآں مزید کرد۔ تا بدیں غایت رسید ؛

(ب) باآنکہ در ظرف ایں ہفتاد سالی کہ سنگ مزبور زمملک خانوادۂ سلطنتی انگلستان است۔ روز بروز بر عظمت و اقتدارِ انگلستان افزودہ گردید۔ بایں ہمہ ہندی ہا ہنوز ہم امیدوارند۔ کہ شومی آں سنگ موجب پریشانی حال انگلستان گردیدہ و دوبارہ ہند قدمی علم نماید۔ و حق بحق دار برسد۔ و کوہ نور بسر زمین اصلی خود برگردد۔ ولی جز خدا کہ داند۔ کہ در آئینۂ تقدیر چہ جلوہ ہا ظہور خواہد نمود۔ و گرد باد قضا امواج سرکش تاریخ را بکدام سو خواہد کشانید ؛

سوال ۳ مطلب خیز اردو میں ترجمہ کرو :۔

(ا) با عجلہ از جا بلند مے شود۔ دو سہ قدم اوّل را بطرف در بہ تندی برمے دارد۔ ولی در قدم چہارم پایش سست شدہ مدتی بروی پا مے لرزد۔ و پس از چندی لرزہ یک [illegible]

پالیش بے حس و مفلوج مے شود۔ در این ضمن ہمگی ساکت اند۔ ولی مجض این کہ الله یار میافتد۔ ارد شیر و فلک ناز خود را روی زانوی او مے اندازند؟

(ب)، تمہیں تمثیل الله یار بیگ سے کیا سبق ملتا ہے؟

سوال ۴: ذیل کے اشعار کا اردو میں مطلب خیز ترجمہ کرو۔

(الف) (۱)، نہ از بہر آن مے ستانم خراج — کہ زینت کنم بر خود و تخت و تاج

(۲)، چو ہمچو زنان حلہ در تن کنم — بمردی کجا دفع دشمن کنم

(۳)، مخالف خرش برد و سلطان خراج — چہ اقبال بینی در آن تخت و تاج

(۴)، رعیت درخت است اگر پروری — بکام دل دوستان برخوری

(۵)، بہ بے رحمی از بیخ و بارش مکن — کہ نادان کند حیف بر خویشتن

(ب) (۱)، برنج اندر است اے خردمند گنج — نیابد کسے گنج نا بردہ رنج!

(۲)، کسے کہ بساید عنان در رکیب — نباید کہ گیرد بجا نہ شکیب

(۳)، برنج است و با رنج نامت و گنج — ہمانا کہ نامت برآید ز رنج

(۴)، ہر آنکس کہ رخ زیر چادر نہفت — چنان دان کہ گشتہ است با خاک جفت

(۵)، چو کاہل بود مرد بر نا بکار — از و سیر گردد دل روزگار

سوال ۵: اگر بیضۂ زاغ ظلمت سرشت — نہی زیر طاؤس باغ بہشت

بہنگام آن بیضہ پروردنش — ز انجیر جنت دہی ارزنش

دہی آبش از چشمۂ سلسبیل — بدان بیضہ گردم دمد جبرئیل

شود عاقبت بچۂ زاغ زاغ — برد رنج بیہودہ طاؤس باغ

اوپر کے قطعہ سے کیا اخلاقی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے؟ مفصل لکھو؟

میٹرکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی (ب)

نمبر ۵

سوال ۱ - اُردو میں ترجمہ کرو:-

(ا) مُردم آزاری را حکایت کنند۔ کہ سنگی بر سرِ صالحی زد۔ درویش را مجالِ انتقام نبود سنگ را با خود ہمی داشت تا وقتی کہ ملک را بر آں لشکری خشم آمد۔ و در چاہ زندانش کرد۔ درویش بیامد۔ و سنگ بر سرش کوفت۔ گفتا۔ تو کیستی۔ و ایں سنگ بر من چرا زدی؟ گفت۔ من فلانم و ایں سنگ ہماں سنگ است۔ کہ در فلاں تاریخ بر سرِ من زدی۔ گفت۔ چندیں روزگار کجا بودی؟ گفت۔ از جاہت اندیشہ مے کردم۔ اکنوں در چاہت دیدم۔ فرصت را غنیمت شمردم؛

(ب) پس از قتلِ نادر در سن یک ہزار و یک صد و شصت ہجری کوہ نور بہ پسر زادہ اش شاہ رُخ رسید۔ لیکن ہمیں کہ شاہ رُخ ہم بدستِ اُمرائے سرکش خود مقتول گردید۔ و ملک او بدستِ احمد خاں ابدالی افتاد۔ کوہ نور نیز در تصرف او آمد۔ و در خانوادۂ او بود۔ تا وقتیکہ پسر زادہ او شاہ شجاع موصوف بدستِ دوست محمد خاں از کابل فراری شد۔ و کوہ نور را ہم بہر ترتیبی بود۔ با خود ہمراہ برد۔

(ج) کوہ نور حاصل کرنے کے لیے مہاراجہ رنجیت سنگھ نے شاہ شجاع کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اُردو یا فارسی میں مختصراً لکھو:-

سوال ۲ - سلیس اور با محاورہ اُردو میں ترجمہ کرو:-

(ا) سیّد پیش از رفتنش بہ اروپا یک انجمن ترجمہ بنا کردہ بود۔ کہ منظور از آں نزدیک علوم فرنگی بود۔ با فرہانِ ہندیاں۔ ایں انجمن عدۂ مہمّی از کتبِ انگلیسی را بزبان ہندوستانی ترجمہ و در میانِ عامہ نشر کرد۔ انجمن مذکور با حکومتِ انگلیس تشویق

نام نمود - و بہ سید احمد خان یک نشان طلا برائے این خدمت داد - در سنہ ۱۲۸۴ھ

سید بہ بنارس انتقال نمود ۔

(ب) سر سید احمد خان نے جو خدمت اہل اسلام کی کی ہے - اُس کے بارے میں کچھ از

معلومات چند سطور اُردو میں حوالہ قلم کرو -

سوال ۳ مطلب خیز اُردو میں ترجمہ کرو - اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی و مطالب لکھو :-

(ا) تا نہ پان کسرا و فرنگیان کسروی مے نامندش - و بلندی پایہ دیرا بیش از ما مے دانند - ہمہ داستاں سرایان فرنگ این شہریار را بسیار ستودہ - و بہ بزرگواری او سخنہا گفتہ اند - یکے از فرنگیان پس از ستایش بے شمار چنیں نگاشتہ کہ ما نمے توانیم - بنویسیم تا بچہ پایہ نوشیرواں داد گر و آزادی خواہ بود -

(ب) نوشیرواں کس جگہ کا رہنے والا تھا - کیوں مشہور تھا - اور اس کے نام کی وجہ تسمیہ بھی قلمبند کرو ۔

سوال ۴ اشعار ذیل کا ترجمہ اُردو میں لکھو -

(ا) (۱) یکے در بیابان سگ تشنہ یافت | بروں از رمق در حیاتش نیافت
(۲) بخدمت میان بست و بازو کشاد | سگِ ناتواں را دمی آب داد
(۳) خبر داد پیغمبر از حال مرد | کہ داور گناہان او عفو کرد
(۴) کسے با سگے نیکوئی گم نکرد | کجا گم شود خیر با نیک مرد
(۵) بقنطار زر بخش کردن زگنج | نہ چندانکہ دیناری از دست رنج

(ب) بر بال عقاب آمدہ آں تیر جگر دوز | کز عالم علویش بہ سفلیش فرود کاست
بر خاک بیفتاد و بغلطید چو ماہی | وانگہ نظر خویش گشو داز چپ و از راست
اینش عجب آمد کہ ز چوبی و ز آہن | ایں تندی و تیزی و پریدن ز کجا خاست
چوں نیک نظر کرد پر خویش درو دید | گفتا ز کہ نالیم کہ از ماست کہ بر ماست
ناصر تو منی را بہ خویشتن چو کنی | بنگر کہ عقاب از منی کرد چہا خاست

(ج) تکبر کے نقصانات مجملاً قلمبند کرو:۔

سوال ۵ ان اشعار کی تشریح کرو۔ فقط ترجمہ درکار نہیں ہے۔

خیز کہ در باغ و راغ قافلۂ گل رسید

بادِ بہاراں وزید مُرغ نوا آفرید

لالہ گریباں درید حُسنِ گل تازہ چید

عشق غمِ نو خرید!

میٹریکولیشن ٹسٹ پیپر پرچہ فارسی (ب)

نمبر ۶

سوال ۱ بامحاورہ اُردو میں ترجمہ کرو۔ اور مخطط الفاظ کی تشریح کرو:۔

(ا) یاد دارم۔ کہ در ایام طفولیت متعبّد بُودم۔ شب خیز و مولَع بزہد و پرہیز۔ شبی در خدمت پدر نشستہ بُودم۔ و ہمہ شب دیدہ برہم نہ بستہ۔ و مُصحفِ عزیز در کنار گرفتہ و طایفہ گردِ ما خُفتہ۔ پدر را گفتم۔ ازینان یکی سر برنمی دارد۔ کہ دوگانہ بگذارد۔ چناں خوابِ غفلت شاں بردہ کہ گوئی مُردہ اند۔ گفت۔ اے جانِ پدر۔ اگر تو نیز بخفتی بہ کہ در پوستینِ خلق اُفتی؟

(ب) سلطان تاج الدین یلدز کہ از غزنین بعد نقل سلطان قطب الدین شہر میمونِ لاہور را گرفتہ بُود۔ مُقابل شد۔ و میان ہر دو لشکر محاربہ شد۔ حق سبحانہ و تعالیٰ سلطان شمس الدین را نصرت داد۔ سلطان تاج الدین بدست لشکر او اسیر و دستگیر گشت سلطان شمس الدین او را موقوف کردہ۔ در خطۂ بداؤں فرستاد۔ چنانکہ او ہم در آں حبس بجوارِ حق پیوست۔ خبرِ سلطان تاج الدین انار اللہ برہانہٗ ہم شد

خطۂ بداؤن در کنارۂ لب آب سوتھ است۔

سوال ۲: سلیس اُردو میں ترجمہ کرو۔

(ا) ایں بود مختصر سیرت یا تاریخ زندگی یک مرد بزرگ شرقی کہ نہ فتوحات باشمشیر کردہ۔ و نہ خطیب سیاسی نہ وزیر و امیر و نہ پیشرو یک فرقہ سیاسی بود۔ ولی خدمتی کہ وی بہ مملکتِ جاہل و ملتِ عوام و متعصب و بدبخت خود کرد۔ قابل قیاس باخدماتِ ہیچ کسے در ایران در صد سال گذشتہ نیست۔ آیا مقدر نیست۔ کہ ایران بدبخت نیز عوض ایں ہمہ محی الملۃ و محی الدولہ ہا یک سید احمد خانی پیدا کند۔

(ب) یکی از چیز ہائے تماشائی دُنیا آبشار نیاگارا است۔ کہ مہم ترین آبشار ہائے دُنیا مے باشد۔ آبشار نیاگارا واقع است۔ در امیریکای شمالی۔ در بین خاک کانادا و مملکت ایالات متحدہ تقریباً در ہشتاد فرسنگی در مغرب نیویارک۔ در حوالی آنجائی کہ ایں آبشار واقع شدہ سرحد بین کانادا و ایالات متحدہ را یک عدہ دریاچہ تشکیل مے دہد۔ کہ مہمترین آنہا پنج عدد است +

سوال ۳: مندرجہ ذیل اشعار کا مطلب خیز اُردو میں ترجمہ کرو:۔

(ا)
درین خاکی طلسم سست بنیاد — شنیدم وقتی از فرزانہ استاد
خوش الحان طائری در بوستانے — بشاخے ریخت طرح آشیانے
کہ ابری ناگہاں دامن کشاں شد — وزاں برقی عجب آتش فشاں شد
شراری ریخت بر کاشانۂ او — کہ درہم سوخت عشرت خانہ او
چو دید ایں بازی از چرخ غم اندوز — کشید از دل چو برق آہی جہاں سوز
نہ دستی آنکہ با گردوں ستیزد — نہ پائے آنکہ از دوران گریزد

(ب)
بہر گلبن ہزاری سازہ بر داشت — بہر سروی تذرو آواز بر داشت
مشو غافل کہ ایام بہار است — سراسر کوہ و صحرا لالہ زار است
جہاں رشک نگارستان چین است — صبا مشک ختن در آستین است
زمان عیسی دم دلبر ثمر لطف اعت — زمین مینو مثل از لاروی بہشت است

چو می باران نیسان خوشگوار است — قدح در دستِ ابر نوبہار است

سوال ۱۷ ترجمہ کرو:-

(۱) بہا گشود مش کہ بدندان نظر کنم — چیزے سے جز آب حیرتش اندر دہاں نبود
گفتم بایں جہاں بزبان کہ آمدی — گفت آں زماں کہ عالم و آدم نشاں نبود
از تار عنکبوت شغل کردمش بپای — کش را طاقت گسستن آں ریسماں نبود
ناگاہش از وزیدن بادی کمر شکست — بیچارہ تحمل بار گراں نبود!
القصہ چوں براہِ عدم رفت عقل گفت — مارا بایں گیاہِ ضعیف ایں گماں نبود

(ب) مذکورہ بالا اشعار میں کس کا ذکر ہے۔ اور ذاکر کون ہے۔ اور اس پیرایہ میں ذکر کرنے کا کیا مطلب ہے؟ اردو میں لکھیے:-

(ج) قواعد فارسی کی رو سے کیا ہیں:-

مشو - سراسر - نگارستان - و - وش - جز - گسستن - بار گراں - ضعیف

میٹریکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی (ب) نمبر ۳

سوال ۱ بامحاورہ اردو میں ترجمہ کرو:-

(۱) یاد دارم کہ شبی در کاروانی ہمہ شب رفتہ بودم - و سحر بر کنار بیشہ خفتہ - شوریدہ کہ دراں سفر ہمراہِ ما بود - نعرہ بزد و راہِ بیابان گرفت و یک نفس آرام نیافت - چوں روز شد - گفتمش - ایں چہ حال بود؟ گفت - بلبلاں را دیدم - کہ بنالہ در آمدہ بودند - از درخت و کبکان در کوہ و غوکان در آب و بہائم در بیشہ - اندیشہ کردم کہ مروت نباشد - ہمہ در تسبیح و من بہ غفلت خفتہ -

(ب) کوہ نور در ابتدا کہ ہنوز بتراش نرسیدہ بود - $186\frac{1}{16}$ قیراط وزن داشت - ولی شاہ شجاع اولین بار آں را بدست یک سنگ تراش - ونیزی موسوم بہ بورگیو بتراش رسانید ولی از کار ایں سنگ تراش باندازہ ملول و غضبناک گردید - کہ علاوہ بر آنکہ مزدوی را نداد - ہزار روپیہ ہم از وی بعنوان جریمہ گرفت - لہذا ملکۂ انگلستان دو بارہ آں را در سنگ تراش خانۂ سلطنتی در لندن بتراش رسانیدہ و آں را بشکل کنونی در آورد - کہ فقط $106\frac{1}{16}$ قیراط وزن دارد ؛

سوال ۲ :- عبارات کا سلیس اور مطلب خیز ترجمہ کرو - اور خط کشیدہ الفاظ پر مختصر تشریحی نوٹ لکھو :-

(ا) نخستین کاریکہ آں پادشاہ کرد ایں بود - کہ چندی مترڈک و مزدکیاں را نواخت و پس از آں بگماشتگان خود کہ در ہر کشور فرمانروائی داشتند - نوشت در وزیرا پیمان نہاد - کہ ہرچہ از مزدکیاں یابند - از پائے در آرند - خود نیز در ہماں روز مزدک و مزدکیاں کہ در پائے تخت بنگاہ داشتند - بمہمانی خواہست - در باغی نزدیک سرائے پادشاہی چاہہا کندہ - بخوان سالاران فرمودہ کہ ایشاں را گروہ گروہ در آں باغ بہبہانہ خوراک سرنگوں کنند ؛

(ب) ایں زندگی کہ تو ایں قدر بہ آں دل بستگی داری - متعلق بہ تو نیست - مال من است - آں را بتو بخشیدہ ام - و تنہا من حق دارم - کہ آنرا از تو بگیرم یا باید بدست من ایں زندگی از تو سلب شود یا بدست دشمنان من و آں ہم باز با ارادہ و میل من است - حالا خودت مختاری - ہر کدام ازیں دو راہ را کہ مے خواہی - انتخاب کن -

(ج) جزو (ب) میں متکلم اور مخاطب کون ہیں - ان کا آپس میں کیا تعلق ہے ؟

سوال ۳ :- اردو میں ترجمہ کرو -

(ا) روزی ملا نصیر الدین وارد آسیابی شدہ گندم دیگر را در جوال خود مے ریخت - گفتند چہ کار مے کنی بگفت بیا چہ احمقی آنکہ من دیوانہ و احمق ہا ہستم - گفتند اگر

دیوانہ و احمق ہستی ۔ چرا از گندم خودت برنداشتہ بجوالِ دیگراں نمیریزی ۔ گفت آں وقت دو مرتبہ دیوانہ و احمق خواہم بُود۔

(ب) مذکورہ عبارت کا ایک موزوں عنوان تحریر کرو۔ نیز بتاؤ کہ یہ عبارت کس کتاب میں سے لی گئی ہے ؟

سوال ۴ ذیل کے اشعار کا اُردو میں ترجمہ کرو۔

(ا) یکے قطرہ باراں از ابری چکید — خجل شد چو پہنای دریا بدید
کہ جای کہ دریا ست من کیستم — گر او ہست حقا کہ من نیستم
چو خود را بچشم حقارت بدید — صدف در کنارش بجاں پرورید
سپہرش بجائے رسانید کار — کہ شد نامور لولوی شاہوار
بلندی بداں یافت کو پست شد — در نیستی کوفت تا ہست شد

(ب) مذکورہ بالا اشعار کو پڑھ کر بتاؤ ۔ کہ قطرہ کیوں بلند مرتبہ ہو گیا ؟ اور انسان کو اس سے کیا سبق حاصل کرنا چاہیے ؟

سوال ۵ معنی خیز اُردو میں ذیل کے اشعار کا ترجمہ کرو۔

(ا) (۱) بامداداں کہ تفاوت نکند لیل و نہار — خوش بُود دامن صحرا و تماشای بہار
(۲) آفرینش ہمہ تنبیہ خداوند دل است — دل ندارد کہ ندارد بخداوند اقرار
(۳) ایں ہمہ نقش عجب بر در و دیوار وجود — ہر کہ فکرت نکند نقش بود بر دیوار
(۴) تا کی آخر چو بنفشہ سر غفلت در پیش — حیف باشد کہ تو در خوابی و نرگس بیدار
(۵) ُترد گانی کہ گل از غنچہ برون مے آید — صد ہزار آنچہ ریزند عروساں بہار
(۶) فعل ہائے کہ نہ دیدی و پسندیدی — بخداوندی خود پردہ بپوش اے ستار

(ب) اگر غم را چو آتش دُود بودی — جہاں تاریک بودی جاودانہ
دریں گیتی سراسر گر بگردی — خردمندے نیابی شاد مانہ

(ج) ان کے باوضاحت معانی لکھو۔

بامداد [illegible] لیلی [illegible] آفرینش [illegible] نرگس [illegible] آنچہ [illegible] عروساں [illegible]

میٹرکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی (ب)
نمبر ۸

سوال ۱: آسان اُردو میں ترجمہ کرو:۔

(ا) دو درویش خراسانی در ملازمتِ صحبت یک دگر سیاحت کردندی۔ یکے ضعیف بود۔ کہ روزہ داشتی۔ و بعد از دو شب افطار کردی۔ و دیگرے قوی کہ روزے سہ بار خوردی۔ قضا را بدر شہر بہ تہمت جاسوسی گرفتار آمدند۔ و ہر دو را حبس کردند۔ و در زندان بہ گل برآوردند۔ بعد از دو ہفتہ معلوم شُد۔ کہ بے گناہ اند۔ در بکشادند۔ قوی را دیدند مُردہ۔ و ضعیف جان بسلامت بُردہ:

(ب) الکن عظمت مقام معنوی او در ہند و تاریخ صد برابر بیشتر ازیں مقامات ظاہری است۔ و بواسطۂ ایں منصب ہا دنشا نہا نیست۔ کہ وی ایں پایہ و شہرت را یافتہ است۔ مشارُالیہ بزرگترین رُکن نہضتِ اصلاحی ہند و باعثِ ترقی مسلمین آں دیار است۔ مرحوم مشارُالیہ با نہایت جدّ و اقدام و صبر در راہِ خدمت بہ ملتِ خود و پیش بُردن مقاصد تعلیمی خود کہ آں را بزرگترین کُل خدمات بملت و مملکت و مایۂ حقیقی نجات و استقلال حقیقی ہندمے دانست جہاد کرد:

سوال ۲: عبارات ذیل کے معانی آسان اور بامحاورہ اُردو میں سمجھاؤ۔

(ا) تفصیل آتش فشاں شدن کوہ وسیو ویس را پلینیوس کوچک نویسندۂ مشہور رومی (۶۲۔ ۱۲۰ میلادی) در دو نامہ کہ در ہماں اوقات بدوست مشہور خود تاسیت مؤرخ معروف رومی (۵۵۔ ۱۲۰ میلادی) نوشتہ

بہ تفصیل ذکر نمودہ است و عجیب است۔ کہ با آنکہ عموی عالم او پلینیوس قدیم کہ در موقع آں واقعہ فرماندہ دستہ کشتی ہائے مقیم در دماغہ میسنا در نزدیکی شہر ناپل بود۔ و برائے استخلاص اہالی شہر استابائی از شہر ہائے سہ گانہ کہ معرض انہدام واقع گردید۔ بدانجا شتافتہ واز اثر بخار ہائے متعفن مسموم گردیدہ بود۔ پلینیوس جوان در موقع وصف آتش فشاں شدن ویسوویس بہیچ وجہ از پومپیائی وہرکولانوم و استابائی کلمۂ سخن نمے راند۔

(ب) یک نویسندہ انگلیسی موسوم بہ لارڈ لٹن رومانی نوشتہ موسوم بہ (آخرین روزہائے پومپیائی) کہ خیلی خواندنی است۔ چہ نویسندۂ مزبور باز حمت و تتبع بسیار سعی نمودہ است۔ کہ تمام حیاتِ اجتماعی آں زمان را از روی کشفیات تازہ و معلومات تاریخی کہ در دست است۔ مجسّم سازد۔ وحقیقتہً ہم بخوبی از عہدۂ ایں امر برآمدہ است۔

(ج) ہندوستان میں اُن قدیم شہروں کا نام لو۔ جو گردشِ زمانہ یا زلزلوں کی وجہ سے منہدم ہو گئے تھے۔ اور اب نکالے گئے ہوں؛

سوال ۳: اِن محاورات کے معانی بتاؤ۔

در افتادن۔ در گرفتن۔ برخوردن۔ باز کردن۔ رُو کش۔ باد در بروت افگندن۔ گرد آمدن۔ متغیر شدن۔ دیدہ بہ ہم بستن۔ میل کشانیدن۔ بیعت کردن۔ حصاری شدن۔ رو بہم رفتہ۔ پگڑی گرفتن۔ اقدام نمودن۔ صرف نظر کردن۔ پس انداز کردن۔ گول زدن۔ زمین گیر شدن۔ معہذا؛

سوال ۴: اشعار ذیل کا ترجمہ سلیس اردو میں کرو۔

(۱) دام بر انگند و بر آہیخت تیغ تا ببرد گردن آں بے دریغ

(۲) مرغک بیچارہ بنالید زار گفت جواں مرد بجان زینہار

(۳) بادچہ افگندہ اندر بروت قوت از من نہ فزاید نہ قوت

(۴) دست زخون ریختن من بدار   تا سہ نصیحت دہمت یادگار

(ب) پرندے نے انسان کو کونسی تین نصیحتیں دیں۔

(ج) "ہرنگ د برزگر" کے قصہ کو مطمح نظر رکھتے ہوئے حریص کا انجام بیان کرو۔

سوال ۵ اشعار ماتحت پڑھ کر فقط شاعر کا خیال چند سطور اُردو میں قلمبند کرو:-

(۱) زمانہ پندی آزاد وار دادمرا   زمانہ را چو نکو بنگری پنداست

بروز نیک کسان گفت تا تو غم نخوری   بسا کسا کہ بروز تو آرزومنداست

(ب) اشعار مافوق کس کا نتیجہ فکر ہیں۔ اس کے بارے میں مختصراً اُردو یا فارسی میں لکھو۔

سوال ۶ مطلب خیز اُردو میں ترجمہ کرو:-

(۱) چوں ایں داوری مرغ از وی شنفت   نگرتا مراو را پاسخ چہ گفت

(۲) بگفت ار بتندی ز من برتری !   چہ نازی کہ زیر دست از دیگری

(۳) از آں قوۃ تا ہست در تو اثر   توانی گرفتن اوج بے بال و پر

(۴) ولیکن چو نیرو ی او در تو کاست   بیفتی بہ آنجا کہ ذوالقوۃ خاست

(۵) من ار گندتر از تو پویا شوم   ولی ہر کجا خواہم آنجا شوم

میٹریکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی (ب)

نمبر ۹

سوال ۱ عبارات ذیل کا بامحاورہ اُردو میں ترجمہ کرو:-

(۱) در طرف چپ ایں تختہ سنگ صورت اسکندر را کشیدہ اند۔ کہ درمیان جنگیان خود سوارہ ایستادہ است۔ در طرف راست رُوی بردی اسکندر

دارٍیوش پادشاہِ ایران رُوی یک عرّادہ جنگی ایستادہ داو درمیانِ لشکر ایرانی است۔ کہ از ہجومِ لشکر اسکندر مقدونی در شرف فرار ہستند۔ در عقب دارٍیوش یک سواری بیرق (درفش کاویانی) در دست دارد۔ متاسفانہ مسخدیما آ بہمیں قسمت خاتم شکیتی وارد آمدہ است۔ کہ بداں واسطہ درست سنگ بیرق ہویدا نیست۔

(ب) اسکندر اور دارا کون تھے۔ ان کا آپس میں کیا تعلق تھا۔ درفشِ کاویانی کی مکمل تشریح کرو:۔

(ج) چوں داستانِ خواب بشنیدند۔ بزرگ مہر گفت۔ اگر پیشِ پادشاہ روم آں پنہانی را آشکار اکنم۔ آزاد سرو اورا نزد شاہ آورد۔ بزرگ مہر باں شہریار گفت۔ جوانی بجامۂ زناں در اندرونِ شاہی است۔ اگر فرمان دہید۔ کہ ہمہ زنانِ از پیش من گذرند۔ ویرا بشاہ نمایم۔ چوں چنیں کردند۔ زن بلند بالائی دیدند۔ از بیم جان چناں مے لرزد۔ کہ آوازِ اُستخوان ہایش شنیدہ مے شنود۔ بزرگ مہر ویرا گرفتہ بدست شاہ داد:۔

سوال ۷ سلیس اُردو میں ترجمہ کرو۔ اور خط کشیدہ الفاظ کی تشریح کرو:۔

(ا) روباہی صدای خروس شنیدہ دویدہ آمد۔ دید خروس بالائے شاخۂ درخت است۔ گفت۔ اے مؤذن! ہنگام نماز است۔ فرود آی تا با ہم نماز گذاریم۔ خروس گفت۔ پیش نماز در پائے درخت در زیر پوستین خوابیدہ است۔ اورا بیدار کن۔ تا ہمگی با ہم نماز گذاریم۔ کہ نمازِ جماعت فضیلتش بمراتب بیش است۔ روباہ نظر کرد۔ دید سگے آنجا خوابیدہ است۔ پا بفرار نہاد خروس بانگ زدہ گفت۔ کجا میروی؟ گفت۔ وضو ندارم۔ میروم وضو بگیرم و آلان برمیگردم۔

(ب) لومڑی نے جس لفظ سے مرغ کو خطاب کیا ہے۔ کیا یہ خطاب مرغ کے لئے مناسب ہے۔ جواب دو۔ کس طرح؟

(ح) اردشیر بیگ - پدر جان سلام علیکم - شما شاید منتظر من شده اید؟ عفو بفرمائید - اگر قدری دیر کرده ام - صبح رفته بودم مسجد و همه رفقا آنجا جمع بودند صحبت از اعلان جنگی که روسها دو هفته قبل داده اند - پیش آمد - چون مطلب مهمی بود - چند دقیقه صحبت طول کشید و من هرچه خواستم - برخیزم دیدم دلم آرام نمی گیرد:

(د) خانم این دوا را بفرمائید بگیرند...... آن ریشه ها را در دو پیاله آب می جوشانید - و پس از اینکه سرد شد - آن گرد را درش می ریزید - و از صبح تا شام خورده می دهید - بخورند...... هر وقت هم که تمام شد - همین نسخه را می فرمائید - تجدید می کنند تا سه روز...... بعد از سه روز خودم خواهم آمد دیگر لازم نیست - کسی را عقب من بفرستید - غذا غیر از شیر و تخم مرغ و گوشت هیچ چیز دیگر میل نکنند - مخصوصاً واجب تر از همه آنست - که اعراض نکنند:

سوال ۳ ذیل کے اشعار کا ترجمہ سلیس اُردو میں کرو:-

(ا) (۱) بسی کند و کاوید و کوشش نمود | کزاں سنگ خارا رہی برگشود
(۲) زکوشش بہر چیز خواہی رسید | بہر چیز خواہی کماہی رسید
(۳) برو کارگر باش و اُمید دار | کہ از یاس جز مرگ ناید بکار
(۴) گرت پایداریست در کارہا | شود سہل پیش تو دشوارہا

(ب) چشمہ و سنگ کی باہمی گفتگو کو اُردو میں قلمبند کرو۔

(ح) (۱) صاحبدلی بمدرسہ آمد زخانقاہ | بشکست عہد صحبت اہل طریق را
(۲) گفتم میان عالم و عابد چہ فرق بود | تا اختیار کردی ازاں این فریق را
(۳) گفت آں گلیم خویش بروں می برد زموج | وین جہد می کند کہ بگیرد غریق را

(د) عالم اور عابد میں کیا فرق ہے؟

سوال ۴ ... [illegible] ترجمہ کرو۔

(ا)، (۱) قارون زدین برآمد و دُنیا بر او نماند

بازی رکیک بُود که موشی شکار کرد !

(۲) ما اعتماد بہ کرم مستعان کنیم

کاں تکیہ باد بُود کہ بہ مستعار کرد

(۳) بعد از خدائے ہرچہ پرستند ہیچ نیست

بیدولت آنکہ برہمہ ہیچ اختیار کرد

(ب)، (۱) شنیدم کار فرمائی نظر کرد — زردی کبر و نخوت کارگر را

(۲) من از آں رسجبگشتم کہ دیگر — نہ بینم رُوی کبر گنجور را !

(۳) تو صرف من نمائی بدرہ سیم — منّت تاب ندارد ایں نور بصر را

(۴) نہال سعی بنشانم درایں خاک — کہ بے منت از آں چینم ثمر را

(۵) فشانم از جبیں گوہر درایں خاک — ستانم از تو پاداش ہنر را

میٹرکولیشن ٹیسٹ پیپر پرچہ فارسی (ب)

نمبر ۱۰

سوال ۱ آسان اُردو میں ترجمہ کرو :-

(ا) سہ چہار روز است - کہ ارسہا لشہر نزدیک شدہ اند سومن طوری وقائع را بہ عکس برائے او نقل کردہ ام - کہ او تصور مے کند - قشون یا سکور اگرفتہ اند - و جنگ ہم خاتمہ یافتہ حالا دیگر فاتح و منظفر مراجعت مے کنند - امروز عصری کہ حسن علی خان و جعفر بیگ بہ احوال پُرسی آمدہ بودند گفتہ بودند - کہ وارد خواہش ...... [illegible]

شده است۔ که تصوّر مے کند۔ نائب السلطنۃ یا فشون فان [illegible] از جنگ برگشته اند۔

(ب) ایں بود آں بازوئی که از کار افتاده بود۔ چه طور ممکن است بازوئی که شمشیر قشون نادر شاه را بدست گرفته است۔ بایں آسانی ہا از کار بیافتند۔ بلے اگر ہم چند روز بے حس بشود۔ مثل شیری است۔ که در کمین خوابیده است۔ وہمیں که موقع رسید۔ خشمگیں از کمین بیروں مے آید۔ و پنجہ ہائے خود را در سینۂ دشمن فرو مے کند۔ من بایں بازو ہنوز کار ہا داشتم۔ چه طور ممکن بود۔ یک باره از کار بیافتند۔

سوال ۲: مطلب خیز اُردو میں ترجمہ کرو۔

(ا) افلاطون چوں ایں سخن بشنید سر فرو برد۔ و بگریست و سخت دل تنگ شد۔ آں مرد گفت اے حکیم! از من چه سخن آمد۔ ترا که چنیں دل تنگ شدی۔ گفت۔ اے خواجه مرا از تو رنجی نرسید ولیکن مرا مصیبتی از ایں تبر چه بود۔ که جاہلی مرا بستاید۔ و کار من او را پسندیده آید۔ ندانم کدام کار جاہلانه کردم که بطبع او نزدیک بود۔ که او را خوش آمده و مرا بداں بستوده۔ تا توبه کنم۔ از آں کار و ایں غم مرا لازم است که مگر ہنوز جاہلم۔ که ستودۂ جاہلاں جاہلاں باشند؛

(ب) تربتِ شیخ سعدی اکنوں در شیراز جائی فرح بخش و حوضی با صفاست۔ و عمارتِ بے نظیر آنجا واقع است۔ و مردم را بداں مرقد ارادت است۔ اما اتابکان شیراز از حاکمان عادل و خیر بوده اند۔ و اتابک ابوبکر بن سعد زنگی انار الله برہانه مردی بس نیکو سیرت و عادل بوده است۔ و در شیراز دار الشفای مظفری بنا کرده۔ و مساجد و رباطات و بقاع خیر بسیار احداث و بنا فرموده و در شهور سنه ۶۶۷ھ بجوار رحمت حق پیوست۔

(ج)، شیخ سعدی کی مشہور تصنیف گلستان کی ایک [illegible] پر لکھی

گئی ہیں؟

سوال ۳ مندرجہ ذیل اشعار میں جو خیال شاعر نے ظاہر کیا - اردو میں لکھو۔ لفظی ترجمہ کی ضرورت نہیں -

(۱) بر لوحِ جاں نوشتہ ام از گفتۂ پدر
روز ازل کہ تربت او باد عنبرین
کای طفل اگر بصحبت افتادہ رسی
شوخی مکن بچشمِ حقارت درو مبین
گر در جہاں دلی ز تو خرم نمی شود
باری چناں مکن کہ شود خاطری حزین
بر شیر ازاں شدند زندگان دین سیار
کاہستہ تر ز مور گذشتند بر زمین!

(ب) جوابش داد آں بازیگر رای | کہ ای نادانِ دوں ہمت سراپای
تمام عمر اگر در کوہساراں! | جفای برف بینی جورِ باراں!
کشی در ہر نفس صد گونہ خواری | ز چنگالِ عقابانِ شکاری
بسی بہتر کہ در تختِ زراندود | دمی محکومِ حکمِ دیگری بود

سوال ۴ اشعار ذیل کا مطلب صاف صاف بیان کرو -

(الف) (۱) ولا بار جہان بر گردنِ جان | منہ چنداں کہ چندانی نیرزد
(۲) مجو زینت ز یاقوت زمرد | کہ اینہا کندنِ کانی نیرزد
(۳) طعامِ چرب و شیرین سلاطین | جواب تلخِ دربانی نیرزد
(۴) بگنج بندگی آزاد بنشیں | کہ ملک مصر زندانی نیرزد

(ب) ناسزائی را چو بینی بختیار | عاقلاں تسلیم کردند اختیار!
(۲) چوں نداری ناخن درندہ تیز | با بداں آں بہ کہ کم گیری ستیز
(۳) ہر کہ با پولاد بازو پنجہ کرد | ساعدِ سیمیں خود را رنجہ کرد!
(۴) باش تا دستش ببندد روزگار | پس بکامِ دوستاں مغزش برآر

c/o Srinagar 8-1-2009 dated

address of Mr
Omkar nath Kaul
c/o
Amar nath Kaul
H/448 government Quarter
Pattel new delhi

حل پرچہ جات

فارسی (ب)

address of Mr
Radha Krishan
Handoo
c/o
S. D. I. High School
Shaw Bool Kangal
East Bengal

حل پرچہ فارسی (ب)

نمبر ا

سوال ۱ (ا) ایک دفعہ اُس (بادشاہ) کی مجلس میں شاہنامہ (اُس جگہ سے) پڑھ رہے تھے۔ جہاں ضحاک کی سلطنت کے زوال اور فریدوں کے عہد حکومت کا ذکر تھا۔ وزیر نے بادشاہ سے پوچھا۔ کہ فریدوں کے پاس نہ خزانہ تھا۔ اور نہ لشکر۔ ملک کس طرح اس کو مل گیا؟ اُس نے کہا۔ جیسا کہ تُو نے سُنا۔ لوگ تعصب (طرفداری) کی وجہ سے اُس کے گرد جمع ہو گئے۔ طاقت پکڑ لی۔ اُس نے بادشاہی پائی۔ وزیر نے کہا۔ اے بادشاہ! جب لوگوں کا جمع ہونا حصولِ بادشاہی کا سبب ہے۔ تو پھر کیوں رعایا کو پریشان کرتا ہے؟ شاید تُو بادشاہی کا خیال نہیں رکھتا۔

(ب) لیکن سب سے زیادہ مشہور ہیرا جو موجود ہے۔ کوہ نور ہے۔ جو در اصل تمام ہیروں کا بادشاہ ہے۔ اگرچہ جسامت کے لحاظ سے اُن سے بڑا نہیں ہے۔ مگر چمک اور وضع قطع میں لاثانی ہے۔ خاص کر اُس کی تاریخ پرانا ہونے کی مناسبت سے نہایت دلکش اور سننے کے قابل ہے۔ چنانچہ ہندوستان کے لوگ دعوے کرتے ہیں۔ کہ آج سے پانچ ہزار سال پہلے ہندوستان کے مشہور پہلوان سورج دیوتا کا بیٹا کرن جس کے کارناموں کے متعلق اُس سرزمین کے رُستم کی مانند کئی قصے بنے ہوئے ہیں۔ اور مہابھارت کی مشہور داستان بھی اُسی سے منسوب ہے۔ لڑائیوں میں کوہ نور اپنے پاس رکھتا تھا۔

(ج) (ا) **شاہنامہ** - ایک طویل مثنوی کی کتاب ہے۔ جس میں ایران کے قدیم بادشاہوں

اور پہلوانوں کے کارناموں۔ ملک کے تمدن و معاشرت کا ذکر ہے۔ یہ کتاب فردوسی نے سلطان محمود غزنوی کی فرمائش پر فی شعر ایک اشرفی کے صلہ کی امید میں لکھی تھی +

(۲) **ضحاک** ۔ ایران کا ایک نہایت ظالم و سفاک بادشاہ تھا۔ کہتے ہیں۔ اس کے دونوں کندھوں پر سانپ اُگے ہوئے تھے۔ ان کی خوراک انسان کا بھیجا تھی۔ اس لئے ہر روز دو آدمی قتل کئے جاتے تھے۔ اس ظلم عظیم سے تمام ایران میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ آخر کار حریت پسند اور غیور کاوا لوہار نے اپنی دھونکنی کو بانس پر باندھ کر علم بغاوت بلند کیا۔ رعایا اس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو گئی۔ آخر کار ضحاک کو گرفتار کر کے بڑے عذاب سے مار دیا گیا۔

(۳) **فریدوں** ۔ ایران کے مشہور بادشاہ نام جمشید کی نسل سے تھا۔ جب ضحاک کاوا لوہار کے ہاتھ سے مارا گیا۔ تو فریدوں ایران کا بادشاہ ہوا۔ فریدوں بڑے جاہ و جلال کا بادشاہ ہو گزرا ہے۔ بڑا عادل و انصاف پسند تھا۔ تمام علوم و فنون کا بڑا قدردان تھا۔ کہتے ہیں۔ کہ ایران میں پہلے پہل یہی بادشاہ ہاتھی پر سوار ہوا تھا +

(۴) **رستم** ۔ ایران کے مشہور پہلوان زال بن سام کے بیٹے کا نام تھا۔ یہ پہلوان کار ہنے والا تھا۔ اُس کی ماں کو اس کے پیدا ہونے کے وقت درد زہ سے ایسی تکلیف ہوئی۔ کہ اُس کے بچنے کی کوئی اُمید نہ رہی۔ آخر کار جب یہ پیدا ہوا۔ تو اُس کے منہ سے رُستم (میں نے رہائی پائی) نکلا۔ اُسی سے اُس کا نام رُستم ہو گیا۔ شاہنامہ میں اس کا کافی ذکر ہے:

(۵) **مہابھارت** ۔ ایک بہت بڑی سنسکرت کی رزمیہ نظم مصنفہ ویاس جی اس میں تقریباً دو لاکھ پندرہ ہزار اشلوک ہیں۔ اس میں اصل مضمون پانڈوؤں اور کوروؤں کی لڑائی ہے۔ جو پانڈو بنتر کے قریب ... کھشیتر

کے میدان میں ہوئی تھی ؛

(۶) کرن ۔ کنتی کے بطن سے سورج دیوتا کا بیٹا تھا ۔ جنگ مہابھارت میں یہ پانڈوں کے برخلاف کوروں کی طرف سے لڑا تھا ۔ اور ارجن کے ہاتھ سے مارا گیا تھا ۔ کہتے ہیں ۔ کہ اس نے کرنال آباد کیا تھا ۔

سوال ۱۲ (ا) اسکیمو عام طور پر چھوٹے قد والے اور زرد رو ہوتے ہیں ۔ اور وضع قطع میں بالکل مغلوں سے ملتے جلتے ہیں ۔ ان کا عام مشغلہ شکار کرنا ہے ۔ ان کی خوراک اور لباس بھی عموماً سگ ماہی اور تمام دیگر مچھلیوں کے گوشت اور کھال سے ہے ۔ گرمیوں میں حتے المقدور اپنے جاڑے کے دنوں کے لئے کھانا دانہ اکٹھا کر لیتے ہیں ۔ اور اس تاریک اور سرد جاڑے اپنی جھونپڑیوں میں جو زمین اور برف کے نیچے بنی ہوئی ہیں ۔ گھس کر گانے بجانے ناچ اور کھیل کود میں روشنی اور موسم گرما کے انتظار میں گذار دیتے ہیں ؛

(ب) لفظ اسکیمو کے معنی "کچا گوشت کھانے والے" ہیں ۔ لیکن وہ اپنے آپ کو "انیوئیت" کہتے ہیں ۔ جس کے معنے انسان ہیں ۔ یہ اسکیمو بہت سرد علاقوں میں شمالی امریکہ کے شمال اور سائبیریا (بر اعظم ایشیا) میں رہتے ہیں ۔ اِن کی آبادی تقریباً چالیس ہزار اشخاص پر مشتمل ہے ؛

سوال ۱۳ (۱) داناؤں کو یہ بات پسند نہیں ہے ۔ کہ گڈریا سو رہا ہو ۔ اور بھیڑیا بھیڑوں کے ریوڑ میں گھس گیا ہو ۔

(۲) رعیت جڑ کی طرح ہے ۔ اور بادشاہ درخت کی طرح ۔ اے بیٹا ! درخت جڑ سے ہی مضبوط (قائم) رہتا ہے ۔

(۳) جہاں تک تجھ سے ہو سکتا ہے ۔ رعیت کا دل زخمی مت کر ۔ اور اگر تو کرتا ہے ۔ تو اپنی جڑ اکھاڑتا ہے

(۴) اگر تجھ کو سیدھا راستہ چاہیئے ۔ تو پرہیزگاروں کا راستہ اختیار کر ۔ کیونکہ یہ

راستہ اُمید اور خوف کا ہے۔ یعنی نیکی کا اُمید وار ہونا۔ اور بدی سے خائف رہنا۔

(۵) دلیر مغروروں سے نڈر۔ جو اُن سے نہیں ڈرتا ہے۔ وہ خدا سے خوف رکھتا ہے۔

(۶) اپنے واسطے دہقان کی رعایت کر۔ یعنی لحاظ یا نیک سلوک کر۔ کیونکہ خوش دل مزدور بہت کام کرتا ہے۔

نوٹ: ۔ مذکورہ بالا اشعار میں نوشیرواں کسریٰ متکلم اور مخاطب اُس کا لڑکا ہرمز ہے۔ یہ اشعار بوستان سعدی سے لئے گئے ہیں۔

(ب) (۱) اُس (پرندے) نے چونچ کھولی ہوئی تھی۔ اور پنجے پھیلائے ہوئے تھے۔ جو کچھ دیکھتا تھا۔ اُسے کترتا جاتا تھا۔

(۲) وہ (میووں پر) چونچ مارتا تھا۔ اور اُس پر تمسخر اُڑاتا تھا۔ یعنی توڑتے وقت خوشی سے چہچہاتا تھا۔ کیا پکا اور کیا کچا سب نیچے پھینکتا جاتا تھا۔

(۳) کسان غصہ سے ایسا جھنجلایا۔ کہ اُس کے غصہ کی آگ نے تمام جہان جلا دیا۔

(۴) اُس نے دانے بکھیرے جال بچھایا۔ اور غافل پرندہ جال میں پھنس گیا۔

(ج) (۱) ہرچہ .. .. اسم موصول

(۲) پختہ .. .. اسم مفعول

(۳) ہمہ .. .. حرف تاکید

(۴) مرغک .. .. تصغیر

سوال ۲۰ (۱) آدمی کی قدر سفر ظاہر کرتا ہے۔ اپنا گھر آدمی کے لئے قید خانہ ہے جب تک موتی کان کے اندر ہوتا ہے (اس وقت تک) کسی کو کیا معلوم ہے کہ اس کی قیمت کتنی ہے۔ یعنی موتی کی قیمت بھی اپنے گھر (کان) سے باہر نکل کر ہی پڑتی ہے۔

(ب) عقل اور دولت نرگس اور گلاب کی طرح ہیں۔ کہ دونوں ایک جگہ پر نہیں کھلتے۔ جس کے پاس عقل ہے۔ اُس کے پاس دولت نہیں۔ اور جس کے پاس دولت ہے۔ اُس کے پاس عقل نہیں ہے۔

(ج) قیمتش میں "ش" ضمیر اضافی ہے۔ اور دانش میں "ش" حاصل مصدر کی ہے ؛

حل پرچہ فارسی (ب)

نمبر ۲

سوال ۱ (ا) بادشاہ کو نصیحت کرنے والے وزیر کی نصیحت طبیعت کے موافق نہ آئی۔ اس بات سے منہ پھیر لیا۔ اور اُسے جیل میں بھیج دیا۔ بہت عرصہ نہیں گزرا تھا۔ کہ بادشاہ کے چچازاد بھائی جھگڑے کے لیے اُٹھے۔ اور اپنے باپ کا ملک مانگا۔ وہ لوگ جو اُس کے ظلم کے ہاتھ سے تنگ آئے ہوئے تھے۔ اور پریشان ہو گئے تھے۔ اِن کے گرد جمع ہو گئے۔ اور زور پکڑ لیا۔ حتٰے کہ ملک اُس کے قبضہ سے نکل گیا۔ اور انہیں مل گیا۔

(ب) سلطان مرحوم اطاعت اور خدمت گاری کی شرط جیسی کہ ہونی چاہیئے۔ بجا لایا۔ اپنے بیٹوں اور بڑے بڑے تعلقہ داروں کے ساتھ خلیفہ کے خاص خلعت سے شرفیاب ہوا۔ اُس کو خلیفہ کے اس خلعت کے پہننے سے اتنی خوشی و مسرت حاصل ہوئی۔ کہ لکھی نہیں جا سکتی۔ شہر کی آئین بندی کی۔ (خوب سجایا) اور خوشی کے نقارے بجائے۔ کچھ عرصہ کے بعد دارالسلطنت نے سفیروں کو عزت و احترام سے رخصت کیا۔ اور بے شمار

تحائف خلیفہ کی خدمت میں بھیجے۔ نیز اُسی سال اُسے اپنے بڑے بیٹے کی موت کی خبر جو کہ لکھنوتی کا بادشاہ تھا پہنچی۔ سلطان مرحوم نے ماتم پرسی کی رسم بجا لانے کے بعد لکھنوتی کی جانب لشکر کشی کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ جو فساد وہاں برپا ہوا تھا۔ اُسے فرو کیا۔ لکھنوتی کے علاقوں کو ملک علاؤ الدین جانی کے سپرد کیا۔ اور خود دار السلطنت دہلی میں آ گیا:

(ج، الف جزو) کی عبارت گلستان سعدی سے لی گئی ہے۔ اور اس کے مصنف کا نام شیخ مصلح الدین سعدی ہے۔ جس کے سوانح حیات نیچے فارسی میں قلمبند کئے جاتے ہیں۔

ذکر سعدی شیرازی

اسمش شیخ مصلح الدین است۔ در سن یک ہزار و یک صد و ہفتاد و پنج میلادی بہ شیراز تولد شد۔ ظہورِ شیخ در روزگارِ اتابک سعد بن زنگی بودہ است۔ و وجہِ تخلص شیخ سعدی ہمیں سعد است۔ او در اوائل عمر بمدرسۂ نظامیۂ بغداد بہ تحصیلِ علوم مشغول بودہ۔ و پس از آں بتعلیم باطن و سلوک مشغول گشت:

شیخ سعدی ظریف۔ لطیفہ گو۔ خوش طبع و بذلہ سنج بود۔ ہموارہ بہ اصحاب استعداد و اہل فضل صحبت مے داشت۔ مطایبہ و بذلہ مے گفت۔ قدرے حسن پرست ہم بود:

او برائے سفر خیلے اشتیاق داشت۔ ازیں رو متعدد ممالک آسیا را سفر کرد۔ یک صد و بست سال عمر یافت۔ او متعدد کتب نوشت لاکن از انجملہ گلستان۔ بوستان۔ کلیات سعدی، شہرت تمام دارد۔ و کلامش بااپند و وعظ خصوصیت دارد۔ او در سن یک ہزار و دو صد و نود و یک ہجری ازیں عالم سفلی [illegible] شیخ شیراز [illegible] بنا کے

مرقدش خیلے عالی و رفیع است ۔ مردماں را بداں مرقد ارادت کلی است۔
ہمیں جہت ہر سال مجلسِ ملّی انعقاد مے پذیرد؛

تبؔ جزو میں سلطان مرحوم سے مُراد سلطان شمس الدین التمش ہے۔

سوال ۲۷ (ا) یورپ کے سفر نے سر سیّد احمد خاں کے منفعد وجود میں ایک عجیب اثر پیدا کیا۔ اور وہ بجلی کی طرح اُس کے دل میں روشن ہوا۔ (بجلی کی لہر اُس کے دل میں دوڑا دی)۔ اپنی قوم کی اصلی حالت اور خامیاں اُس کی آنکھ کے سامنے فوراً ظاہر ہو گئیں۔ اور اُس نے اچھی طرح دیکھ لیا۔ کہ ہندوستانیوں کے پیچھے رہنے کا سب سے بڑا سبب تحقیق جہالت کا غلبہ ہے۔ اس کی وجہ بھی اندھا دھند مذہبی تعصب ہے۔ جس کی وجہ سے ہندوستانی لوگ انگریزوں اور تمام یورپ والوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور سائینس منطق کے علوم کو مذہب کے خلاف سمجھ کر اپنے باپ دادا کی قدیم رسومات کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں۔ یعنی لکیر کے فقیر ہیں؛

(ب) (۱) سفرِ اروپا — مرکب اضافی
(۲) بزرگترین — اسم صفت تفضیل کل
(۳) جہل — حاصل مصدر
(۴) نیز — حرف شمول و شرکت
(۵) سائر — حرف تاکید
(۶) ہنمسک — اسم فاعل
(۷) ہستند — فعل ناقص صیغہ جمع غائب
(۸) ہمانا — حرف تحقیق

سوال ۲۸ (۱) غیر آدمی سے پرہیز کرنا اچھا (واجب) ہے۔ کیونکہ دوست کے لباس میں دشمن بھی ہو سکتا ہے۔ (کیا عجب کہ وہ ظاہر میں دوست اور باطن میں دشمن ہو۔ (۲) کیا عجب کہ وُہ گندم نما اور جو فروش دوست ہو)

(۲) تو اپنے پرانے ملازموں کی قدر کر۔ کیونکہ اپنے پالے ہوئے ملازم سے کبھی بے وفائی نہیں ہو سکتی؛

(۳) جب تیرا نوکر بوڑھا ہو جائے۔ تو اُس کے دیرینہ حقوق (خدمات) کو فراموش مت کر؛

(۲) اگر بڑھاپے نے اُس کی خدمت گذاری کے ہاتھ باندھ دیئے ہیں یعنی وُہ خدمت کی انجام دہی کے قابل نہیں رہا۔ تو تجھے تو بخشش کرنے پر بدستور سابق قدرت حاصل ہے۔ (یعنی تو اُس پر پہلے کی طرح بخشش کرتا رہ)

(ب) (۱) بوڑھے نے مستانہ دُھن سے نعرہ لگا کر کہا۔ کہ یہ سب کچھ آدھے جو کے برابر بھی قیمت نہیں رکھتا۔

تشریح :۔ تیرے جاہ و تجمل کی قیمت میرے آگے آدھے جو کے برابر بھی نہیں ہے۔

(۲) تو دُنیا کی نہ ہی پشت پناہ ہے۔ اور نہ ہی چہرہ۔ بلکہ تو انسان کی کھیتی کا ایک دانہ ہے۔

تشریح۔ نہ تو تیرے سہارے پر دُنیا کا انحصار ہے۔ نہ تو دنیا کا پیدا کرنے والا ہے۔ بلکہ تو انسان کی کھیتی سے ایک دانہ کی حیثیت رکھتا ہے ؛

(۳) میرے دو غلام جو حرص اور لالچ کے نام سے موسوم ہیں۔ وہ ہر روز تجھ پر غالب ہیں۔ یعنی تو لالچ اور طمع کا غلام ہے۔

(۴) تو میرا کیا مقابلہ کرے گا۔ جب کہ تو میرے غلام کا غلام ہے یعنی لالچ کا۔

الفاظ	معانی
زی	لباس۔
حق سالیانہ	دیرینہ حق۔ سالوں کی خدمت۔
ہرم	بڑھاپا۔
مروقت	دھن
آز	لالچ۔ طمع۔ حرص۔

سوال ۱۶ (۱) وہ پرندہ جو کہ خود انڈے سے بڑا نہ ہو۔ اُس کے پیٹ میں بطخ کا انڈہ کیسے سما سکتا ہے

(۲) کیا یہ ناممکن بات نہیں۔ جس پر تو نے یقین کر لیا۔ کیا تیرے ہوش و حواس ٹھکانے نہیں ہیں؟

(۳) مال تو ہے ہی نہیں۔ اور اگر ہے بھی تو جب تیرے ہاتھ سے چلا گیا۔ پھر تو کیا غم کھاتا ہے؟

(۴) اے جلال! تو ملک اور مال کی خواہش میں غم نہ کھا۔ تاکہ تیرا حال بھی کسان جیسا نہ ہو جائے۔

(ب) "جلال" تخلص ہے۔

(ج) "بادرت" میں "ت" ضمیر مفعولی ہے۔ اور "یادرت" میں "ت" ضمیر اضافی ہے:-

سوال ۵ نغمۂ ساربان کے مصنف کا مختصر حال فارسی میں:-

اسمش شیخ محمد اقبال است۔ او در ۱۸۵۷ء در سیالکوٹ کہ یکی از شہرہائی قدیم پنجاب است۔ تولد شد۔ بہ علم و ادب علی الخصوص بہ فارسی و اردو شغف تام و ملکۂ تمام داشت۔ چونکہ طبعش موزون بود۔ ازین رو از عہد طفولیت شعر گفتن گرفت۔ وقتیکہ از تحصیل علوم و فنون شرقیہ و غربیہ فارغ شد۔ در انگلستان رفت۔ و در امتحان اعلے قانون کہ آنرا در زبان انگلیس بیرسٹری مے گویند۔ کامران گشت۔ چون از اروپا در ہندوستان مراجعت نمود۔ ہمہ تن بہ شعر و شاعری مصروف و مائل شد۔ آوازۂ کلامش در جملہ ممالک آسیا و اروپا ہم رسید۔ متعدد کتب بزبان فارسی تصنیف کردہ است۔ لاکن از انجملہ مشہورترین اینہا است:-

(۱) پیام مشرق (۲) زبور عجم (۳) مثنوی اسرار خودی و رموز بیخودی (۴) جاوید نامہ

نیز در زبان اردو بسیار کتب نظم نگاشتہ است۔ اما از انجملہ "بانگ درا" شہرت تمام دارد۔ در ۱۹۲۳ء بعوض خدمت اعلے بزبان فارسی و اردو از جانب دولت انگلیس خطاب جناب (سر) یافت۔ و در اوّل ماہ

اپریل ۱۹۳۸ء اقبال از این جہان سفلی بہ عالم علوی رفت۔ او تقریباً ہفتاد سال زندگانی کرد۔ تربتش نزد در کلاں مسجد شاہی در لاہور است۔ کلامش سراپا روح و پُر از حبِ وطن است۔ در لطافت۔ دلبستگی و سلاست عدیل ندارد۔ انسان از خواندن اشعارش چناں سرور مے یابد۔ کہ بے اختیار در وجد مے آید:

حل پرچہ فارسی (ب)

نمبر ۳

سوال ۱۔ اس لومڑی کی کہانی تیرے حال کے مواقف ہے۔ جسے لوگوں نے دیکھا۔ کہ وہ بھاگتی گرتی اور اٹھتی جا رہی ہے۔ کسی نے اُسے کہا۔ کہ یہ کیا آفت ہے۔ جو اس قدر خوف کا سبب ہے۔ اُس نے کہا۔ میں نے سُنا ہے۔ کہ اونٹوں کو بیگار میں پکڑ رہے ہیں۔ لوگوں نے کہا۔ اے کمینی اونٹ کو تجھ سے کیا نسبت۔ اور تجھ کو اس سے کیا شباہت۔ اُس نے کہا۔ چپ رہو۔ اگر دشمن خود غرضی (دشمنی) سے کہیں۔ کہ یہ بھی اونٹ کا بچہ ہے۔ اور میں پکڑی جاؤں۔ کس کو میرے چھڑانے کا غم ہوگا۔ اور جب تک زہر مہرہ عراق سے لایا جائے۔ سانپ کا ڈسا ہوا مر جائے گا۔ یعنی یہ تو "آگ لگنے پر کنواں کھودنے" کے مترادف ہے۔

۲ سمندر میں بے شمار فائدے ہیں۔ اور اگر تو سلامتی چاہتا ہے۔ تو کنارے پر ہے

(ب) الفاظ	معانی	الفاظ	معنی
مفلوک	ڈر خوف	سخرہ	بیگار

(۳) سفیہہ کمینہ (۴) غرض خود غرضی۔ مراد دشمنی
(۵) تخلیص خلاص کرنا۔ چھڑانا۔ رہائی دلانا۔

(ج) (۱) گریزاں اسم حالیہ (۴) چہ حرف استفہام۔
(۲) مے رفت ماضی استمراری (۵) کرا حرفِ استفہام در بہ حالت مفعولی
(۳) اَے حرفِ ندا (۶) مار گزیدہ اسم مفعول۔

سوال ۲ (۱) ظاہر ہے۔ کہ یہ قیمتی۔ صاف اور روشن کانی پتھر دوسری موجودہ کانی اشیاء سے زیادہ مضبوط۔ زیادہ روشن۔ زیادہ چمکدار اور زیادہ آبدار ہے۔ اور کسی ترکیب سے حل نہیں ہو سکتا۔ یہ تمام دوسرے اجسام (اشیاء) کو کاٹ سکتا ہے۔ اور کوئی جسم اسے کاٹ نہیں سکتا۔ اُسی کم قیمت اور سیاہ رنگ کوئلے کی قسم میں سے ہے۔ کہ جسے آگ کی ایک ہی چنگاری خاک اور راکھ میں تبدیل کر دیتی ہے۔ اور اُس کی ایک جھولی ایک درم بھی قیمت نہیں پاتی۔

(ب) مذکورہ بالا عبارت روزنامۂ "کاوہ" سے لی گئی ہے۔ روزنامہ "کاوہ" جرمنی سے کئی سال تک نشر ہوتا رہا ہے۔ اس کا مدیر ایک غیور اور حریت پسند ایرانی تھا۔ اس مجلہ میں سیاسی۔ معاشرتی۔ سوشل مضامین ہوتے تھے۔ اب یہ بند ہو گیا ہے۔

(ج) بعض جگہوں میں جہاں اسکیمو نے اجنبیوں سے خاص کر ریشم کے روسی بیوپاریوں اور امریکن شکاریوں کے ساتھ جمع ہوئے۔ اور میل ملاپ کئے ہیں۔ اپنے معمولی آرام اور سکون کو ضائع کر دیا۔ اور اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر کسی معاملہ میں انہیں دھوکہ ہوا ہو۔ تو دساور کے لوگوں پر پل پڑتے ہیں۔ اور قتل عام کر دیتے ہیں۔

سوال ۳ (۱) میں نے سُنا ہے۔ جب خسرو پرویز نے شاپور کے نام پر قلم پھیر دیا۔ (یعنی اس کو موقوف کر دیا) تو وہ خاموش ہو گیا۔ رنگ اُڑ گیا اور حیران ہو گیا۔

(۲) رحم کو، پھیلا دے۔ اور اُسے گن (خوب چھان بین کر) اور ہوشیار ہو کر بیٹھ۔
کیونکہ دُنیا میں سو میں سے تم ایک کو بھی امانت دار نہ پاؤ گے۔
(۳) کسی اُمیدوار کی اُمید (مقصد) بر لانا ہزاروں قیدیوں کی قید چھڑانے سے اچھا ہے۔
(۴) جب تو نرمی کریگا۔ تو دشمن دلیر ہو جائیگا۔ اور اگر تو غصہ ہو گا۔ تو وُہ تجھ سے بیزار ہو جائیگا
(۵) سختی اور نرمی ملی جلی اچھی ہوتی ہے۔ اُس فصاد کی طرح جو پہلے زخم چیرتا
بھی ہے۔ اور پھر اُس پر مرہم بھی رکھ دیتا ہے۔

تشریح:۔ سختی اور نرمی ملی ہوئی بہتر ہوتی ہے۔ صرف سختی یا صرف نرمی مفید نہیں
ہوتی۔ چنانچہ سرجن کو دیکھو۔ پہلے نشتر سے کام لیتا ہے۔ پھر اُس پر مرہم
رکھتا ہے۔

(ب) (۱) تو آرام طلبی اور سستی دُور کر۔ کوشش کر۔ اور اپنی جسمانی محنت سے
خوشی حاصل کر۔ یعنی جشن شادی منا۔
(۲) کیونکہ دُنیا میں محنت کے بغیر فائدہ نہیں ہوتا۔ اور جو آدمی کہ سُست ہوتا
ہے۔ وُہ خزانہ نہیں پاتا۔
(۳) جب جوان آدمی کام کرنے میں کاہل ہو گا۔ تو زمانے کا دل اُس سے بیزار ہو
(اُکتا) جائے گا۔
(۴) (سُستی کرنے والا) بیماری سے جوان نہیں رہے گا۔ نہ ہی اُس کی طاقت
رہے گی۔ اور نہ ہی اُس کی جان۔

(ج) (۱) خسرو متلقب بہ خسرو پرویز۔ ہُرمز بن نوشیرواں کے بیٹے کا نام جو شاہان
ایران میں بڑے جاہ و جلال کا بادشاہ گزرا ہے۔ فرہاد کی معشوقہ شیریں
اِس کی چہیتی ملکہ تھی۔ یہ بادشاہ تقریباً چھٹی صدی عیسوی میں ہوا ہے۔
(۲) شاپور:۔ ایران کے ایک مصور کا نام جو خسرو پرویز کا ملازم تھا۔ اور شیریں
کی تصویر اُتار کر لایا تھا۔

سوال [illegible] دارد۔ این

مدام طرف چپ در بینام مے باشد۔ وقتیکہ شمشیر زن لازم دارد۔ او شمشیر
را از نیام کشیدہ بدست راست مے گیرد۔ و سر عدوئے خود را مے برد۔ ہنگام
ریختن خون تیغ او ش قرمزی یاقوت رنگ مے شود۔ و قطرہائے خون کہ
ازاں بر زمین فرو مے افتد۔ در رنگ و صورت مثل لعل ہا مے
نماید۔

سوال ۵ شاعر ظریف مے گوید۔ کہ یک وقتی من در عوض قصیدہ از شاہ والا
تبار اسپے یافتم۔ آں اسپ لاغر ترین ہمہ طائراں و جانوران جہاں بود۔
از جہت پیری دندانش ریختہ شدہ بود۔ و او ایں قدر ناتوان و ضعیف بود۔
کہ طاقت گسستن تارِ عنکبوت ہم نداشت۔ شاعر از شوخی مے نویسد۔ کہ
چوں او مرد۔ عقل باخود گفت۔ کہ مرا از وایں گمان ہم نبود۔ کہ او
مسافتِ مرگ راطے خواہد کرد۔ مقصد شاعرِ ظریف ہجو کردن شاہ بود
و بس۔

حل پرچہ فارسی (ب)

نمبر ۱

سوال ۱ (۱) ابھی تک اُس کی آنکھیں دیکھ رہی ہیں۔ کیونکہ اُس کا ملک اوروں
کے پاس ہے۔

(۲) دس درویش ایک کمبل (پٹو) میں سو سکتے ہیں۔ اور دو بادشاہ ایک
ولایت میں نہیں سما سکتے۔

(۳) آرام کی قدر وہی جانتا ہے۔ جو کسی مصیبت میں گرفتار ہو۔

(۴) بیت المال کا خزانہ غریبوں کا لقمہ ہے۔ نہ کہ شیطان کے بھائیوں کی خوراک :

(۵) جو کوئی خیانت (امانت میں چوری) نہیں کرتا۔ اُس کا ہاتھ حساب دینے سے نہیں کانپتا :

(۶) جس کسی کا حساب پاک ہے۔ اُسے حساب دینے سے کیا ڈر ہے۔

(۷) بادشاہوں کی نوکری سمندر کے سفر کی طرح ہے۔ فائدہ مند اور خطرناک یا تو خزانہ لے جائے گا۔ یا لہروں کے تھپیڑوں میں ہلاک ہو جائے گا :

سوال علا(ا) کہتے ہیں۔ نوشیروانِ عادل کے لئے کسی شکارگاہ میں ایک شکار کے کباب بنا رہے تھے۔ نمک نہ تھا۔ ایک غلام کو گاؤں میں بھیجا۔ تاکہ نمک لائے۔ نوشیرواں نے کہا۔ نمک قیمت سے لانا۔ تاکہ رواج (بے قاعدگی) نہ ہو۔ اور گاؤں خراب نہ ہو جائے۔ اُنہوں نے کہا۔ اتنے سے کیا خرابی (بگاڑ) ہوگی۔ اُس نے کہا۔ ظلم کی بنیاد پہلے پہل دنیا میں تھوڑی ہی پڑی تھی۔ جو کوئی آیا۔ اُس پر زیادتی کرتا گیا۔ حتےٰ کہ اس درجہ پر پہنچی :

(ب) باوجود اس کے کہ اس ستّر سال کے عرصہ میں گوہر مذکور انگلستان کے شاہی خاندان کے قبضہ میں ہے۔ روز بروز انگلستان کی عظمت اور طاقت بڑھ رہی ہے۔ پھر بھی ہندوستانی ابھی تک اُمیدیں رکھے ہوئے ہیں۔ کہ اس الماس کی بدبختی انگلستان کی پریشانی کا موجب بنے گی۔ اور دوبارہ ہندوستان اپنا جھنڈا بلند کرے گا۔ اور حق حقدار کو پہنچے گا۔ اور کوہ نور اپنی اصلی سرزمین میں واپس لوٹے گا۔ لیکن خدا کے سوا کون جانتا ہے۔ کہ تقدیر کے شیشہ میں کیا کیا جلوے ظاہر ہوں گے۔ اور تقدیر کی آندھی "تاریخ کی سرکش لہروں کو کس طرف لے جائے گی :

سوال ۳ (۱) جلدی اپنی جگہ سے اُٹھتا ہے۔ پہلے دو تین قدم تیزی سے دروازے کی طرف اُٹھاتا ہے۔ لیکن چوتھے قدم پر اُس کا پاؤں ڈگمگانے لگتا ہے۔ تھوڑی دیر پاؤں پر کانپتا ہے۔ اور کچھ دیر کانپنے کے بعد فوراً زمین پر گر پڑتا ہے۔ اُس آدمی کی طرح جیسے سکتہ کی بیماری ہو گئی ہو۔ اُس کے ہاتھ اور پاؤں بے حس اور فالج زدہ ہو جاتے ہیں۔ اس دوران میں سب چپ ہیں۔ مگر جونہی اللہ یار بیگ گرتا ہے۔ ارد شیر اور فلک ناز اپنے آپ کو اُس کے گھٹنوں پر گرا دیتے ہیں:

(ب) تمثیل اللہ یار بیگ سے حب وطن کا سبق ملتا ہے۔

سوال ۴ (۱) بادشاہ کہتا ہے۔ میں اس واسطے خراج نہیں لیتا۔ کہ اپنے جسم اور اپنے تخت و تاج کی زینت پر خرچ کروں۔

(۲) اگر میں عورتوں کی طرح لباس پہننا شروع کردوں۔ تو میں بہادری سے کب دشمن کو شکست دے سکوں گا۔

(۳) (جب) دشمن اُس کا گدھا لے گیا۔ اور بادشاہ نے خراج وصول کر لیا۔ تو اُس تخت و تاج میں کیا اقبال دیکھے گا:

تشریح ۱۔ شاعر کہتا ہے۔ کہ جب ایک بیچارہ آدمی چور کی چوری اور بادشاہ کے خراج سے تباہ حال ہو جائے۔ تو اُس ملک میں شاہی اقبال کیسے بڑھے گا:

(۴) رعیت درخت کی مانند ہے۔ اگر تو اسے پالے۔ تو تو دوستوں کے دلی مقصد کے مطابق پھل کھائے گا۔

(۵) تو بے رحمی سے اُس کی جڑ مت اُکھاڑ۔ اور پھل مت توڑ۔ کیونکہ ایسا کرنے سے نادان اپنے آپ ظلم کرتا ہے۔

(ب) (۱) اے عقلمند! خزانہ تکلیف ہی سے ملتا ہے۔ تکلیف اُٹھائے بغیر

کوئی شخص خزانہ حاصل نہیں کر سکتا۔
(۲) جو شخص کہ باگ اور رکاب گھستا ہے۔ یعنی جسے گھوڑے کی سواری نصیب ہے۔ اور شاہی ٹھاٹھ حاصل ہے۔ اُسے گھر میں آرام سے نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ یعنی اُسے محنت و مشقت سے جی نہیں چرانا چاہیئے ۔
(۳) محنت سے نامودی ملتی ہے۔ اور قوت بازو سے دولت حاصل ہوتی ہے۔ لاریب تیرا نام بھی محنت اور مشقت سے روشن ہوگا ۔
(۴) وہ آدمی جس نے چادر کے نیچے منہ چھپالیا۔ ایسا جان کہ وہ خاک میں مل گیا۔ یعنی جیتے جی مٹ گیا۔
(۵) جب جوان مرد کام کرنے میں سست ہوگا۔ تو زمانے کا دل اُس سے بیزار (دم کنا) ہو جائے گا۔ یعنی زمانہ کو اپنی مرضی کے موافق نہیں پائے گا ۔
سوال ۵ دُنیا میں ہر ایک چیز اپنی جنس اور اصل کی طرف مائل ہوتی ہے۔ خواہ وہ کتنی دیر اپنی خصلت اور سرشت کو مخفی رکھے۔ آخر کار ایک نہ ایک دن ضرور ظاہر ہو جائے گی۔ سانپ کو کتنا بھی دودھ پلاؤ۔ پھر بھی ڈسنے سے نہیں چوکے گا۔ کتے کی دُم کو سالوں تک مزبلہ میں دبائے رکھو۔ جب بھی نکالو گے۔ اُسی طرح ٹیڑھا پاؤ گے۔ زنگی (حبشی) کبھی بھی سفید رنگ نہیں ہوگا۔ چاہے سو من صابن اُس پر صرف کر دو۔ کڑوی سرشت والے درخت کے تھالے میں پانی کی جگہ دودھ اور شہد ڈالتے رہو۔ عاقبت الامر پھل دیتے وقت کڑوا ہی دے گا۔ پس ثابت ہوا۔ کہ مرتے دم تک کسی بد خصلت کی فطرت و طینت تبدیل نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا تخم تاثیر صحبت اثر کا مقولہ اشعار مذکورہ بالا پر صادق ہے ۔

حل پرچہ فارسی (ب)

نمبر ۵

سوال ۱ (ا) ایک ظالم کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ کہ اُس نے ایک پتھر کسی نیک آدمی کے سر پر دے مارا۔ فقیر میں بدلہ لینے کی طاقت نہ تھی۔ پتھر کو اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ یہاں تک کہ بادشاہ کو اُس فوجی سپاہی پر غصہ آیا۔ اور اُس کو قید خانہ میں ڈال دیا۔ فقیر آیا۔ اور پتھر اُس کے سر پر دے مارا۔ اُس نے کہا۔ تُو کون ہے؟ اور یہ پتھر تُو نے مجھے کیوں مارا؟ کہا میں فلاں آدمی ہوں۔ اور یہ پتھر وہی ہے۔ جو تُو نے فلاں تاریخ کو میرے سر پر مارا تھا۔ اُس نے (فوجی سپاہی نے) کہا۔ تو اتنا عرصہ کہاں رہا؟ فقیر نے کہا۔ میں تیرے مرتبہ سے ڈرتا تھا۔ اب جب کہ میں نے تجھے کنوئیں میں دیکھا۔ موقع کو غنیمت جانا۔

(ب) نادر شاہ کے قتل کے بعد ۱۱۶۰ھ میں کوہ نور اُس کے پوتے شاہرخ کے پاس پہنچا۔ لیکن جونہی شاہرخ بھی اپنے باغی امیروں کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ اور اُس کا ملک احمد خاں ابدالی کے ہاتھ لگا۔ کوہ نور بھی قبضہ میں آیا۔ اور اُس کے خاندان میں رہا۔ یہاں تک کہ اُس کا پوتا شاہ شجاع نامی دوست محمد خاں کے ہاتھوں کابل سے بھاگ نکلا کوہِ نور کو بھی جس طرح ہو سکا۔ اپنے ساتھ لے گیا۔

(ج) شاہ شجاع از کابل فرار کردہ در پنجاب آمد۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ برائے بدست آوردن کوہ نور شاہ شجاع و زنش را خیلے اذیت کرد۔ بالآخر زن شاہ شجاع با راجہ شرط نمود۔ کہ اگر او شوہرش را خلاصی بخشد۔ او ہم کوہ نور را باو خواہد داد۔

وقتیکہ شاہ شجاع رہا نمود۔ زن شاہ شجاع گفت۔ کہ کوہ نور پیش تاجرے

در قندھار گرو است۔ ایں طور چندے از پرداخت دادن کوہ نور طفرہ

زد۔ عاقبت الامر بعد از تہدیدات و توبیخ ہائے سخت راجہ رنجیت سنگھ

شاہ شجاع از راہِ جبر کوہ نور را تسلیم رنجیت سنگھ نمود۔

سوال ۲۔ (۱)، سید احمد خاں نے یورپ جانے سے پہلے انجمن ترجمہ قائم کی جس

کا مقصد ہندستانیوں کے دماغوں میں یورپین علوم کا نزدیک کرنا تھا۔ یعنی

اہلِ ہند کو علومِ فرنگی سے آشنا کرنا مقصد تھا۔ اس انجمن نے انگریزی زبان

کی چند مستند کتابوں کا ہندوستانی زبان میں ترجمہ کرکے عام لوگوں میں

اشاعت کی۔ حکومت برطانیہ نے اُس انجمن کو پورا شوق دلایا۔ یعنی بڑی

حوصلہ افزائی کی۔ اور اس خدمت کے صلہ میں سر سید احمد خاں کو ایک سنہری

تمغہ عطا کیا۔ ۱۸۹۸ء میں سر سید بنارس میں فوت ہوئے۔

(ب)، سر سید احمد خاں ہندوستان کے مسلمانوں کا ایک بڑا مربی گزرا ہے۔ اُس

کے دل میں قوم کے لئے کوٹ کوٹ کر درد بھرا تھا۔ اور اپنی قوم کی حالتِ زار

دیکھ کر چاہتا تھا۔ کہ اُس کی قوم بھی تعلیم و تربیت۔ دولت و ثروت میں اپنی

ہمسایہ قوم کے ہم پلّہ اور برابر ہو۔ جب اُس پر اچھی طرح واضح ہو گیا۔ کہ

مسلمانوں کے پیچھے رہنے کا سب سے بڑا سبب جہالت۔ تعصب اور

علوم فرنگی سے نفرت کا غلبہ ہے۔ تو اُس نے اپنی تمام قیمتی عمر اپنے دینی

بھائیوں کی اصلاح۔ بہبودی۔ تعلیم اور تعصب کے طلسم کے توڑنے پر

صرف کردی۔ آخر کار اُس کی یہ اَن تھک کوشش مشقتِ شاقہ اور بیش بہا

خدمت بار آور ہوئی۔ لہٰذا یورپ کی سیاحت سے واپسی پر اُس نے

ہندوستان کے مسلمانوں میں علوم جدید کی اشاعت عملی طور پر شروع کی۔

اور علی گڑھ (یو-پی) میں ایک اسلامیہ یونیورسٹی کی بنیاد رکھی۔ جو اب وسیع

پیمانہ پر چل رہی ہے۔ جہاں ہزاروں مسلمان تعلیم پا چکے ہیں۔ اور پا رہے ہیں۔

علی گڑھ یونیورسٹی کے علاوہ ان کی بے شمار تصانیف اسلامی تمدن پر موجود ہیں۔ جن سے اہل اسلام مستفیض اور مستفید ہو رہے ہیں ۔

سوال ۱۳ (ا) اہل عرب کسریٰ اور اہل یورپ کسروی کے نام سے اُسے پکارتے ہیں۔ اور اُس کے مرتبہ کی بلندی ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ یورپ کے جملہ مورخوں نے اُس بادشاہ کی بہت تعریف کی ہے۔ اور اُس کی عظمت کے بارے میں بہت کچھ کہا ہے۔ ایک اہل یورپ نے بے شمار تعریف کرنے کے بعد یوں لکھا ہے۔ کہ ہم نہیں لکھ سکتے۔ کہ نوشیروان عادل و رعیت پسند کا مرتبہ کس قدر تھا ۔

(ب) نوشیروان ایران کے مشہور عادل بادشاہ کا نام جو خسرو پرویز کا دادا تھا۔ اس بادشاہ کا عدل و انصاف ضرب المثل ہے۔ جناب رسول خدا اسی زمانہ میں متولد ہوئے ۔

اس کے نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ نوشین" بمعنی شیریں اور "روان" بمعنی جان سے مرکب ہے۔ یا "نو" بمعنی نیا اور "شیر" مشہور درندہ سے مرکب ہے۔ یعنی جوان شیر ۔

سوال ۱۴ ایک شخص کو جنگل میں ایک پیاسا کتا ملا۔ جس میں تھوڑی سی زندگی باقی تھی۔ یعنی پیاس کی شدت سے جان بلب تھا۔

(۲) اُس نے خدمت کے لئے کمر باندھی۔ اور بازو کھولے۔ کمزور سسکتے کتے کو پانی کا گھونٹ پلایا۔

(۳) پیغمبر نے اُس آدمی کے حال سے اطلاع دی۔ کہ خداوند نے اُس کے گناہ معاف کر دیئے ہیں ۔

(۴) جس ذات (خداوند) نے کتے کے ساتھ کی ہوئی نیکی کو ضایع نہیں کیا۔ بھلا نیک مرد کے ساتھ نیکی کب ضایع ہوگی۔

(۵) خزانہ سے سونے کی تھیلیاں بخشنا اتنا تو اس کا کام نہیں ہے۔ جتنا کہ ہاتھ

کی کمائی ہوئی رقم سے ایک دینار کا دینا (قنطار - اس قدر سونا چاندی جس سے بیل کی کھال بھری جائے۔ (۲) ساٹھ سیر سونا یا چاندی)

(ب) (۱) وہ جگر کو سینے (چھید کرنے) والا تیر عقاب کے بازو پر لگا جس نے اُسے بلندی (آسمان) سے نیچے زمین پر گرا دیا۔

(۲) وہ زمین پر گر پڑا۔ اور مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔ اُس وقت اُس نے اپنے دائیں بائیں نظر ڈالی۔ یعنی اِدھر اُدھر دیکھا۔

(۳) اُسے یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی۔ کہ ایک لکڑی اور لوہے میں یہ تندی تیزی اور اُڑنے کی طاقت کہاں سے آئی۔

(۴) جب اُس نے غور سے نظر کی۔ تو اُس نے اپنا پر اِس میں دیکھا۔ اور کہا۔ کہ ہم کس کی شکایت کریں۔ یعنی کس سے روئیں۔ کیونکہ جو کچھ ہم پر گذری ہے۔ وہ خود ہمارے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔ یعنی اپنا کیا اپنے آگے آیا ہے۔

(۵) اے ناصر! تو غرور کو اپنے سر سے نکال دے۔ دیکھ کہ جس عقاب نے غرور کیا۔ اُس پر کیا گذری۔ یعنی اُس کا کیا نتیجہ نکلا۔

(ج) تکبر کے معنی ہے غرور۔ خودبینی۔ عُجب۔ گھمنڈ۔ ابھیمان۔ نخوت۔ خودپسندی۔ اکڑ۔ اور خود بخود بڑا ہونا۔ خواہ اُس میں عظمت۔ برتری و بزرگی کی صفات اوصاف نام کو بھی نہ ہوں۔ جو شخص غرور کرتا ہے۔ وہ ہر دو جہان میں ملعون ذلیل و رسوا ہوتا ہے۔ وہ ہرگز خوشی و کامیابی کا منہ نہیں دیکھتا۔ فرعون کو لیجئے۔ یہ بڑا متکبر تھا۔ آخر کار اپنے تکبر کی وجہ سے اپنی فوج سمیت بحیرہ احمر میں غرق ہو گیا۔ نمرود نے خدائی کا دعوے کیا۔ اور وہ دماغ میں ایک مچھر گھس جانے سے مر گیا۔ شیطان نے آدم کو سجدہ اور اُسکی برتری تسلیم نہ کرکے اپنی نافرمانی کا ثبوت دیا۔ اس لیئے درگاہِ الٰہی سے راندہ گیا۔ اور اُس پر ہمیشہ کی لعنت رہ گئی۔ جیسا کہ اس شعر سے واضح ہے۔

تکبر عزازیل را خوار کرد ۔۔۔ بزندانِ لعنت گرفتار کرد

پس اسے بنی آدم! تو غرور کو اپنے سر سے نکال دے۔ تاکہ تجھے بھی خود بین عقاب کی طرح غرور کا نتیجہ نہ بھگتنا پڑے۔

سوال ۵ الف ۔ اُٹھ اور دیکھ کہ باغ اور جنگل میں چاروں طرف پھول کھلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ موسم بہار کی ہوا چلنے لگی۔ اور بلبل چہچہانے لگا۔ گل لالہ کھلا۔ حسن نے تازہ پھل چنا عشق نے نیا غم کھایا۔ یعنی باغ کا پھولوں کی شگفتگی کی وجہ سے حسن دوبالا ہو گیا۔ اور بلبل نے جو پھولوں پر عاشق زار تھے۔ اُسے اور غم عشق لاحق ہو گیا۔

حل پرچہ فارسی (ب)

نمبر ۶

سوال ۱ (الف) ۔ مجھے یاد ہے۔ کہ بچپن میں میں بڑا عبادت کرنے والا و رات کو جاگنے والا تھا۔ اور پارسائی و پرہیزگاری کا لالچی تھا۔ ایک رات باپ کی خدمت میں بیٹھا تھا۔ اور رات بھر آنکھیں نہ جھپکی تھیں یعنی نہ سویا۔ اور قرآن مجید بغل میں تھا۔ ایک گروہ ہمارے گرد سویا ہوا تھا۔ میں نے باپ سے کہا۔ کہ ان میں سے ایک بھی سر نہیں اُٹھاتا۔ کہ نماز دوگانہ (نماز شکرانہ) ادا کرے۔ غفلت کی نیند ان پر اس قدر طاری ہے۔ گویا کہ مُردہ ہیں۔ اُس نے (باپ نے) کہا۔ اے باپ کی جان! اگر تو بھی سو جاتا۔ تو اچھا تھا۔ بہ نسبت اس کے کہ تو لوگوں کی عیب جوئی کرتا۔

(ب) سلطان تاج الدین یلدز جس نے غزنی سے سلطان قطب الدین کے انتقال کے بعد لاہور کے مبارک شہر کو فتح کر لیا تھا۔ مقابلہ کیا۔ اور دونوں لشکروں

کے درمیان جنگ ہوئی۔خدائے پاک و بزرگ نے سلطان شمس الدین کو فتح بخشی سلطان تاج الدین اُس کے لشکر کے ہاتھ گرفتار و قید ہوا۔ سلطان شمس الدین نے اِسے موقوف کرکے علاقہ بدایوں میں بھیج دیا۔ چنانچہ وہ بھی وہیں قید میں مرگیا۔ سلطان تاج الدین کا مقبرہ بھی (خدا اُس کی دلیل کو روشن کرے) بدایوں کے علاقہ میں دریائے سوتھ کے کنارے پر ہے؛

نمبر شمار	الفاظ	معانی
(۱)	مُتعبِد	عابد۔ بہ تکلیف عبادت کرنے والا۔ (اسم فاعل)
(۲)	شبخیز	شب بیدار۔ رات کو عبادت کرنے والا۔ شب بمعنی رات۔ خیز اُٹھ۔ امر۔ از مصدر خاستن (اسم فاعل)؛
(۳)	مُولع	صاحب وَلَع۔ راغب۔ حریص۔ لالچی (اسم فاعل)
(۴)	برہم نہ بستہ	نہ جھپکی۔
(۵)	در پوستین افتادن	عیب جوئی کرنا۔ نکتہ چینی کرنا۔ بدگوئی کرنا۔ عیب بیان کرنا۔
(۶)	دستگیرہ	گرفتار۔
(۷)	حظیرہ	مزار کا گنبد۔ قبرستان کی چار دیواری۔ مُراد مقبرہ۔

سوال ۲ (۱) یہ بھی۔ مختصر سیرت یا سوانح حیات ایشیا کے ایک بڑے شخص کی جس نے نہ تلوار سے فتوحات حاصل کی ہیں۔ نہ وہ ملکی لیڈر تھا۔ وزیر نہ امیر اور نہ ہی کسی پولیٹیکل جماعت کا پیشوا تھا۔ مگر اُس نے اپنے جاہل ملک جاہل متعصب اور بدبخت قوم کی جو خدمت کی ہے۔ اُس کے ساتھ گذشتہ سو سال میں کسی ایرانی کی خدمات مقابلہ نہیں کھاتیں۔ کیا یہ بات تقدیر میں نہیں ہے۔ کہ بدبخت ایران بھی ان تمام محی الدولہ (ملت کو زندہ رکھنے والا) اور محی الدولہ (حکومت کو زندہ رکھنے والا) کے عوض یعنی ان خطابات یافتگان

کی بجائے ایک سید احمد خاں پیدا کرے ؛

(ب) دُنیا کی قابلِ دید چیزوں میں سے ایک چیز نیاگرا کی آبشار ہے جو تمام دُنیا میں سب سے بڑی آبشار شمار کی گئی ہے۔ آبشار نیاگرا، شمالی امریکہ میں ملک کنیڈا اور صوبجات متحدہ کے درمیان تقریباً ۸۰ فرسنگ یعنی ۲۴۰ میل نیویارک کے مغرب کی طرف واقع ہے۔ اُس جگہ کے گرد و نواح میں جہاں یہ آبشار واقع ہے۔ کینیڈا اور صوبجات متحدہ کی سرحد فاصل کو بڑی تعداد میں جھیلیں کی شکل بناتی ہے۔ اور ان میں سے بہت بڑی پانچ ہیں۔

سوال ۳ (ا) (۱) میں نے ایک دفعہ اس کمزور بنیاد والے خاکی طلسم یعنی دُنیا فانی میں ایک دانا اُستاد سے سُنا۔

(۲) ایک خوش آواز پرندے نے کسی باغ میں ایک ٹہنی پر گھونسلے کی بنیاد ڈالی۔

(۳) کہ اچانک ایک بادل اٹھا۔ اور اُس سے ایک آگ برسانے والی عجیب بجلی پیدا ہوئی۔

(۴) اُس کے گھونسلے پر ایک چنگاری گرائی جس نے اُس کے عیش و آرام کے گھر کو بالکل جلا دیا۔

(۵) جب اُس نے غم بڑھانے والے آسمان کا یہ کھیل دیکھا۔ تو اُس نے دل سے بجلی کی طرح جہان کو جلا دینے والی آہ نکالی۔

(۶) نہ اُس میں اتنی طاقت تھی۔ کہ آسمان سے لڑے۔ نہ پاؤں تھے۔ یعنی نہ حوصلہ تھا۔ کہ زمانے سے بھاگ جائے۔ (یعنی بالکل مجبور تھا)

(ب) (۱) گلاب کے ہر پودے پر بلبل چہچہانے لگا۔ سرو کے ہر درخت پر چکور نے آوازِ بلند کی ؛

(۲) غافل مت ہو۔ کیونکہ بہار کے دن ہیں۔ پہاڑ اور جنگل از سرتا پا لالہ زار ہو گئے ہیں یعنی لالہ کا ... ہے

(۳) جہاں چین کے نگار خانہ کا رشک بن گیا ہے۔ یعنی جہاں میں گوناگوں پھول کھلے ہیں۔ جن کی وجہ سے نگار خانہ چین بھی حسرت کر رہا ہے۔ اور بادِ صبا ختن کی کستوری کو آستین میں چھپائے ہوئے ہے۔ (یعنی خوشبودار ہوا سارے جہان کو معطر کر رہی ہے)

(۴) زمانہ حضرت عیسےٰ کے دم جیسا اور عنبر کی سی خاصیت رکھنے والا ہے۔ زمین موسم بہار کی وجہ سے بہشت کی طرح سرسبز اور شاداب ہو گئی ہے۔ (حضرت عیسےٰ اپنے دم سے مریض کو تندرست اور مردہ کو زندہ کر دیتے تھے۔ گویا موسم بہار کے آنے سے مریض شفا پا رہے ہیں۔ اور سارا جہان خوشبو سے مہک رہا ہے۔ زمین رنگا رنگ کے پھولوں سے بہشت کی طرح بنی ہوئی ہے (۲) اردی بہشت = ایرانیوں کے ایک مہینے کا نام جو عین موسم بہار میں آتا ہے۔ ارد بمعنی مانند اور یائے مجہول کسرہ کے اشباع سے پیدا ہوئی ہے۔ یعنی بہشت کی مانند۔

(۵) بہاری بادلوں کی بارش شراب کی طرح خوشگوار ہے۔ اور نو بہاری بادل ہاتھ میں پیالہ لئے ہوئے ہے یعنی موسم بہار کی بارش شراب کی طرح نشہ آور ہے۔

سوال ۴۲ (۱) میں نے اس کے ہونٹ یعنی منہ کھولا۔ تا کہ میں اس کے دانت دیکھوں۔ حیرت کے ہانی کے سوا اس کے منہ میں کچھ نہ تھا۔
مطلب ہے۔ اس کے منہ میں دانتوں کا نہ ہونا اس کے بڑھاپے کی علامت ہے

(۲) میں نے اس سے کہا۔ تو اس دنیا میں کس کے زمانہ میں پیدا ہوا۔ اس نے کہا۔ اس وقت جبکہ جہان اور آدم کا بھی نشان نہ تھا۔

(۳) میں نے مکڑی کے جالے کے تار سے اس کے پاؤں میں پچھاڑی باندھ دی۔ لیکن اس رسی کو توڑنے کی بھی اس میں طاقت نہ تھی۔ یعنی گھوڑا اتنا کمزور تھا۔

(۴) ہوا کے چلنے سے اس کی کمر ٹوٹ گئی۔ بیچارے کو اس بھاری بوجھ

کے اٹھانے کی بھی طاقت نہ تھی۔

(۵) قصہ کوتاہ جب وہ موت کے راستہ پر ہو لیا۔ تو عقل نے کہا۔ ہم کو اس کمزور تنکے سے یہ بھی گمان نہ تھا۔ یعنی موت کا راستہ بھی طے کر لے گا۔

(ب) مذکورہ بالا اشعار میں ایک کمزور گھوڑے کا ذکر ہے۔ انوری اگرچہ ایک خوش طبع شاعر ہے۔ شاعر کا مطلب فقط بادشاہ کی جس نے ایسا نحیف و دبلا گھوڑا ایک قصیدہ کے صلہ میں دیا۔ ہجو کرنا تھا۔ اور بس ؛

(ج) (۱) مشو۔	نہی	(۶) جز۔	حرف استثنا
(۲) سراسر۔	حرف تاکید	(۷) گستن۔	مصدر
(۳) نگارستان۔	اسم ظرف مکان	(۸) بار گران۔	مرکب توصیفی
(۴) و	حرف عطف	(۹) ضعیف۔	اسم صفت
(۵) وش	حرف تشبیہ	..	..

حل پرچہ فارسی (ب)

نمبر ۲

سوال ۱ (ا)، مجھے یاد ہے۔ کہ ایک رات کسی قافلہ میں تمام رات چلتا رہا۔ اور صبح جنگل کے کنارے پر سویا۔ ایک مست فقیر نے جو اُس سفر میں ہمارے ساتھ تھا۔ نعرہ لگایا۔ اور جنگل کی راہ لی۔ اور ایک دم بھی آرام نہ کیا۔ جب دن چڑھا میں نے اُس سے کہا۔ یہ کیا حال (معاملہ) تھا۔ اُس نے کہا۔ میں نے دیکھا۔ کہ بلبلیں درختوں پر۔ چکور پہاڑ میں۔ مینڈک پانی میں اور چرپائے جنگل میں شور مچا رہے تھے [illegible] نہ ہو گی۔

کہ تمام تو یادِ الٰہی میں مشغول ہوں۔ اور میں غفلت کی نیند میں سویا رہوں؟
(ب) شروع میں جب کوہ نور کو تراشا نہ گیا تھا۔ $\frac{3}{4}$ ۲ ۹۳ ۷ قیراط (ایک قیراط کا وزن
چار جو کے برابر ہوتا ہے) وزن رکھتا تھا۔ لیکن شاہ شجاع نے پہلی دفعہ
اسے ایک وینیزی سنگ تراش بورگیو نامی سے ترشوایا۔ مگر (شاہ شجاع) اس
سنگ تراش کے کام سے اس قدر غمگین اور خفا ہوا۔ کہ علاوہ اس کے کہ اُسے
مزدوری نہ دی۔ بلکہ ایک ہزار روپیہ جرمانہ بھی اُس سے وصول کیا۔ اس کے
بعد ملکہء انگلستان نے دوبارہ اُسے لنڈن کے شاہی سنگ تراش خانہ میں ترشوایا۔
اور اُس کو موجودہ صورت دی۔ کہ صرف $\frac{1}{16}$ ۱۰۶ قیراط وزن رکھتا ہے۔
سوال ۲ (الف) سب سے پہلا کام جو اُس بادشاہ نے کیا یہ تھا۔ کہ کچھ عرصہ تک مزدک
و اُس کے پیروؤں کو سرافراز کیا (اپنایا) اور اس کے بعد اپنے ان حاکموں
کو جو ہر صوبہ میں حکمران تھے لکھا۔ اور ایک دن مقرر کیا۔ کہ جتنے مزدک کے
مقلدین ملیں۔ اُن کی بیخ کنی کردیں۔ خود بھی اُسی دن مزدک اور مزدکیوں کو
جنہیں دارالخلافہ میں زیر حراست رکھا گیا تھا۔ دعوت پر بلایا۔ بادشاہی
محل سرائے کے نزدیک ایک باغ میں کنوئیں کھدوا کر باورچیوں کو حکم دیا۔
کہ اُن کو ٹولیوں کی شکل میں کھانے کے بہانہ سے لے جا کر اس باغ میں اُلٹا
کردیں۔ (ہلاک کردیں)۔
(ب) یہ زندگی جس سے تو اتنا دلی لگاؤ رکھتا تھا۔ تیرا اس سے کوئی تعلق نہیں
ہے۔ وہ میرا مال ہے۔ میں نے اُس کو تجھے بخشا ہے۔ صرف مجھے حق حاصل
ہے۔ کہ اس کو تجھ سے لے لوں۔ یا میرے ہاتھ سے یہ تیری زندگی برباد
(ختم) ہونی چاہیئے۔ یا میرے دشمنوں کے ہاتھوں۔ اور وہ بھی میرے
ارادہ اور خواہش سے۔ اب تجھے اختیار ہے۔ ان دو راستوں میں سے جس
راستے کو چاہتا ہے۔ پسند کرلے۔
(ج) جو ...تک...اللہ... یا گیا ... بیشمار ... نادر شاہ اور

مخاطب اردشیر بیگ تھا۔ ان کا آپس میں یہ تعلق ہے۔ کہ اللہ یار بیگ، اردشیر بیگ کا باپ ہے۔

(۱) **مزدک**:۔ ایران کے ایک فصیح و بلیغ آدمی کا نام جو نوشیرواں کے باپ کے عہد میں تھا۔ اور اُس نے ایک نیا مذہب نکالا ہوا تھا۔ نوشیرواں نے بادشاہ ہونے پر اسی لیے اُسے مروا ڈالا۔

(۲) **گماشتگان**:۔ گماشتہ کی جمع۔ وہ شخص جو کسی طرف سے کام کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔ مراد حکام۔

(۳) **خوان سالار**:۔ باورچی۔ خانساماں۔

(۴) **سرنگوں**:۔ سر کے بل۔ اوندھے۔ اُلٹا۔

سوال نمبر ۲۔ (۱) ایک دن ملا نصیر الدین کسی پن چکی (گھراٹ) میں داخل ہو کر دوسروں کی گندم کو اپنی بوری میں بھر رہا تھا۔ لوگوں نے کہا۔ کہ تو کیوں ایسا کرتا ہے؟ اُس نے کہا۔ اس لئے کہ میں پاگل اور بیوقوف ہوں۔ اُنہوں نے کہا۔ اگر تو پاگل اور بیوقوف ہے۔ کیوں اپنی گندم سے اُٹھا کر دوسروں کی بوری میں نہیں ڈالتا۔ اُس نے کہا۔ اُس وقت ڈبل (دو دفعہ) پاگل اور دیوانہ ہونگا۔

(ب) مذکور بالا عبارت کا موزوں عنوان یہ ہے۔ "دیوانہ بکار خود ہوشیار"۔ اور یہ عبارت ایک جدید فارسی کی کتاب سے لی گئی ہے۔ اُس کتاب کا نام "یک ہزار و یک حکایت" ہے:

سوال نمبر ۴ (۱) بارش کا ایک قطرہ بادل سے ٹپکا۔ جب اُس نے سمندر کے پاٹ کو دیکھا۔ تو شرمندہ ہوا۔

(۲) جہاں سمندر ہے۔ وہاں میری کیا ہستی ہے۔ اگر اُس کی کچھ ہستی ہے۔ تو خدا کی قسم میں اُس کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔

(۳) جب اُس نے اپنے آپ کو حقارت کی نظر سے دیکھا۔ تو سیپی نے اسے اپنی بغل میں جان کے ساتھ پالا

(۴) آسمان نے اُس کا مرتبہ یہاں تک پہنچایا۔ کہ وہ بادشاہوں کے لائق نامور موتی ہوگیا۔

(۵) (ا) بلندی (اونچا مرتبہ) اس لئے پائی۔ کہ وہ پست ہوگیا۔ نیستی کا دروازہ کھٹکھٹایا حتےٰ کہ وہ زندہ ہوگیا۔

(ب) بلندی ملی۔ وہ ہوا جب کہ پست ہوا نیست پہلے بنا تب وہ ہست

(ب) ازیں جہت قطرہ ارزدقار یافت۔ کہ او خود را حقیر و پست شمرد۔ حالا انسان را باید۔ کہ او ہم مثل قطرہ خود را احقر بداند۔ فروتنی و تواضع اختیار کند۔ تا مرتبہ یابد۔ و در نظرِ اہل عالم توقیرش بیفزاید۔ شیخ سعدی مے فرماید۔

۵ ز خاک آفریدت خداوند پاک پس ای بندہ افتادگی کن چو خاک
تواضع سر رفعت افرازدت تکبر بخاک اندر افرازدت

سوال ۵ (۱) صبح کے وقت جب رات دن میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ صحرا کا دامن اور بہار کا دیکھنا بھلا معلوم ہوتا ہے۔ یعنی اُس وقت سیر کو جانا اور قدرت کا نظارہ دیکھنا بہت اچھا ہے۔

(۲) تمام موجودات اہلِ دل کے لئے باعث عبرت ہے۔ جو شخص خُدا کو نہیں مانتا۔ وہ دل نہیں رکھتا۔

(۳) وجود کے در دیوار پر یہ تمام عجیب نقش بنے ہیں۔ جو کوئی (ان نقش کو دیکھ کر) غور نہیں کرتا۔ وہ اُس دیوار کی مانند ہے۔ جو دیوار پر (لٹکی) ہوتی ہے۔ (یعنی وہ شخص زندہ نہیں۔ بلکہ ایک تصویر کی طرح ہے۔ جو بے حس ہوتی ہے)

(۴) آخر کب تک بنفشہ کی طرح تو غفلت کا سر جھکائے رہیگا۔ (یعنی اس موسم میں بھی کب تک غافل رہیگا) افسوس (ظلم) ہوگا۔ کہ تو سویا ہوا ہو۔ اور نرگس جاگتی ہو۔ (شاعر لوگ نرگس کو آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں)

مطلب:۔ باغ کے پھول مثل نرگس تو قدرتِ خدا کا مشاہدہ کر رہے ہوں۔ اور تو اشرف المخلوقات ہو کر غافل رہے۔

(۵) تمہیں خوشخبری ہو۔ کہ پھول کلی سے نکل رہا ہے۔ اور بہار کے پودے لاکھوں اشرفیاں نچھاور (نثار) کر رہے ہیں (آغچہ اشرفی کو درختوں کے زرد پتوں سے تشبیہ دی ہے۔ مشرقی ممالک میں دلہن کی رونمائی کی خوشی میں روپے وغیرہ بطور صدقہ دیئے جاتے ہیں۔)

(۶) ہمارے جو کام (اعمال) تُو نے دیکھے اور پسند نہ کئے۔ اے عیب چھپانے والے خدا! تجھے اپنی خداوندی کی قسم۔ اُن پر پردہ ڈال۔ یعنی ہم گنہگار ہیں۔ اور تو ستّارِ عیوب۔

(ب) اگر آگ کی طرح غم کا دھواں ہوتا۔ تو جہان ہمیشہ تاریک رہتا۔ اگر تو اس جہان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھرے۔ تو تُو کسی عقلمند کو خوش نہیں پائے گا۔ یعنی دُنیا رنج والم کا گھر (دارالمحن) ہے۔ اس میں کوئی بشر بھی خوش وخورسند نہیں۔

(ج) الفاظ	معانی
(۱) بامداد ان۔	صبح۔
(۲) لیل۔	رات
(۳) آفرینش۔	پیدائش۔ حاصل مصدر از آفریدن۔
(۴) نرگس۔	ایک پھول کا نام جسے شعرا معشوق کی آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں۔
(۵) آغچہ۔	آقچہ۔ اشرفی۔ روپیہ۔
(۶) عروسانِ بہار۔	بہار کے پودے اور پھول۔
(۷) ستّار۔	ستر کرنے والا۔ عیب چھپانے والا۔ پردہ پوش۔ خداوند تعالےٰ کا نام ہے۔
(۸) سراسر۔	سربسر۔ اس سرے سے اُس سرے تک۔ تمام۔ بالکل۔

حل پرچہ فارسی (ب)

نمبر ۸

سوال ۱ (ا)، خراسان کے دو فقیر ایک دوسرے کے ساتھ سیر کرتے تھے۔ ایک کمزور تھا۔ جو روزہ رکھتا۔ اور دو رات کے بعد کھولتا۔ اور دوسرا طاقتور جو دن میں تین بار کھاتا۔ اتفاقاً شہر کے دروازہ پر جاسوسی کی تہمت میں گرفتار ہوئے دونوں کو قید کر دیا۔ اور قیدخانہ کا دروازہ کیچڑ (گارے) سے بند کر دیا۔ دو ہفتے کے بعد معلوم ہوا۔ کہ وہ بے قصور ہیں۔ دروازہ کھولا۔ دیکھا۔ کہ مضبوط مر چکا ہے۔ اور کمزور اپنی جان سلامت لے گیا؛

(ب) مگر اُن کے حقیقی مرتبہ کی بزرگی ہندوستان اور تاریخ میں ان ظاہری درجات (اعزازوں) سے سو گنا زیادہ ہے۔ اور ان عہدوں اور تمغوں کی وجہ سے نہیں ہے۔ کہ اسے یہ شہرت اور مرتبہ حاصل ہوا ہے۔ مشارٌ الیہ (سید احمد خاں) اصلاحی سوسائٹی کا سب سے بڑا ممبر اور اِس ملک کے مسلمانوں کی ترقی کا باعث ہے۔ مرحوم نے نہایت صبر، پیش قدمی اور کوشش سے اپنی قوم کی خدمت گزاری اور اپنے تعلیمی مقصد کو چلانے میں جسے وہ ملک اور قوم کی سب خدمات سے بڑھ کر اور ہندوستان کی حقیقی نجات واستقلال کا اصلی سرمایہ جانتا تھا۔ جہاد کیا۔ یعنی سخت کوشش کی؛

سوال ۲ (ا)، کوہ ولیسو ویس کے آتش فشاں ہونے کا مفصل بیان روما کے مشہور مؤرخ پلینوس کو چک (جو ۶۲ء سے ۱۲۰ء تک رہا) نے دو خطوں میں جو اُس نے اپنی دنوں اپنے مشہور دوست تاسیعف نامی مؤرخِ روما رجو ۵۵ء سے ۱۲۰ء تک ہوا ہے، کو لکھے ہیں۔ تفصیل کے ساتھ ذکر

کیا ہے۔ اور تعجب ہے۔ کہ باوجود اسکے کہ اُسکا عالم چچا پلینوس قدیم جو اِس حادثہ کے وقت شہر ناپلیا کے قریب میسینا کے ساحل پر مقیم کشتیوں کے ایک دستہ کا حاکم تھا۔ اور زمین برباد شدہ شہروں میں سے شہر استابی کے لوگوں کو بچانے کی خاطر وہاں پہنچا تھا۔ اور بدبودار بخارات کے اثر سے زہر اُس میں سرایت کر گئی تھی۔ جوان پلینوس کوہ ولیسوویس کی آتش فشانی بیان کرنے کے موقعہ پر پومپیائی ہرکولانم اور استابی کے بارے میں کسی حالت میں بھی کوئی ذکر نہیں کرتا۔

(ب) ایک انگریز مصنف لارڈ لٹن نے "پومپیائی کے آخری دن" کے نام سے ایک ناول لکھا ہے۔ جو خوب پڑھنے کے قابل ہے۔ کیونکہ مصنف مذکور نے بڑی محنت اور تلاش سے کوشش کی ہے۔ کہ اُس زمانے کی مجموعی زندگی بسر کرنے کے واقعات، کو جو تازہ معلومات اور تاریخوں کی رُو سے دستیاب ہوئے ہیں۔ مکمل کر دے۔ یعنی نقشہ کھینچکر رکھ دے) اور حقیقت میں اس ذمہ داری سے اچھی طرح عہدہ برا ہوا ہے۔

(ج) ہندوستان میں پومپیائی کی طرح کئی ایک مقامات ہیں۔ جو گردش زمانہ اور زلزلوں کی وجہ سے منہدم ہو گئے تھے۔ اور ہزاروں سال تک زمین کے نیچے دبے رہنے کے بعد ابھی نکالے گئے ہیں۔ اُن میں سے مشہور ترین یہ ہیں:

(۱) ٹکسلا:۔ ضلع راولپنڈی میں ہے۔ یہاں بدھوں اور ہندوؤں کی ایک بڑی مشہور یونیورسٹی تھی۔

(۲) سارناتھ:۔ بنارس سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جہاں بدھوں نے اپنی پرانی یادگار کو تازہ رکھنے کی خاطر ایک شاندار عالیشان مندر بنایا ہے۔

(۳) ہڑپہ:۔ ضلع منٹگمری میں ۱۷ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

(۴) موہنجے داڑو (MOHINJE-DARO) صوبہ سندھ میں ہے۔

(۵) کوئٹہ :- حال ہی میں بھونچال کی وجہ سے منہدم ہو گیا تھا۔ ہزاروں جانیں تلف ہوئیں۔ اور کروڑوں روپے کا نقصان پہنچا۔ اب نئے سرے سے بنا ہے۔

سوال ۳ء الفاظ — معانی

(۱) در افتادن = باہم جھگڑنا۔ آپس میں لڑنا۔

(۲) در گرفتن = آگ لگنا۔ آگ کا روشن ہونا۔

(۳) برخوردن = ملنا۔ ملاقات ہونا۔

(۴) باز کردن = کھولنا۔

(۵) روکش = شرمندہ کرنے والا۔ مقابل۔

(۶) باد در بروت افگندن = مونچھوں کو تاؤ دینا۔ شیخی مارنا۔ مغرور ہونا۔ متکبر ہونا

(۷) گرد آمدن = جمع ہونا۔ اکٹھا ہونا۔

(۸) متغیر شدن = ناراض ہونا۔ طبیعت کا بگڑنا۔

(۹) دیدہ برہم بستن = آنکھ جھپکنا۔ اونگھنا۔ آنکھیں بند کرنا۔

(۱۰) میل کشانیدن = اندھا کرانا۔ اندھا کرنا۔

(۱۱) بیعت کردن = متابعت کرنا۔ مرید بننا۔ چیلہ بننا۔ فرمانبرداری کرنا۔

(۱۲) حصاری شدن = محصور ہونا۔ گھر جانا۔

(۱۳) روی ہمرفتہ = سب اکٹھا ملا کر۔ من حیث المجموع۔ تماماً۔ از ہمہ جہت۔

(۱۴) بگردن گرفتن = اپنے ذمے لینا۔

(۱۵) اقدام نمودن = پیش قدمی کرنا۔ آگے بڑھنا۔

(۱۶) صرف نظر کردن = چشم پوشی کرنا۔ بے اعتنائی کرنا۔ پہلو تہی کرنا۔

(۱۷) [illegible] کردن = [illegible] سے پیچھا چھڑانا۔

(۱۸) گول زدن : دھوکا دینا۔

(۱۹) زمین گیر شدن : بستر علالت پر پڑنا۔

(۲۰) مَعَہٰذا : باوجود اس بات کے۔

سوال ۴ء (۱) اُس نے جال پھینکدیا۔ اور تلوار سونت لی۔ تاکہ بے دریغ اُس کی گردن کاٹ دے۔

(۲) بیچارہ پرندہ بڑا چیخا چلایا۔ اور کہا۔ اے جوان مرد! جان کی پناہ دے (جان بخشی کر)

(۳) تو اپنی مونچھوں کو تاؤ کیوں دے رہا ہے۔ (تو گھمنڈ کس بات کا کرتا ہے) کیونکہ مجھ سے نہ تیری طاقت بڑھے گی۔ اور نہ خوراک (پوری ہوگی) پرندہ کہتا ہے) کہ مجھ ایسے حقیر اور چھوٹے پرندے سے تیرا کیا بنے گا؟

(۴) میرے قتل کرنے (خون گرانے) سے ہاتھ اُٹھا۔ تاکہ میں تجھے یادگار کے طور پر تین نصیحتیں دوں:

(ب) پرندے نے کسان کو جو تین نصیحتیں کی ہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) پہلی نصیحت یہ ہے۔ کہ جو کوئی تجھے ناممکن بات کہے۔ اُس پر یقین نہ کر۔

(۲) دوسری نصیحت یہ ہے۔ کہ غم سے درگزر کر۔ جب مال تیرے ہاتھ سے جاتا رہے۔ تو اس کا غم مت کھا۔

(۳) تیسری نصیحت یہ ہے۔ کہ جس چیز کو تو حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کے پیچھے نہ دوڑ۔ اور اپنی عزت نہ گنوا (ضائع مت کر)

(ج) حریص کا انجام :۔ حریص کے معنی ہیں۔ طمع کرنے والا۔ طامع ہمیشہ اہل دُنیا کی نظروں میں ذلیل اور خوار رہتا ہے۔ یہ ناجائز طور پر اپنی دولت اور ثروت بڑھانے کے درپے رہتا ہے۔ لیکن بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ اس کا سابقہ اندوختہ بھی کسی نہ کسی طریقے سے چلا جاتا ہے۔ اس جہان میں جس کسی نے بھی طمع کی نظر رکھی۔ وہی گرفتار بلائے ناگہانی ہوا۔ اور خود اُس نے

اپنی جان کو خطرے میں ڈالا۔ طمع کرنے والے کی آنکھیں اندھی ہوتی ہیں۔ اسے طمع کی کدورت کی وجہ سے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ پرندے زمین پر بکھرے ہوئے دانے دیکھتے ہیں۔ لیکن اُن کی آنکھ طمع و حرص کی وجہ سے یہ نہیں دیکھتی۔ کہ یہاں شکاری نے جال پھیلائے رکھا ہے۔ قارون نے دھن کے اکٹھا کرنے کا لالچ کیا۔ آخر کار ظلم و ستم سے اکٹھا کئے ہوئے دھن کے ساتھ وہ بھی زندہ غریق زمین ہوا۔ طمع سے سوائے کفِ افسوس ملنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ راحت اور آرام کوسوں دُور بھاگتے ہیں۔ اور انسان انجام کار دکھ تکلیف اُٹھانے کے باوجود تہی دست رہتا ہے۔ جیسا شیخ سعدی نے فرمایا ہے۔

طمع را سہ حرف است ہر سہ تہی

یعنی طمع کے تین حرف ہیں۔ اور تینوں ہی خالی۔ اس لئے اے طامع! طمع اور لالچ سے کنارہ کش ہو۔ تاکہ تو آرام و آسائیش سے ایام زندگی گذارے

سوال ۵۔ شاعر لوگوں کی مختلف حالتوں کو مشاہدہ کر کے اپنی رائے ذیل یوں کرتا ہے۔ کہ اے خواہش رکھنے والے انسان! مانا کہ فی زمانہ تیرے پاس اتنی دولت نہیں ہے جس سے تو اپنی خواہشات نفسانی و دیگر ضروریات دنیوی پوری کر سکے۔ لیکن دُنیا میں ایسے لوگ بھی باکثرت ہیں۔ جو تیری حالت پر رشک کھاتے ہیں۔ اور جو تجھ سے بُرے دنوں کے مالک ہیں۔ اس لئے ہر حال میں شاکر رہنا چاہئے۔ جیسا کہ بابا فرید صاحب پاک پٹن والے نے فرمایا ہے:۔

روکھی سوکھی کھا کے ٹھنڈا پانی پی ۔۔۔ نہ دیکھ پرائی چوپڑی نہ ترسائیں جی

یعنی اے انسان! جو کچھ تجھے اپنی محنت سے میسر ہوتا ہے۔ تو اُسے کھا کر خُدا کا شکر گذار ہو۔ تو کسی دوسرے کی دولت کو دیکھ کر اپنے دل کو مت للچا۔ اور حسد کی آگ سے اپنی تئیں نہ جلا۔

رب) [illegible] ہے جو کہ کشمیر کے مشہور شاعر کا نام

جو مادر زاد اندھا تھا۔ یہ رُدک کا رہنے والا تھا۔ یہ سات برس کی عمر میں قرآن مجید کا حافظ بن گیا۔ اور شعر کہنے لگا۔ بڑا خوش گلو اور خوش آواز تھا۔ نصر بن احمد سامانی قابلیت کی وجہ سے اس کی بہت عزت کرتا تھا۔ یہ مسلمانوں [illegible] پہلا شاعر ہوا ہے۔ جس نے فارسی میں دیوان لکھا۔

ایک قصہ [illegible]ودکی کے ساتھ منسوب ہے۔ کہ ایک دن شاہ نصر بن احمد شکار کو گیا۔ اور انہوں نے ایک سرسبز شاداب علاقہ دیکھ کر وہیں قیام کیا۔ فوجی و اہلکار وہاں کئی مہینے تک پڑے رہنے سے تنگ آ گئے۔ افسران نے رودکی کے پاس آ کر عرض کی۔ صبح کے وقت جب بادشاہ شراب کے نشہ میں تھا۔ رودکی نے ساز کے ساتھ یہ اشعار پڑھے۔

بوئے جوئے مولیاں آید ہمے … یادِ یارِ مہرباں آید ہمے!
ریگ آمو با درشتی پائے او … زیر پا چوں پرنیاں آید ہمے
شاہ سرو است و بخارا آسمان … سرو سوئے بوستاں آید ہمے

کہتے ہیں۔ کہ بادشاہ پر اِن اشعار کا اِس قدر اثر ہوا۔ کہ اُسی وقت ننگے پاؤں اور ننگے سر بخارا کی طرف چل پڑا۔

سوال ع۶ (۱) جب پرندے نے یہ فیصلہ (انصاف) سُنا۔ تو دیکھ کہ اُس نے اُسے جواب میں کیا کہا۔

(۲) اُس نے کہا۔ کہ اگرچہ تُندی (تیزی) میں تو مجھ سے بڑھ کر ہے۔ لیکن تو کیا گھمنڈ کرتا ہے۔ کیونکہ تیری طاقت دوسرے کی وجہ سے ہے۔ یعنی تو خود اُڑ نہیں سکتا۔ بلکہ کمان چلانے والے کا زورِ بازو تجھے اُڑاتا ہے۔

(۳) جب تک اس قوت کا اثر تجھ میں ہے۔ تو تُو بغیر بازوؤں اور پروں کے بلند اُڑ سکتا ہے۔

(۴) لیکن جب اُس کی قوت تجھ میں گھٹیگی۔ تو تُو وہاں گریگا۔ جہاں صاحبِ قوت (گرانا) چاہیگا۔ تیرا اُڑنا تیرے اختیار میں نہیں۔

(۵) اگرچہ میں تجھ سے بہت سست چلنے والا اور بہت کم اُڑنے والا ہوں،
لیکن جہاں چاہتا ہوں۔ وہیں پہنچ سکتا ہوں۔

حل پرچہ فارسی (ب)

نمبر ۹

سوال ۱: اس پتھر کے تختہ کی بائیں جانب اسکندر کی تصویر کھینچی ہے۔ جو اپنے فوجیوں کے درمیان سوار کھڑا ہے۔ اسکندر کے روبرو دائیں طرف دارایوش شاہ ایران ایک جنگی توپ کے چھکڑے پر کھڑا ہے۔ اور وہ ایرانی لشکر کے درمیان ہے۔ جو اسکندر مقدونیہ کے لشکر کے ہجوم سے بھاگنا چاہتا ہے۔ دارا بادشاہ کے پیچھے ایک سوار آزادی کا جھنڈا ہاتھ میں لئے ہوئے ہے۔ افسوس ہے۔ کہ خاص نقش (تصویر) کے اس حصہ پر ایک دراڑ پڑگئی ہے۔ کہ جس کے سبب سے جھنڈے کا پتھر اچھی طرح سے ظاہر نہیں ہے۔

(ب) اسکندر:- یونان کے مشہور و معروف بادشاہ کا نام جو فیلقوس کا بیٹا تھا۔ اس نے ایشیا کا بیشتر حصہ فتح کیا۔ اور ہندوستان میں جہلم تک آیا۔ اور راجہ پورس والئے جہلم سے نبرد آزما ہوا۔ ۳۲۳ء قبل مسیح میں ۳۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔

دارا:- ایران کے مشہور بادشاہ کا نام جو اسکندر اعظم سے جنگ کرتا ہوا مارا گیا۔

اسکندر اور دارا کا آپس میں یہی تعلق تھا۔ کہ ایک دوسرے کے ساتھ برسرپیکار رہتے تھے۔ اور اسکندر کی بڑی زبردست خواہش تھی۔ کہ

ایران کو فتح کر کے اپنی سلطنت کا ضمیمہ بنا لے۔

درفش کاویانی:۔ درفش کے معنی علم اور کاویانی کاوا سے صفت نسبتی ہے۔ یعنی کاوا کا جھنڈا کہتے ہیں کہ ضحاک بڑا سفاک اور ظالم بادشاہ تھا۔ اس کے دونو کندھوں پر دو سانپ اُگے ہوئے تھے۔ ان کی خوراک انسان کا بھیجا تھی۔ اس لئے ہر روز دو آدمی قتل کئے جاتے تھے۔ لوگ اس ظلم اور ستم سے تنگ آ گئے تھے۔ ایران کا ایک لوہار جس کا نام کاوا تھا بڑا غیور اور حریت پسند شخص تھا۔ اُس سے یہ ظلم دیکھا نہیں جاتا تھا۔ اُس نے اپنی دھونکنی کا جھنڈا بنوایا۔ اور اہل ایران کو اس جھنڈے کے نیچے جمع ہونے کو کہا۔ آخر کار ضحاک مارا گیا۔ اور فریدوں ایران کے تخت و تاج کا مالک بنا۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے۔ کہ جس لڑائی میں یہ جھنڈا جاتا تھا۔ ایرانیوں کو فتح ہوتی تھی۔ آج کل رضا شاہ کے عہد میں درفش کاویانی سے ایران کی آزادی کا جھنڈا مراد لیتے ہیں۔

(ج) جب اُس نے خواب کی کہانی سنی۔ بزرگ مہر نے کہا۔ اگر میں بادشاہ کے حضور میں جاؤں۔ تو میں اِس پوشیدہ راز کو ظاہر کر دونگا۔ آزاد سرو اُسے بادشاہ کے پاس لایا۔ بزرگ مہر نے اُس بادشاہ سے کہا۔ کہ ایک جوان آدمی عورتوں کے بھیس میں شاہی محلسرا کے اندر ہے۔ اگر آپ حکم دیں۔ کہ تمام عورتیں میرے سامنے سے گزریں۔ تو میں اُسے بادشاہ سے دکھا دونگا۔ جب ایسا کیا گیا۔ انہوں نے لمبے قد کی ایک عورت دیکھی۔ جو جان کے خوف سے ایسی کانپتی تھی۔ کہ اُس کی ہڈیوں کی آواز سنائی دیتی تھی۔ بزرگ مہر نے اُسے پکڑ کر بادشاہ کے حوالے کر دیا۔

سوال نمبر ۲ (ا) ایک لومڑی نے ایک مرغے کی آواز سنی۔ اور دوڑتی ہوئی آئی۔ دیکھا مرغا درخت کی ٹہنی پر بیٹھا ہے۔ اُس نے کہا۔ اے مؤذن! نماز کا وقت ہے نیچے آ۔ تا کہ مل کر نماز پڑھیں۔ مرغے نے کہا۔ امام درخت کے نیچے پوستین

اوڑھے سو یا ہے۔ اسے بیدار کر۔ تاکہ سب مل کر نماز ادا کریں کیونکہ نماز جماعت کی فضیلت رتبوں اور درجوں کے لحاظ سے بہت زیادہ ہے۔ لومڑی نے نظر کی۔ دیکھا کہ ایک کتا وہاں سو رہا ہے۔ بھاگ نکلی۔ مُرغے نے پکار کر کہا۔ کہاں جاتی ہے؟ لومڑی نے کہا۔ میں نے وضو نہیں کیا۔ جاتی ہوں تاکہ وضو کروں۔ اور ابھی واپس آتی ہوں۔

(ب) لومڑی نے جس لفظ سے مُرغ کو خطاب کیا ہے۔ بالکل درست ہے۔ کیونکہ مرغا صبح سویرے مؤذن کی طرح بانگ دیتا ہے۔ اور لوگ اُس کی بانگ سن کر خواب غفلت سے جاگ اُٹھتے ہیں۔ اور یاد الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

(ج) اردشیر بیگ۔ والد بزرگوار! السلام علیکم۔ آپ شائد میرا انتظار کر رہے ہیں۔ معاف فرمائیگا۔ اگر مجھے کچھ دیر ہو گئی ہے۔ صبح میں مسجد گیا تھا۔ اور وہاں تمام رفیق جمع تھے۔ اس اعلان جنگ کے بارے میں جو روس نے دو ہفتے سے دیا ہے۔ بات چیت ہوئی۔ ذکر ہوا۔ چونکہ معاملہ بڑا اہم تھا۔ بات نے چند منٹ طول کھینچا۔ اور میں ہر چند چاہتا تھا۔ کہ اٹھوں مگر میں نے دیکھا۔ کہ میرا دل آرام نہیں لیتا۔ (یعنی اس بات سے میرے دل میں بے چینی پیدا ہو گئی۔ لہٰذا میں اُٹھ نہ سکا۔

(د) خانم۔ اس دوا کو لیجئے . . . . . ان جڑیوں کو دو پیالہ پانی میں اُبال لیں۔ اس کے بعد جب پانی ٹھنڈا ہو جائے۔ تو اس سفوف کو اس میں ملا دیں۔ اور صبح سے شام تک تھوڑا تھوڑا کر کے پلاتے رہیں۔ جس وقت ختم ہو جائے۔ دوبارہ اس نسخہ کو تیار کرالیں۔ تین دن تک . . . . . تین دن کے بعد میں خود ہی آؤں گا۔ کہ کوئی ضرورت نہیں۔ کہ آپ کسی آدمی کو میرے پیچھے بھیجیں۔ دودھ۔ انڈا اور گوشت کے سوا کوئی چیز کھانے کو نہ دیں۔

[illegible] انہی کا استعمال کریں

خط کشیدہ الفاظ کی تشریح :-

نمبر شمار　　الفاظ　　معانی

(۱)　مؤذن = اذان دینے والا - بانگ دینے والا - اسم فاعل -

(۲)　پیش نماز = پیش بمعنی آگے - نماز - یعنی جماعت کے آگے ہو کر نماز پڑھانے والا - امام -

(۳)　پوستین = بالوں والی کھال کا بالا پوش (اوور کوٹ)

(۴)　نماز جماعت = وہ نماز جو بروز جمعہ با جماعت پڑھی جائے -

(۵)　پا بفرار نہادن = بھاگ جانا -

(۶)　بانگ زدن = للکارنا - چلانا -

(۷)　وضو = شرعی طریق پر نماز کے لئے ہاتھ - منہ اور پاؤں وغیرہ مقامات معینہ کو دھونا -

(۸)　صحبت طول کشیدن = بات یا گفتگو کا لمبا ہونا - یا دیر تک گفتگو ہوتے رہنا -

سوال ۳ (ا) (۱) اس نے بہت کھودا - اکھاڑا اور کوشش کی - (یہانتک) کہ اس سخت پتھر سے راستہ کھلوا لیا - یعنی چشمہ نے اپنا راستہ بنا لیا -

(۲) شاعر کہتا ہے - کہ اے فلاں ! کوشش سے جس چیز کو تو چاہے گا - پا لے گا - اور جس چیز کی خواہش رکھے گا - پورے طور پر حاصل کر لے گا -

(۳) جا کام کرنے والا اور امید رکھنے والا بن - کیونکہ ناامیدی (مایوسی) سے موت کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوتا -

(۴) اگر تجھے کاموں میں استقلال حاصل ہے - (یعنی کام کرنے میں مستقل مزاج ہے) تو پھر تیرے سامنے تمام مشکلیں آسان ہو جائیں گے -

(ب) جب چشمہ کی ایک پتھر سے ملاقات ہوئی - تو چشمہ نے بڑی نرمی سے اس سخت پتھر کو یوں کہا - کہ اے نیک بخت ! مہربانی کر کے مجھے راستہ دے - اس بھاری سیاہ دل اور مغرور پتھر نے چشمہ کو ایک ٹھپڑ مارا - اور کہا بیٹا ! دور ہو جا -

دہٹ جاؤں طاقت ور سیلاب سے بھی نہ ہلا۔ تو کیا چیز ہے۔ کہ تیرے سامنے
اپنی جگہ سے ہل جاؤں۔ یعنی ہٹ جاؤں ؛

(ج) (۱) ایک روشن ضمیر (عقلمند) خانقاہ کو چھوڑ کر مدرسے میں آیا۔ اور اہلِ طریقت (صوفی لوگ) کی صحبت کو توڑ دیا۔ یعنی صوفی لوگوں کی ہدایات کو بھلا دیا ؛

(۲) میں نے کہا۔ عالم اور عابد میں کیا فرق تھا۔ کہ تُونے اِن (صوفی لوگوں) کو چھوڑ کر اس فریق (عالم) کو پسند کیا۔ (یعنی عابدوں اور صوفیوں کی صحبت کو چھوڑ کر علماء کے زمرہ میں شامل ہوا ہے)

(۳) اُس نے کہا۔ وہ (عابد) فقط اپنی گدڑی لہروں سے بچاتا ہے۔ یعنی صرف اپنا ہی سدھار اور اصلاح کرتا ہے۔ اور عالم کوشش کرتا ہے۔ کہ ڈوبنے والے کو بھی بچالے۔

(د) عالم اور عابد میں یہ فرق ہے۔ کہ صوفی یا عابد فقط اپنی ذات کے سدھار کے لئے کوشش کرتا ہے۔ مگر عالِم عوام و جہلا کا بھی بھلا چاہتا ہے۔ اور بھولے بھٹکے (گم شدہ) کو راہِ راست پہ لانے کا خیال اور درد دِل میں رکھتا ہے ؛

سوال ۱۸ (۱) قارون دین سے نکل گیا۔ یعنی اپنے دین پہ قایم نہ رہا۔ اور دُنیا (دولت) بھی اُس کے پاس نہ رہی۔ وہ ایک کمزور باز تھا۔ جس نے ایک چوہے (حقیر چیز۔ مراد دُنیا) کا شکار کیا۔ (یہاں قارون کو کمزور باز اور دُنیا کو ایک حقیر چوہے سے تشبیہ دی ہے۔ یعنی قارون اپنے مذہبی احکام سے منحرف ہو کر فانی دولت کی طرف ملتفت ہوا۔ لیکن دولت نے بھی وفا نہ کی۔ کبیر جی نے کیا اچھا فرمایا ہے۔

دین گوایو دُنی سے۔ دُنی نہ آئیو ہاتھ پیر کو ہاڑی مار یو۔ گانل اپنے ہاتھ

(۲) ہم خدا سے مدد چاہتے ہیں۔ اور اس کی بخشش پہ بھروسہ کرتے ہیں۔ وہ بھروسہ

خیالی تھا۔ جبکہ اُس نے ذخاروں، نے مانگی ہوئی چیز دولت دُنیا) پہ کیا۔
(۳) خدا کے سوا اور جس چیز کی پرستش کرتے ہیں۔ وُہ کچھ بھی نہیں۔ وُہ بد نصیب ہے۔ جس نے خدا پہ فانی اشیاء کو ترجیح دی۔ یعنی جس نے کل کے مقابلے پہ جزو کو پسند کیا۔

(ب) (۱) مَیں نے سُنا۔ کہ ایک آقا (سرمایہ دار) نے غرور اور تکبر سے ایک مزدور کو دیکھا۔
(۲) مَیں اس لئے مزدور بنا۔ کہ کسی مغرور دولت مند کے منہ کو نہ دیکھوں۔
(۳) تو مجھ پہ چاندی کی ہتھیلی خرچ کرتا ہے۔ میں اپنی جان کی طاقت اور آنکھیں کا نُور تمہیں دیتا ہوں۔ (یعنی تو روپیہ دے کر مجھ سے طاقت لیتا ہے)
(۴) مَیں اس مٹی میں کوشش کا پودا لگاتا ہوں تاکہ بغیر احسان کے اس کا پھل توڑوں دکھاؤں)
(۵) مَیں اس خاک میں اپنے ماتھے سے پسینہ گراتا ہوں۔ اور تجھ سے اپنے ہُنر کا معاوضہ پاتا ہوں۔

حل پرچہ فارسی (ب)

نمبر ۱

سوال ۱ (ا) تین چار روز سے رُوسی شہر کے نزدیک آ گئے ہیں۔ اور مَیں نے کسی طرح واقعات کو برعکس اس کے لئے بیان کیا ہے۔ کہ وہ خیال کرتا ہے۔ ہمارے لشکر نے ماسکو کو فتح کر لیا ہے۔ اور جنگ ختم ہو گئی ہے۔ اور وُہ فتح مند ہو کر واپس لوٹ رہے ہیں۔ آج دو پہر حبیب حسن علی خان اور

جعفر بیگ حال پوچھنے کو آئے تھے - اُنہوں نے کہا تھا - وُہ داخل ہو جائیں گے - اُس بیچارہ نے اس طرح میری جھوٹی باتوں سے تسلی کر لیا ہے - کیونکہ وُہ خیال کرتا ہے - کہ نائب السلطنت ایران کے فاتح لشکر کے ساتھ جنگ سے واپس آگئے ہیں -

(ب) یہ تھا - وہ بازو جو ناکارہ ہو گیا تھا - کام سے رہ گیا تھا کس طرح ممکن ہے کہ جس بازو نے نادر شاہ کی فوج کی تلوار کو ہاتھ میں پکڑا ہے - وُہ اِس آسانی سے ناکارہ ہو جائے - ہاں اگر کچھ دن بھی بے حس ہو جائے - تو پھر بھی ایسے شیر کی مانند ہے - جو گھات میں سویا پڑا ہے - اور جونہی کہ وقت آیا - غضبناک ہو کر گھات سے باہر آتا ہے - اور اپنے پنجوں کو دشمن کے سینہ میں گاڑتا ہے (کھبو دیتا ہے) مجھے بھی اِن بازوؤں سے کام لینے تھے - کس طرح ہو سکتا تھا - کہ وُہ ناکارہ ہو جائیں ؛

سوال ۲۲ (۱) افلاطون نے جب یہ بات سُنی - سر جھکا لیا (شرمندہ ہوا) اور رویا - اور بہت دل آزردہ (رنجیدہ) ہوا - اُس آدمی نے کہا - اے حکیم - مجھ سے تجھے کیا تکلیف پہنچی - کہ اس قدر دل آزردہ ہوا - اس نے کہا - اے خواجہ! (صاحب) مجھے تجھ سے کوئی تکلیف نہیں پہنچی - لیکن میرے لیئے اس سے بدتر اور کیا مصیبت ہوگی - کہ ایک جاہل میری تعریف کرے - اور میرا کام اُسے پسند آئے - میں نہیں جانتا - کہ میں نے کونسا جاہلوں کا سا کام کیا - جو اِس کی طبیعت کے موافق تھا - کہ اُسے اچھا لگا - اور جس کی وجہ سے میری تعریف کی - تاکہ میں اُس کام سے توبہ کروں - اور یہ غم میرے لیئے ضروری ہے [illegible] شاید میں ابھی جاہل ہوں - کیونکہ جاہلوں کا سراہا ہوا جاہل ہوتا ہے ؛

(ب) شیخ سعدی کی قبر اس وقت شیراز میں ایک فرحت بخش جگہ پر ہے جہاں پر صاف پانی کا حوض اور بے نظیر عمارتیں بنی ہیں - لوگوں کو اُس قبر سے خاص عقیدت ہے [illegible] خاندان کے بادشاہ [illegible] بڑے نیک

حاکم ہوئے ہیں۔ اتابک ابوبکر بن سعد زنگی (خدا اُس کی دلیل کو روشن کرے)
بہت نیک خصلت اور انصاف پسند آدمی ہوا ہے۔ اور شیراز میں مظفری
ہسپتال کی بُنیاد رکھی۔ اور مسجدیں، مسافرخانے اور خیرات خانے بنوائے۔
وُہ ۶۵۸ھ کے مہینے میں خدا کی رحمت کے پڑوس میں جا مِلا۔ یعنی
فوت ہو گیا۔

(ج) شیخ سعدی کی مشہور تصانیف (۱) "گلستان"۔ (۲) "بوستان"۔ (۳) "کریما" ہیں۔
ان کُتب میں عدل و انصاف۔ تدبیر و رائے۔ نگہبانی خلق و ترس خدا۔ احسان
عشق۔ مستی و شور۔ تواضع۔ رضا۔ قناعت۔ تربیت۔ شکر بر عافیت۔
توبہ۔ مناجات۔ پند و نصائح۔ سیرت پادشاہاں۔ اخلاق درویشاں۔
خاموشی۔ ضعف۔ پیری۔ آدابِ صحبت۔ وغیرہ کے مضامین مندرج
ہیں۔ یعنی ان کتابوں میں اخلاقی تعلیم اور نصائح دی گئی ہیں۔ جن کے پڑھنے
سے اہل دُنیا انسان بن سکتے ہیں۔

سوال ۳۔ عماد فقیہ کہتا ہے۔ کہ اے بندۂ خدا! اگر تجھے کسی غریب، مفلس، عاجز۔
اور بے کس شخص سے ملنے کا اتفاق ہو۔ تو اُس کو نفرت کی آنکھ سے نہیں
دیکھنا چاہیئے۔ اور نہ اُسے حقیر جاننا چاہیئے۔ نیز چاہیئے۔ کہ تجھ سے کسی
کا دل نہ دُکھے۔ بلکہ اِس بات کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ لوگ تجھ سے خوش
و خورم رہیں۔ جو لوگ کسی کو نہیں ستاتے۔ اور جنہوں نے نفس امارہ پر قابو
پا لیا ہے۔ انہوں نے دُنیا میں موذی سے موذی جانوروں۔ فرعون طینت
و سرکش سے سرکش اشخاص کو زیر فرمان کر لیا ہے۔

(ب) انسان کے دل میں آزادی اور خود مختاری کا مادہ ہونا چاہیئے۔ حتی الوسع
وُہ اپنے تئیں ننگ خدمت سے بچائے۔ کسی کی نوکری کرنا گویا اپنی ضمیر
فروشی کرتا ہے۔ اپنا دن رات بھی دوسروں کے ہاتھ بیچتا ہے۔ جو شخص
آزادی میں ہو تا ہے وُہ خاندانی جاہ و حشم اور دولت کا مالک ہو جاتا ہے۔ اور اُسے

وُہ وہ کام کرنے پڑتے ہیں۔ جنہیں کرنے کے لئے ضمیر اجازت نہیں دیتی۔
نوکری میں خواہ ظاہرہ عزت بھی ہو۔ کھانے کو مرغوب اور مرغن کھانے
بھی ملیں۔ پہننے کو ریشمی اور زریں لباس بھی دستیاب ہو۔ لیکن یہ سب
کچھ آزادی کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ اپنے ہاتھ سے کمانے والا کسی کا دست
نگر نہیں بنتا۔ اور نہ اُس کا سر شرمندگی کی وجہ سے کسی کے آگے جھکتا
ہے۔ جو دُوسروں کی غلامی نہیں کرتا۔ وُہ اس کی ذلت سے محفوظ رہتا
ہے۔ اس لئے عقلمندوں نے کہا ہے۔ کہ
جَو کی روٹی کھانی اور زمین پر بیٹھنا اچھا ہے۔ بہ نسبت اس کے طلائی پٹکے
باندھنے اور خدمت میں کھڑا رہنے سے۔ لہذا اے انسان! تو تھوڑے
اور روکھے سوکھے پر قناعت کر۔ تاکہ تجھے کسی کے سامنے اپنا سر نہ جھکانا
پڑے۔ شاعر اپنے اشعار میں آزادی کے خیالات ہی کا اظہار کرتا ہے۔
سوال ۴۷(۱) اے دل دنیوی تفکرات کا بوجھ اپنی جان کی گردن پر اتنا
مت رکھ۔ کیونکہ یہ ذرا قیمت نہیں پاتا۔
(۲) زمرد اور یاقوت ایسے جواہرات سے زینت مت ڈھونڈ۔ کہ یہ
کان سے کھود کر نکالنے کی مشقت کے برابر بھی قیمت نہیں پاتے۔
(۳) بادشاہوں کے میٹھے اور مرغن کھانے دربان کے تلخ جواب کے برابر
قیمت نہیں رکھتے۔ (یعنی بادشاہوں کے مرغوب اور لذیذ کھانے کھاکر
دربان کی جھڑکیاں اور گالیاں سہنا بہت مہنگا سودا ہے۔
(۴) تو بندگی کے گوشہ میں آزاد بیٹھ۔ کیونکہ مصر کا ملک ایک قید خانے
کی قیمت نہیں پاتا۔ (اس شعر میں تلمیح ہے۔ یعنی یوسف کے قصہ کی طرف
اشارہ ہے۔ پہلے یوسف قید خانہ میں رہے۔ پھر بادشاہ بنے۔ شاعر
کا اشارہ غالباً اس طرف ہے۔ بدنامی حاصل کرکے بادشاہی لینے سے۔
آزادی کے ساتھ گوشہ میں بیٹھنا ہزار درجہ بہتر ہے۔

(ب) (۱) جب تو کسی نا اہل کو نصیبے والا دیکھے۔ (تو تو اُس کے مرتبہ کو تسلیم کر) کیونکہ داناؤں نے بھی اُس کے اختیار کو تسلیم کر لیا ہے۔

(۲) جب تو تیز پھاڑنے والے ناخن نہیں رکھتا۔ تو بہتر ہے۔ کہ تو بدوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا نہ کرے۔

(۳) جس کسی نے طاقت ور بازو کے ساتھ پنجہ لڑایا۔ (مقابلہ کیا) اُس نے اپنی چاندی ایسی (نازک) کلائی کو تکلیف پہنچائی ؛

(۴) ٹھہر تاکہ زمانہ اُس کے ہاتھ باندھ دے۔ (یعنی اُس کے اختیارات چھین لے) پھر دوستوں کے مقصد کے مطابق اس کا بھیجا نکال ڈال۔ (جان سے مار ڈال) ؛

تمام شد

میٹرکولیشن طلباء کیلئے بہترین رائے

امدادی کتب خریدتے وقت بھارتی بھون رجسٹرڈ
بک سیلرز اینڈ سٹنرز۔ پبلشرز موہن لال روڈ لاہور کی
شائع کردہ کتب سے مقابلہ کر دیکھیں

ڈائمنڈ پاکٹ سیریز

ڈائمنڈ پاکٹ ہسٹری آف انڈیا:۔ مصنفہ لالہ پنالال سود اور دشنداس ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی اردو۔ ہندی ۶؍ ۔ انگریزی ۶؍

ڈائمنڈ پاکٹ ہسٹری آف انگلینڈ۔ مصنفہ لالہ پنالال سود اور دشنداس ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی اردو ۴؍ ہندی ۶؍ انگریزی ۶؍

ڈائمنڈ پاکٹ ہاضمین:۔ قیمت چار آنے ۴؍

ڈائمنڈ پاکٹ جیوگرفی:۔ مصنفہ لالہ پنالال سود اور دشنداس ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی اردو ۴؍ ہندی ۶؍

ڈائمنڈ پاکٹ الجبرا:۔ (ریوائزڈ اینڈ انیلارجڈ ایڈیشن) مصنفہ لالہ خیراتی لال بی۔ اے۔ بی۔ ٹی اور ہرکشن داس بیدی بی۔ اے (آنرز) بی۔ ٹی۔ قیمت ۴؍

ڈائمنڈ پاکٹ سائنس:۔ قیمت پانچ آنے ۵؍

ڈائمنڈ پاکٹ جیومیٹری :-
(ریوائیزڈ اینڈ انلارجڈ ایڈیشن) مصنفہ
لالہ خیراتی لال بی-اے-بی-ٹی اور
ہرکشن داس بیدی بی-اے (آنرز)
بی-ٹی قیمت ۵ر

ڈائمنڈ پاکٹ فزیالوجی :- قیمت
چار آنے (۴ر)

ڈائمنڈ پاکٹ اُردو گرامر :- قیمت
چار آنے (۴ر)

ڈائمنڈ پاکٹ اُردو ایسز اینڈ لیٹرز :-
قیمت چار آنے (۴ر)

ڈائمنڈ پاکٹ پرشین گرامر :-
قیمت چار آنے (۴ر)

ڈائمنڈ پاکٹ پرشین ٹرانسلیشن
قیمت چار آنے (۴ر)

ڈائمنڈ پاکٹ سنسکرت ٹرانسلیشن
قیمت چار آنے (۴ر)

ڈائمنڈ پاکٹ سنسکرت گرامر :-
قیمت چار آنے (۴ر)

ڈائمنڈ پاکٹ ہندی گرامر :-
قیمت چار آنے (۴ر)

ڈائمنڈ پاکٹ ہندی ایسیز اینڈ
لیٹرز :- قیمت ۴ر

ڈائمنڈ پاکٹ انگلش ایسیز اینڈ لیٹرز
مصنفہ لالہ رام لبھایا مل ساہنی بی-اے
بی-ٹی قیمت ۵ر

ایڈز-ٹو-ایڈیومیٹک انگلش ٹرانسلیشن
اُردو یا ہندی مصنفہ لالہ رام لبھایا مل
ساہنی بی-اے-بی-ٹی قیمت چار
آنے (۴ر)

اَیوری ڈے پاکٹ ایڈیومیٹک :-
انگلش ٹرانسلیشن مصنفہ لالہ ہرکشن داس
بیدی بی-اے (آنرز) بی-ٹی قیمت
پانچ آنے (۵ر)

پاکٹ سمریز اینڈ سٹوریز آف انگلش
فور کورسز :- مصنفہ لالہ ہرکشن داس
بیدی بی-اے (آنرز) بی-ٹی
قیمت دو آنے (۲ر)

ڈائمنڈ پاکٹ ہوس ہولڈ اکاؤنٹس
اینڈ ارتھمیٹک :- قیمت چار
آنے (۴ر)

. . . . .

فوروبکیس کورس سیریز

فوروبکیس کورس اِن انگلش پیپرز (اے اینڈ بی) قیمت ۱۲ر

فوروبکیس اِن میتھمیٹکس پیپرز اے قیمت بارہ آنے (۱۲ر)

فوروبکیس کورس اِن جنرل نالج پیپرز (اے۔ اینڈ۔ بی) قیمت ایک روپیہ ؎

فوروبکیس کورس اِن ہائیجین اینڈ فزیالوجی پیپرز (اے اینڈ بی) قیمت بارہ آنے (۱۲ر)

فوروبکیس کورس اِن سائنس پیپرز (اے۔ اینڈ بی) قیمت بارہ آنے (۱۲ر)

فوروبکیس کورس اِن اُردو پیپرز اے قیمت آٹھ آنے (۸ر)

فوروبکیس کورس اِن پرشین پیپرز (اے۔ قیمت ۸ر

فوروبکیس کورس اِن سنسکرت پیپرز (اے) قیمت ۸ر

فوروبکیس کورس اِن ہندی پیپرز (اے۔ قیمت ۸ر

فوروبکیس کورس اِن ہوس ہولڈ اکاؤنٹس پیپرز:۔ (اے۔ اینڈ۔ بی) قیمت بارہ آنے۔ (۱۲ر)

کلید کامیابی (در اُردو)

متعدد معلمین کی فرمائش اور بے شمار اُمیدواران امتحان مذکور کے اصرار پر اُردو کے پرچہ جات پنجاب یونیورسٹی کے جدید سلیبس کے مطابق اُن علم دوست اصحاب سے تیار کراتے ہیں۔ جو اُردو ادب میں کافی ملکہ و مہارت رکھتے ہیں۔ اور جنہیں پورے طور پر اُردو زبان پر عبور حاصل ہے۔

یہ کل پرچے پچیس ۲۵ ہیں۔ جن میں سے سولہ "الف" اور نو "ب" ہیں۔ یہ سب حل شدہ ہیں۔ ہم نے اُمیدواران امتحان کی رہنمائی۔ افادہ اور سہولیت کے لئے ایسے طریقے پر پرچے تیار کرائے ہیں۔ تاکہ اُمیدواران کو امتحان کے وقت پرچہ جات حل کرنے میں کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے۔

ہم امتحان کے اُمیدواران کو کامل یقین دلاتے ہیں۔ کہ جو ایک دفعہ بھی بھی ان پرچوں کا بغور مطالعہ کرے گا۔ وہ شاذ و نادر ہی ناکامی کا شکار ہوگا۔ توقع ہے۔ کہ یہ پرچہ جات اُستاد صاحبان کی تجویزیت کے زیور سے مزین ہو کر عزیز طلبار کے سامنے بڑی آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہوں گے۔ اور وہ پورے طور سے ان سے فائدہ اُٹھائیں گے۔ اس کے علاوہ قیمت ۱۰/ ر ہے۔

بھارتی بھون (رجسٹرڈ) بک سیلرز اینڈ پبلشرز

موہن لال روڈ۔ لاہور